کنگ چانگ



پیشرس

یہ کتاب غم اور خوشی کے ملے جلے ماحول میں پیش خدمت ہے۔ غم اس کا ہے کہ ہم ایک تباہ کن سیلاب سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ہم سے ہمارا بہت کچھ چھین لیا اور خوشی اس پر ہے کہ اس غم انگیز ماحول میں اپنے لاتعداد بچھڑے ہوئے بھائیوں سے دوبارہ مل بیٹھنے کا مژدہ جانفزا ملا ہے۔

خوشی اور غم کے یہی وقفے ہمیں آگے بڑھتے رہنے کا حوصلہ بخشتے ہیں۔ کامرانی کی نئی منزلوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

خالق کائنات، اشرف المخلوقات کو ہر آن سرگرم عمل دیکھنا چاہتا ہے اسی لئے انہیں یکسانیت کا شکار نہیں ہونے دیتا۔

غموں کی آہ وزاری کے سپرد کرنے کی بجائے مستقبل کی سوچو

کہ دوبارہ وہ غم پلٹ کر تمہاری طرف نہ آنے پائے۔ مسرت کو قہقہوں کا نوالہ ہرگز نہ بناؤ۔ بلکہ اس انرجی کو اس تگ و دو میں صرف کردو کہ وہ مسرت اب تم سے چھننے نہ پائے۔

اوہ...... شاید میرا لہجہ مبلغوں کا سا ہو گیا ہے اور تم کم از کم میرے لئے اسے پسند نہیں کرتے۔ متعدد بار کہہ چکے ہو کہ تمہیں نہ تو آئینہ دکھاؤں اور نہ نصیحت کرنے بیٹھ جاؤں۔ میرے ہاتھوں صرف خواب دیکھنا چاہتے ہو......اچھا تو دیکھو۔

"کنگ چانگ" حاضر ہے! بہتوں کی خواہش کے مطابق جوزف کو اس کہانی کا مرکزی کردار بنایا ہے۔ لیکن اس کہانی کو ایک سو بارہ صفحات میں سمونا مشکل تھا اس لئے تمہاری ہی ہدایت کے مطابق یہ سلسلہ آگے بڑھا دیا گیا ہے۔ دوسری کتاب جلد از جلد پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ انتظار کی زحمت سے بچ سکو۔

ابن صفی

۲۲؍ ستمبر ۷۳ء



ظفر الملک نے مینڈولن پر ایک دُھن چھیڑ رکھی تھی اور جیمسن پورے کمرے میں تھرکتا پھر رہا تھا.... اس کی آنکھیں بند تھیں اور پورے جسم پر لرزہ سا طاری تھا۔! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی مشینی عمل کے تحت جسم کا ایک ایک ریشہ پھڑک رہا ہو۔!

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے کال بل کا بٹن دبایا اور گھنٹی کی تیز آواز کے ساتھ ہی ظفر کا ہاتھ بھی رک گیا۔ جیمسن جس پوزیشن میں تھا اسی میں رہ گیا۔

"جاؤ دیکھو.... ! کون ہے....؟ ظفر نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کوئی بدذوق ہی ہوگا جس نے اس وقت میری مسرتوں کو سانپ بن کر ڈسنے کی کوشش کی ہے۔!"

"چھوٹے چھوٹے جملے بولا کرو.... جاؤ بھاگ جاؤ۔!"

جیمسن شانے لٹکائے شرابیوں کی طرح جھومتا ہوا صدر دروازے کی طرف چل پڑا۔

لیکن دروازہ کھولتے ہی دیوتا کوچ کر گئے۔! سامنے عمران کھڑا اُسے غصیلی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

"تت.... تت.... تشریف لائیے یور میجسٹی....!" وہ کئی قدم پیچھے ہٹ کر بولا۔

عمران خاموشی سے اندر داخل ہوا۔

ظفر الملک بھی عمران کو ایسے موڈ میں دیکھ کر بوکھلا گیا تھا۔

"کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے....!" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں....!" عمران پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔ تمہارے اس بن مانس نے میری زندگی

تلخ کر کے رکھ دی ہے....!"

"مم.... میں نے.!" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں تم نے....! کیا میں کروڑ پتی ہوں....؟"

"میں نہیں سمجھا یور میجسٹی....!"

"کل میں نے صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ تاہیتی میں کون سی زبان بولی جاتی ہے اس پر تم جوزف کو تاہیتی کی تاریخ اور جغرافیہ کیوں پڑھانے بیٹھ گئے تھے۔!"

"اس نے مجھ سے اس جزیرہ کا محلِ وقوع پوچھا تھا....؟ کیا میں نے اُسے کوئی غلط بات بتائی تھی....! یور میجسٹی....!"

"تاہیتی کے آخری بادشاہ پومارے پنجم کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی....!" عمران گرج کر بولا۔

"تو اس سے کیا ہوا یور میجسٹی۔!"

"تذکرہ کیا ہی تھا تو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ شراب پیتے پیتے مر گیا تھا اور اس کے مقبرے کی بالائی منزل شراب کی بوتلوں کی شکل میں تراشی گئی ہے۔!"

"آپ بیٹھ تو جائیے جناب....!" ظفر بول پڑا۔

"ہرگز نہیں....!" عمران سر ہلا کر بولا "بیٹھنے سے میرا غصہ دھیما پڑ جائے گا۔!"

"آخر اس غصے کی وجہ کیا ہے یور میجسٹی....!" جیمسن نے کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ پوچھا۔

"دانت بند کرو.... وہ شب تاریک کا بچہ کل سے بیٹھا رو رہا ہے۔ رات کی نیند حرام کردی.... کبھی چپکے چپکے روتا ہے اور کبھی دہاڑیں مارنے لگتا ہے۔!"

"آخر کیوں؟" ظفر اور جیمسن نے بیک زبان سوال کیا۔

"کہتا ہے پومارے پنجم خوش نصیب تھا کہ پیتے پیتے مر گیا، مجھے اس کے مقبرے کی زیارت کرادو باس....!"

دونوں ہنس پڑے اور عمران چیخ کر بولا۔ "دانت بند کرو، ورنہ ایک ایک کا خون پی جاؤں گا۔!"

دونوں یکلخت سنجیدہ ہو کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی یہ بات.....!" عمران انہیں گھونسہ دکھا کر بولا "وہ اپنی پچھلی خدمات کا واسطہ دیتا ہے کہتا ہے میری یہ خواہش ضرور پوری کردو باس، ورنہ میں خودکشی کرلوں گا۔!"

"بڑی عجیب بات ہے.....!" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہااور جیمسن پھر ہنس پڑا۔

"میں کہتا ہوں دانت بند کرو۔ میرے پاس قارون کا خزانہ نہیں ہے کہ اسے پومارے کے مقبرے کی زیارت کرانے کے لئے تاہیتی کا سفر کروں گا، تنہا وہ جانا نہیں چاہتا۔!"

"مجھے بھجوا دیجئے اس کے ساتھ..... تاہیتی جنت ہے یور میجسٹی۔!"

"کیوں کفر بکتا ہے جہاں لوگ دن رات نشے میں رہتے ہوں وہ جنت کیسے ہو سکتی ہے۔!"

"مم..... میں نے مذہبی نقطۂ نظر سے نہیں کہا تھا۔!"

"میں محاورۃً بھی ایسی بات سننا پسند نہیں کرتا۔!"

"میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں.....! لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تاہیتی کا ذکر آپ ہی نے چھیڑا تھا۔!"

میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہاں عام طور پر کون سی زبان بولی جاتی ہے تم دونوں وہاں جا چکے ہونا۔ اور تمہارا جواب سن لینے کے بعد میں تو وہاں ٹھہرا بھی نہیں تھا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جوزف کو وہاں کے حالات بتانے بیٹھ جاؤ گے تو میں تمہارے سر ہی پر سوار رہتا۔!"

"آپ سیریس کیوں ہو جاتے ہیں، جوزف کو ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش کرا دیجئے۔!"

"میں کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانا پسند نہیں کرتا۔!"

"اس کا مذہب سے کیا تعلق۔!"

"بوتل ہی اس کا مذہب ہے.....! اس مسئلے پر مجھ سے بحث نہ کرو۔!"

"اچھا تو پھر زیارت کرا لایئے.....!"

"کتنا ہے تم دونوں کا بینک بیلنس.....؟"

"ہمارے بینک بیلنس سے آپ کو کیا سروکار۔!"

"اچھا تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم دونوں کو یہاں عیش کرنے کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔!"

"ہرا۔" جیمسن نے اچھل کر نعرہ لگایا۔ اور ظفر کی طرف دیکھتے ہوئے دانت نکال دیئے۔!

"ہم دونوں تو بالکل پھکڑ ہیں۔!" ظفر نے مسمی صورت بنا کر کہا۔

"کچھ بھی ہو، اگر جوزف ہوش میں نہ آیا تو تمہیں بھی ساتھ چلنا پڑے گا۔!"

"دیکھا آپ نے یور ہائی نس.....!" جیمسن نے ظفر کو مخاطب کیا۔ "ایسے ہوتے ہیں قدر دان آقا.....!"

"زبان بند کر.....!" ظفر بھنا گیا۔!

"جوزف جیسے ناکارہ آدمی کی ضد پوری کرنے کے لئے اتنا لمبا سفر کریں گے۔!"

"تم جوزف کو ناکارہ کہہ رہے ہو.....!" عمران جیمسن کو گھور کر بولا۔

"اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں یور میجسٹی.... آپ کے سینے میں سچ مچ کسی بادشاہ کا دل ہے۔!"

"مناسب یہ ہوگا کہ تم دونوں چل کر اسے سمجھاؤ، ورنہ یہ بادشاہ ایک دن میں بھکاری ہو جائے گا۔ اے میں کہاں سے لاؤں گا اتنا سرمایہ۔!"

"اللہ دے گا.... اللہ دے گا.....!" جیمسن چہک کر بولا۔ "وہ سخاوت پسندوں کی مدد کرتا ہے۔!"

"میرے ساتھ چلو.... اور اسے سمجھاؤ.... ورنہ کھال کھینچ لوں گا۔!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

جیمسن نے گردن ڈال دی۔!

"مگر اب کیا سمجھائیں گے یور میجسٹی....! تیر کمان سے نکل چکا ہے۔!" اس نے مردہ سی آواز میں کہا۔

"کہہ دینا پومارے پنجم کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں تھا۔!"

"میں کسی تاریخی حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتا۔!"

"اچھی بات ہے اب میں تمہارا جغرافیہ بگاڑ کے رکھ دوں گا۔!" عمران سرد لہجے میں بولا۔ "ظفر قینچی لاؤ۔!"

"نن.... نہیں....." جیمسن اپنی گنجان ڈاڑھی اور ہپیوں جیسے بال سہلاتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا۔

"بس تو پھر چلو....!"



سلیمان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اُسے کیا کرنا چاہئے۔ عمران جوزف کو روتا دھوتا چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا اور اس کی شامت آگئی تھی.... جوزف تھوڑی دیر بعد "سلیمان بھائی" کی ہانک لگاتا اور اسے کام چھوڑ کر اس کی طرف دوڑنا پڑتا۔

"کیا ہے.... بھائی کے سگے.... مجھے ہانڈی بھوننے دو گے یا نہیں۔!"

"ہائے سلیمان بھائی.... ہم بہت اَن فارچونیٹ ہے....!" جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔

"ہو گے.... ہو گے....!" سلیمان نے بیزاری سے کہا۔ "اب یہ رونا دھونا ختم کرو۔!"

"نہیں ہوسکتا.... ہم جائے گا تاہیٹی....!"

"ابے تو کیا میں نے تمہیں ٹٹی جانے سے روکا ہے....!" سلیمان نے حیرت سے کہا۔

"ٹٹی نہیں.... تاہیٹی....!"

"یہ کیا ہوتا ہے....؟"

"ایک آئی لینڈ ہے.... جزیرہ....!"

"ہوگا.... ابھی مجھے شامی کبابوں کا قیمہ بھی پیسنا ہے....!"

"ہائے یو مارے دی گریٹ...." جوزف پھر دھاڑیں مار کر رونے لگا۔

"ابے کیا شراب میں افیون بھی ملانے لگا ہے۔!"

"ہائے سلیمان بھائی۔!"

"مر گئے سلیمان بھائی.... جہنم میں جاؤ۔!" کہتا ہوا سلیمان کچن کی طرف چلا گیا۔

جوزف نے بوتل اٹھا کر ہونٹوں میں جمائی، غٹ غٹ تین چار گھونٹ لئے اور پہلے سے بھی زیادہ دل جمعی سے رونے لگا۔

اس بار سلیمان پلٹا تو اس کے ہاتھوں میں بڑا سا آئینہ بھی تھا جسے جوزف کے چہرے کے قریب کرتا ہوا بولا! "ذرا دیکھ اپنی شکل....! روتا ہوا کیسا لگتا ہے۔"

دفعتاً جوزف اس طرح خاموش ہو گیا جیسے کسی تیز رفتار گاڑی میں فوری طور پر پورے بریک لگتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

"کیا بات ہوئی۔" سلیمان خشک لہجے میں بولا۔ "روتا رہتا تو چھب بھی دکھائی دیتی" یکایک جوزف نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگایا اور سلیمان کو گود میں اٹھا کر ناچنے لگا۔

"ابے.... ابے.... یہ کیا.... دیکھ اس کی نہیں ہوتی.... چھوڑ مجھے....!"

لیکن جوزف کا رقص اور قہقہے جاری رہے۔ سلیمان اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے کسی ننھے بچے کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا رہا۔

ٹھیک اسی وقت عمران، ظفر اور جیمسن فلیٹ میں داخل ہوئے اور سلیمان انہیں دیکھ کر چیخنے لگا۔ "سالا پاگل ہو گیا ہے.... ارے بچاؤ.... بچاؤ....!"

"یہ کیا ہو رہا ہے....!" عمران دھاڑا۔

جوزف نے بوکھلا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور سلیمان دھم سے فرش پر آگرا.... اس کے باوجود بھی خوشی کے مارے جوزف کے دانت نکلے پڑ رہے تھے.... بالآخر وہ جھجکتی ہوئی سی آواز میں بولا۔ "مراد پوری ہو گئی باس....!"

"میں پوچھ رہا ہوں کیا ہو رہا ہے۔" عمران نے سلیمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا جو دونوں ہاتھوں سے کمر دبائے فرش پر اکڑوں بیٹھا کراہے جا رہا تھا۔

"میں نے اسے اپنی خوشی میں شریک کیا تھا باس....!"

"کسی دن مسور کی دال کے آب جوش میں زہر دے دوں گا سالے کو....!" سلیمان پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔

"تو ہی بتا کیا بات تھی....!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"بس روتے روتے ہنسنے لگا.... پاگل خانے بھجوایئے اسے ورنہ میں چلا۔ خود ہی چولہا ہانڈی کر لیجئے گا۔"

"یہ بات نہیں ہے باس....! خدا اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔!" جوزف بولا "میں رو رہا تھا اس نے مجھے آئینہ دکھا دیا۔!"

"اوہ....!" عمران نے فرش پر پڑے ہوئے آئینے کو دیکھ کر دیدے نچائے۔

"ہاں باس....!"

"تو اپنی روتی ہوئی شکل دیکھ کر تیرا دل باغ باغ ہو گیا۔!"

"یہ بات نہیں ہے باس....! شمباٹا کا قول ہے کہ اگر نامرادی میں خواب میں بھی آئینہ دکھائی دے جائے تو مراد پوری ہو جاتی ہے... سلیمان بھائی نے تو مجھے جاگتے میں آئینہ دکھایا۔!"

"ہوں....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "یہ سمباٹا کون بزرگوار ہیں....؟"

"سینکڑوں سال پہلے میرے قبیلے کا ایک بہت بڑا جادوگر تھا۔!"

"لیکن تیری مراد پوری نہیں ہو سکتی....!"

"کیوں باس....؟"

"یومارے کے مقبرے پر فرانس نے ایٹم بم پھینک دیا۔!"

"دیکھئے یور میجسٹی....! اس بیچارے کا دل نہ دکھایئے....!" جیمسن بول پڑا۔

"کیا یہ سچ ہے باس....؟" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہز میجسٹی مذاق کر رہے ہیں۔!"

"میں تمہاری گردن توڑ دوں گا....!" عمران جیمسن کو گھونسا دکھا کر بولا۔ "میں کہتا ہوں اسے سمجھاؤ....!"

"اچھا.... اچھا.... دیکھو پیارے جوزف، اس سفر پر ہزاروں ڈالر صرف ہوں گے....!" جیمسن نے کہا۔

"کیا پرواہ ہے.... میرا مالک بادشاہ ہے....!"

"دیکھا آپ نے یور میجسٹی....! حقیقت ہر حال میں حقیقت رہتی ہے۔!"

"حقیقت کے بچو....! میں کہیں ڈوب مروں گا....!"

"ٹاہیٹی باس ٹاہیٹی، مجھے یقین ہے کہ میری مراد پوری ہوگی... میں نے آئینہ دیکھا ہے۔!"

"گلے میں لٹکا لے اس آئینے کو اور سرپٹ دوڑتا چلا جا ٹاہیٹی کی طرف۔!"

"میں خودکشی کر لوں گا باس....! اگر تم نے میری یہ خواہش پوری نہ کی۔!"

"سنا تم نے....!" عمران، ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھ کر بولا۔

"تم یومارے کے مقبرے کی زیارت کر کے کیا کرو گے۔!" جیمسن بولا۔ "وہ تو فرانسیسیوں کی غلامی میں مرا تھا۔!"

"نہیں مسٹر...!وہ صرف بوتل کا غلام تھا...میں بھی ہوں۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اچھا تو اب بوتل کے غلام اب بوتل ہی تجھے تاہیتی پہنچائے گی۔!" عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔
"بوتل بھی تمہارے ہی دم سے ہے باس.... اس لئے تمہارا ہی غلام ہوں۔ رحم کرو مجھ پر....!" جوزف نے کہا اور یک بیک پھر دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔
"کیا کیا جاسکتا....!" عمران مایوسانہ انداز میں بولا۔ "کسی نہ کسی طرح بھگتنا ہی پڑے گا۔!"
"زندہ باد....!" جیمسن نے نعرہ لگایا۔ "ہز میجسٹی عمران دی گریٹ:...زندہ باد....!"
جوزف کی "بھوں بھوں" میں پھر بریک لگ گیا اور وہ حیرت سے جیمسن کی طرف دیکھنے لگا۔
"جاؤ گے.... جاؤ گے.... ضرور جاؤ گے.... جس کا آقا اتنا دریادل ہو اُسے کیا غم ہو سکتا ہے۔" جیمسن نے کہا اور عمران بُرا سا منہ بنا کر خشک لہجے میں بولا۔ "مکھن نہیں چلے گا۔! چنگیزی ہوں۔ نواب واجد علی شاہ کی نسل سے نہیں ہوں۔!"

پھر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا اور جوزف نے پھر ہنس ہنس کر باتیں شروع کر دیں تھیں۔
"تاہیتی میں سنہری رنگت والیاں لڑکیاں پائی جاتی ہیں۔!" جیمسن نے ڈاڑھی سہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ خوشبوؤں اور سرمستی کی سرزمین ہے۔!"
"دیکھو مسٹر....! مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔" جوزف گلوگیر آواز میں بولا "تم مجھے یہ بتاؤ کہ سفید فام سوروں نے اس جزیرے کے باسیوں پر کیا مظالم ڈھائے تھے۔ مجھے بتاؤ.... میں رونا چاہتا ہوں۔!"

"فرانسیسیوں نے انہیں ہر اعتبار سے ناکارہ بنادیا.... اُن پر اتنے مظالم ہوئے کہ انہوں نے نشے اور سرمستی کی گود میں پناہ لے لی۔!"

"کیوں بکواس کر رہے ہو۔" ظفر بولا "وہ ابتداء ہی سے گانے بجانے والے لوگ تھے۔ فرانسیسی تہذیب نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔!"
"کچھ بھی ہو۔" جیمسن نے ڈاڑھی سہلاتے ہوئے کہا "پولی نیشی، چینی اور فرانسیسی نسلوں کے میل جول نے بڑی سنہری لڑکیاں پیدا کی ہیں۔!"
"یہ ظلم ہے.... یہ ظلم ہے۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔
"کیا ظلم ہے....!"

"ان بیچاری لڑکیوں کے بارے میں تمہارے اظہار خیال کا انداز۔!"

"مجھے ساری دنیا میں صرف تاہیتی کی عورتیں پسند ہیں۔ جنہیں خوشبوؤں، گیتوں اور سرمستی سے پیار ہے۔!"

"تم کیا جانو سرمستی کیا چیز ہے مسٹر.... تم تو پیتے بھی نہیں۔!"

"یہ بھی تمہارے آقا کا کرم ہے.... ورنہ پہلے ہم بھی پیتے تھے....!ان حضرت کی نفسیات آج تک میری سمجھ میں نہیں آسکی.... ہمیں ایک آدھ پیگ کی بھی اجازت نہیں اور تمہارے لئے چھ بوتلیں یومیہ۔!"

"تم شراب کے بغیر بھی زندہ رہ سکتے ہو....!لیکن میں مر جاؤں گا.... میرا آقا عقل کا دیوتا ہے....!بس یہ سمجھ لو کہ شوٹو شمبو نے آدمی کے روپ میں جنم لے لیا ہے۔!"

"کیا کہا تو نے....؟" دوسرے کمرے سے عمران کی آواز آئی۔"مجھ پر رحم کر.... میرا کارٹون نہ بنا۔!"

"تم شوٹو شمبو ہو باس!اس پر میرا ایمان ہے....!"

"گھونسہ مار کر سارے دانت پیٹ میں اتار دوں گا۔ اگر اب یہ نام لیا۔!" اس نے کمرے سے برآمد ہوتے ہوئے کہا۔"کیا میری شکل ایسی ہے۔!"

"اس کو ہوا کیا ہے....؟" دفعتاً سلیمان پوچھ بیٹھا۔

"اس کو پومارے پنجم ہو گیا ہے....؟"

"یہ کیا ہوتا ہے....؟"

"یہ پوچھ کہ کیا نہیں ہوتا....!ہائیں.... یہ بو کیسی ہے.... ابے جل گئی ہانڈی، بھاگ جلدی سے۔!"

سلیمان تو کچن کی طرف بھاگا اور عمران نے جوزف کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا"اتنا سرمایہ نہیں ہے میرے پاس کہ میں بھی جاسکوں، یہ دونوں تجھے زیارت کرالائیں گے۔!"

"تمہارے بغیر تو میں جنت میں بھی قدم نہ رکھوں باس....!"

"دیکھ مجھے زیادہ پریشان نہ کر ورنہ سچ مچ شادی کرلوں گا پھر تم سب جوتیاں کھا کر یہاں سے نکلو گے۔!"

جیمسن مستفسرانہ انداز میں ظفر کی طرف دیکھے جارہا تھا۔ اُس نے اس طرح سر کو جنبش دی جیسے خود بھی معاملے کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر ہو۔!

جوزف نے عمران کے پیر پکڑ رکھے تھے اور وہ اُس کے سر پر دو ہتھڑ چلا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر کال بل کا بٹن دبایا۔

"دیکھو....!" عمران نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "دیکھو....!"

جیمسن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر بوکھلا کر پیچھے ہٹ آیا۔

ایک لحیم شحیم سیاہ فام عورت سامنے کھڑی اُسے گھورے جارہی تھی اور یہ جوزف ہی کی نسل سے معلوم ہوتی تھی۔ لباس عمدہ تھا اور گلے میں سچے موتیوں کا بیش قیمت ہار اس کی رنگت کو کچھ اور زیادہ ابھار دینے کا سبب بنا ہوا تھا۔

"اوہ... یور ہائی نس...!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور احتراماً جھکتا چلا گیا۔

اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر بلند آواز میں بولا "جنٹل مین.... پرنسز ٹالا بو آف بنکاٹا.... پے یور ریسپکٹس.... پلیز....!"

اس پر ظفر اور جیمسن نے بھی عمران ہی کے سے انداز میں جھک کر اس کی تعظیم بھی کی۔!

وہ کمرے میں داخل ہوئی اور اب انہوں نے دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک سفید فام باڈی گارڈ بھی تھا۔

جوزف کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا، جہاں تھا وہیں رہ گیا تھا۔ نہ اٹھا تھا اور نہ دوسروں کی طرح اس عورت کو تعظیم دی تھی۔

عورت جوزف کو گھورے جارہی تھی، پھر عمران نے اس کی طرف دیکھا اور اُس نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر سر کو اثباتی جنبش دی۔

دفعتاً عمران جوزف کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور گھگھیانے لگا۔ "حضور عالی! مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ بنکاٹا کے شہزادے ہیں۔ شاہ بنکاٹا سے بھینس کے دودھ پر اختلاف رائے ہو جانے کی بنا پر آپ نے ریاست کو خیر باد کہہ دیا تھا۔!"

"کک.... کیا کہہ رہے ہو باس....!" جوزف ہکلایا۔

"بس حضور....! نادانستگی میں بہت گستاخیاں کر چکا ہوں اب مجھے اپنی خدمت کا موقع دیجئے۔!"

"کیا میں پاگل ہو جاؤں....؟"

"نہیں میرے ساتھ چلو ڈارلنگ....!" سیاہ فام عورت بولی۔"اب میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔!"

جیمسن اور ظفر حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جا رہے تھے سلیمان بھی باورچی خانے سے دوڑ آیا تھا۔ لیکن گفتگو انگریزی میں ہونے کی بناء پر اس کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے باس....! میں اس عورت کو نہیں جانتا....!" جوزف بے بسی سے بولا اور ایک ایک کی صورت دیکھنے لگا۔ چہرے پر ایسے ہی تاثرات تھے جیسے بری طرح جھینپ رہا ہو۔!

"تم....تم....!" عورت غصیلے لہجے میں بولی۔"اپنی بیوی کو نہیں پہچانتے۔!"

"فراڈ....!" جوزف حلق پھاڑ کر دھاڑتا ہوا اٹھ بیٹھا۔"میرے ساتھ کسی قسم کا فراڈ کیا جا رہا ہے....اگر تم بھی دھوکے میں آگئے باس....! تو پھر میں خود کشی کر لوں گا۔!"

"نہیں حضور میں اب آپ کا باس نہیں رہا۔ مجھے مزید شرمندہ نہ فرمایئے۔!"

"باس تمہیں کیا ہو گیا ہے....!"

عمران اُسے کوئی جواب دیئے بغیر عورت کی طرف مڑ کر بولا۔"آپ پرنس کو لے جا سکتی ہیں۔ یور ہائی نس....!"

"مجھے کہاں بھیج رہے ہو باس....! میں کہیں نہیں جاؤں گا۔!" جوزف غصیلے لہجے میں بولا۔

"اَبے مرا کیوں جا رہا ہے....!" عمران اردو میں بولا۔"اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو میں اسے دیکھ لوں گا۔!"

"ٹم یکلین کیسے کیا باس....!"

"بکواس مت کرو.... چپ چاپ اٹھو اور جہاں یہ لے جائے چلے جاؤ۔!"

"لیکن یہ تو بیوی بولتی....!"

"میرا حکم مانو ورنہ اسے بیوہ کر دوں گا۔!"

جوزف کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔! دیکھتے ہی دیکھتے جوزف وہاں سے رخصت ہو گیا۔

جیمسن نے کھڑکی سے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ نیچے لمبی سیاہ گاڑی کھڑی تھی اور باڈی گارڈ ان دونوں کے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھول رہا تھا۔

"تم دونوں ان کا تعاقب کرو گے....!" عمران نے ظفر سے کہا۔

"قصہ کیا ہے....؟"

"سند باد کا.... جاؤ.... مجھے باخبر رکھنا۔!"

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور فلیٹ سے نکل گئے۔

"سند باد کا کیا قصہ تھا صاحب....!" سلیمان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔!

"اچھا تو اب آپ بھی بور کریں گے....!"

"وہ کون تھی.... جوزف ہی کی سی شکل تھی اُس کی....!"

"شہزادہ جوزف....!" عمران نے آنکھیں نکال کر تصحیح کی...!

"کیا مطلب....؟"

"جوزف یقیناً بنکاٹا کا شہزادہ ہے.... وہ اس کی بیوی تھی....!"

"نہیں....!" سلیمان اچھل پڑا۔

"اَبے تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔!"

"نہیں صاحب.... خدا نہ کرے.... دراصل میں ہی بدنصیب ہوں کہ زندگی بھر چولہا ہانڈی ہی کرتا رہ جاؤں گا....!"

"نہیں نہیں اگر تو کہے تو میں تجھے شہنشاہ ہیل سلاسی کا فرزند اکبر بھی قرار دے سکتا ہوں۔!"

"جی نہیں....! مجھے اپنے ہی باپ کا بیٹا رہنے دیجئے، چولہا ہانڈی ہی ٹھیک ہے....!"

"شاباش انار دانے کی چٹنی بھی بنالیجو! مسور کی دال چٹنی کے بغیر نہیں چلتی۔!"

"تو کیا وہ اب واپس نہیں آئے گا۔!" سلیمان نے مایوسی سے پوچھا۔

"خدا جانے....!"

"دل کڑھ رہا ہے اُس کے لئے....!"

"چل چل.... ہر وقت تو لڑتا جھگڑتا رہتا تھا اُس سے....!"

"اُس سے کیا ہوتا ہے.... صاحب....! محبت اپنی جگہ پر ہے.... کبھی کبھی کہتا تھا ٹم ہم کو نہیں جانتا سلیمان بھائی۔! ٹیرے لئے جان بھی ڈے سکتا۔!"

"دیکھ پھر کچھ جل رہا ہے کچن میں۔!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔



"بات سمجھ میں نہیں آئی۔!" ظفر نے جیمسن سے کہا۔
"یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ سب کچھ جوزف کی لاعلمی میں ہوا ہے۔!" جیمسن بولا۔
"بات تاہیتی کی چل رہی تھی اور پھر وہ شہزادی صاحبہ ٹپک پڑیں یہ بکاٹا ہے کہاں یور ہائی نس۔!"
"میں نہیں جانتا۔۔۔۔!"
"جوزف کے چہرے پر میں نے اس وقت صداقت دیکھی تھی جب وہ اپنی شہزادگی سے انکار کر رہا تھا۔!"
"کیوں دماغ چاٹ رہے ہو، اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔!"
وہ دونوں ایک لمبی سی گاڑی کا تعاقب کر رہے تھے جس میں جوزف اپنی نو دریافت بیوی سمیت کسی نامعلوم منزل کی طرف اڑا جا رہا تھا۔!
جیمسن ظفر کی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ دفعتاً اُس نے کہا۔ "ایک گاڑی ہمارا بھی تعاقب کر رہی ہے۔!"
"مجھے علم ہے۔۔۔۔!" ظفر بولا "بس خاموشی سے چلتے رہو۔!"
کچھ دیر بعد جوزف والی گاڑی ایک غیر ملکی سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہوتی نظر آئی۔ جیمسن نے اپنی گاڑی کی رفتار کم کر دی اور اس کا تعاقب کرنے والی گاڑی آگے نکلی چلی گئی۔
"اُس کے پیچھے چلو۔۔۔۔!" ظفر بولا۔
"جوزف کی نگرانی کرنے کو کہا گیا تھا۔!" جیمسن نے یاد دلایا۔
"میں کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے چلو۔!"
"چلئے۔۔۔۔!" جیمسن نے طویل سانس لے کر کہا۔ "ضروری نہیں کہ وہ لڑکی ہی ہو۔ اگر اپنے ہی قبیلے کا کوئی آدمی نکلا تو۔۔۔۔؟"
"خاموشی سے چلے چلو۔۔۔۔! جولیانا فٹنر واٹر تھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔"
"یہ عورت آج تک میری سمجھ میں نہیں آسکی۔۔۔۔!"
"بھلا آپ کیوں کوشش کرتے ہیں اسے سمجھنے کی۔!"

"اکثر عمران صاحب کا تعاقب کرتے دیکھا ہے۔!"

"اپنے کام سے کام رکھو۔!"

"کام ہی کوئی نہیں ہے۔ ویسے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں یور ہائی نس کہ وہ جولیا نہیں تھی۔!"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں چلتے رہو۔!"

"ایز یو پلیز.....!"

سڑک پر ٹریفک کا اژدھام نہیں تھا۔ اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ دفعتاً اگلی گاڑی رک گئی اور کھڑکی سے ایک ہاتھ نے نکل کر پیچھے آنے والی گاڑی کو رکنے کا اشارہ کیا۔

جیمسن نے پورے بریک لگائے تھے ورنہ گاڑی اگلی گاڑی تک پہنچتے پہنچتے ٹکرا ہی جاتی۔

کار ڈرائیو کرنے والی جولیانا فٹنر واٹر نہیں تھی البتہ کسی حد تک اس سے مشابہہ ضرور تھی۔ جیمسن دانت نکالے کھڑا اُسے گھور رہا تھا اور وہ اپنی گاڑی سے نکل کر فرانسیسی زبان میں بولی۔

"یہاں کوئی میری زبان نہیں سمجھ سکتا، میں راستہ بھول گئی ہوں۔!"

جیمسن نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور ظفر کی طرف مڑا۔ وہ بھی گاڑی سے اُتر آیا تھا۔ اُس نے اُسے گفتگو جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"شائد میں تمہاری زبان سمجھ سکتا ہوں۔!" جیمسن نے فرانسیسی زبان میں کہا۔

"اوہ..... خدایا..... شکر.....!" لڑکی کھل اٹھی۔

"بتاؤ..... میرے لائق کیا خدمت ہے.....!"

"میں فرانسیسی سفیر کے ثقافتی اتاشی کی مہمان ہوں۔ مجھے سفارت خانے پہنچادو۔"

"مجھے حیرت ہے محترمہ.....! آپ سفارت خانہ پیچھے چھوڑ آئی ہیں اسی سڑک پر۔!"

"مجھے یہاں ساری عمارتیں یکساں معلوم ہوتی ہیں۔!"

"گاڑی موڑ کر ہمارے پیچھے چلی آؤ۔" جیمسن نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

لڑکی نے اُس کے مشورے پر عمل کیا تھا اور اب دونوں گاڑیاں واپس ہو رہی تھیں۔ "چکر سمجھ میں نہیں آیا۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"پرواہ مت کرو....." ظفر ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "بہت دنوں کے بعد ایک معیاری نمونہ نظر آیا ہے دوستی ہوگئی تو وقت اچھا گزرے گا۔!"

"کہیں مارے نہ جائیں....! جوزف وہیں لے جایا گیا ہے جہاں یہ ہمیں لے جارہی ہے۔!"

"شٹ اَپ....!"

"لنگویج پلیز....! لڑکی لاکھ معیاری سہی لیکن آپ اپنا معیار برقرار رکھئے۔!"

"اچھا اب خاموش۔!"

"خیر.... خیر.... میں گاڑی باہر ہی روکوں یا کمپاؤنڈ میں لیتا جاؤں۔!"

"اندر چلو ورنہ بات آگے کیسے چلے گی....؟"

"دورہ پڑ گیا آپ پر یور ہائی نس....!"

ظفر کچھ نہ بولا۔ جیمسن سفارت خانے کی کمپاؤنڈ میں گاڑی موڑ رہا تھا۔

دونوں گاڑیاں قریب قریب پارک ہوئیں اور لڑکی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "بہت بہت شکریہ۔! ہاں یہی عمارت ہے تم لوگ بھی اترو.... میں تمہیں اپنے میزبان سے ملاؤں گی۔!"

"تم نے دیکھا۔" ظفر آہستہ سے بولا، اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔

"میں مناسب نہیں سمجھتا یور ہائی نس....!"

"کیا مناسب نہیں سمجھتے....؟"

"یہی کہ ہم اس کے ساتھ عمارت میں داخل ہوں۔!"

"تم جانتے ہو کہ یہاں میرے کئی شناسا ہیں۔!"

"اترو نا.... کیا سوچ رہے ہو....!" وہ گاڑی کے قریب آکر بے تکلفی سے بولی تھی۔

وہ انہیں عمارت کے ایک رہائشی حصے میں لائی۔

"کیا پیو گے....!" اس نے جیمسن سے پوچھا۔

"ٹھنڈا پانی....!"

"شکل ہی سے معلوم ہوتا ہے....!" اُس نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا "تم بتاؤ۔"

"ضرورت نہیں محسوس کر رہا۔!"

"تم لوگ فرانسیسیوں کے سے لہجے میں فرنچ بول سکتے ہو۔!" لڑکی نے کہا۔ "میرا نام لوئیسا ہے....!"

"میں ظفر ہوں.... اور یہ میرا سیکریٹری جیمسن....!"

"دونوں خوبصورت ہو۔!"

جیمسن کے دانت نکل پڑے۔! ٹھیک اُسی وقت بائیں جانب سے آواز آئی۔ "تمہاری اجازت سے۔!"

وہ چونک کر مڑے.... دروازے میں وہی سیاہ فام عورت کھڑی نظر آئی جسے جوزف کی بیوی ہونے کا دعویٰ تھا۔

"اوہ.... مادام....!" لڑکی بوکھلا کر بولی۔ "یہ.... یہ.... میرے دوست ہیں۔!"

"میں ان دونوں سے واقف ہوں۔" پرنسز بنکاٹا نے پروقار لہجے میں کہا "تم نے بہت اچھا کیا انہیں لے آئیں.... یہاں پرنس اجنبیوں میں پریشان ہو رہے ہیں۔"

"جیمسن نے آہستہ سے اپنی کھوپڑی سہلائی اور معنی خیز نظروں سے ظفر کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں سفارت خانے کا راستہ بھول گئی تھی یہی لوگ مجھے یہاں لائے ہیں۔" لوئیسا نے کہا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیا یہ فرنچ بول سکتے ہیں....؟"

"اسی بناء پر تو میری رہنمائی کر سکے ہیں۔ ورنہ میں تو بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یہ لوگ روانی سے فرنچ بول سکتے ہیں۔!"

"کیا تم لوگ کچھ دیر پرنس کی دل دہی کر سکو گے؟" پرنسز نے ظفر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یقیناً.... یقیناً....!"

"اب سنبھالئے....!" جیمسن اردو میں بولا۔ "آئے تھے اس پری وش کے چکر میں اور اب بھگتئے ملکہ تاریک.... شکل کش کو....!"

"بکومت....!"

"تو آؤ.... چلو میرے ساتھ شاید پرنس تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائیں۔!"

وہ دونوں بنکاٹا کی شہزادی کے پیچھے چل پڑے۔ جیمسن جھنجھلاہٹ میں اُس کی مٹکتی ہوئی چال کی نقل اُتار رہا تھا۔

ایک بڑے اور آراستہ کمرے میں پہنچ کر شہزادی ٹالا بو آرک گئی۔

"تم لوگ بیٹھو.... پرنس لباس تبدیل کر رہے ہیں۔" اُس نے کہا اور انہیں وہیں چھوڑ کر خود چلی گئی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پھنس گئے ہیں۔!" ظفر آہستہ سے بولا۔

"اس کلوٹی سے....!" جیمسن کے لہجے میں تضحیک تھی۔

"یقین کرو، معاملہ گڑ بڑ معلوم ہوتا ہے....!"

"کیا مطلب....؟"

"دیکھ لینا...." ظفر نے طویل سانس لی۔

دفعتاً داہنی جانب والے دروازے کا پردہ ہٹا کر جوزف اس ہیئت کذائی میں اندر داخل ہوا کہ اس کے جسم پر سرخ رنگ کے مخمل کا بند گلے والا کوٹ تھا اور ٹانگوں میں سفید پتلون، چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ لیکن ان پر نظر پڑتے ہی ایسا لگا جیسے جی ٹھہر گیا ہو۔

"اوہ.... مسٹر مسٹر....!" وہ کہتا ہوا آگے بڑھا۔

ظفر اور جیمسن بڑے ادب سے اٹھ گئے۔

"خدا کے لئے تم لوگ تو سمجھنے کی کوشش کرو۔ خدا جانے باس نے مجھے کہاں جھونک مارا ہے۔!" وہ مسمسی صورت بنا کر بولا۔

"سچی بات ہے....!" جیمسن نے انگلی اٹھا کر کہا۔

"آسمان والے کی قسم میں جوزف ہوں.... علی عمران کا ایک ادنیٰ غلام۔!"

"مسٹر علی عمران کو یقین آگیا ہے کہ تم والئی بنکاٹا کے فرزند ارجمند ہو۔!"

"میرا باپ اپنے قبیلے کا سردار ضرور تھا لیکن اس کی بسر اوقات کا انحصار صرف ہاتھی دانت کی فراہمی تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ منحوس بنکاٹا کہاں واقع ہے....؟"

"افریقہ میں نہیں ہے....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"میں نے تو نہیں سنا....! میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔!"

"چلو غلط ہی سہی!" جیمسن ہنس کر بولا۔ "اگر اس طرح مفت کی بیوی ہاتھ آئے تو میں شہزادہ ہی نہیں بلکہ شہنشاہِ عالم بننے کو بھی تیار ہوں۔!"

"تم سمجھتے نہیں مسٹر! وہ کوئی بد روح ہے۔!"

"بیوی بھی تو ہے تم فکر کیوں کرتے ہو۔!"

"نہیں مسٹر....!" جوزف ناگواری سے سر ہلا کر بولا۔ "بیوی کے ساتھ میں جنت میں بھی

جانا پسند نہیں کروں گا۔ آخر باس کی آسمانی ذہانت کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے بے چوں چرا اس کتیا کی بچی کو میری بیوی تسلیم کر لیا۔!"

"مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے....!"

"یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی۔!" جوزف بگڑ کر بولا۔ "مفت آئی رسی سے کیا تم اپنے گلے میں پھندا لگانا پسند کرو گے۔!"

"جمالیاتی حس کی رمق بھی نہیں ہے اس میں۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔

"اُسے بور مت کرو۔" ظفر بولا۔ "تم پر اگر کبھی ایسی بپتا پڑی ہوتی تو تمہیں احساس ہوتا۔"

"کیا شراب نہیں ملی....؟" جیمسن نے ہنس کر جوزف سے پوچھا۔

"شراب بہت ہے لیکن میرے لئے پانی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی، باس پتا نہیں کون سی پلاتے ہیں کہ پہلے ہی گھونٹ پر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔!"

"کون سی پلاتے ہیں....؟" ظفر نے جیمسن سے سوال کیا۔

"دیسی شیرہ، ورنہ وہ خود ہی بھیک مانگتے پھر رہے ہوتے۔!" جیمسن بولا۔

دفعتاً ٹالا بوآ پھر کمرے میں داخل ہوئی اور کڑک کر بولی۔ "تم لوگ پرنس کو بہکا رہے ہو۔!"

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی یور ہائی نس....!" ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔ ٹالا بوآ نے تالی بجائی اور دوسرے ہی لمحے میں دو مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔

"ان دونوں کو پکڑ کر بند کر دو....!" ٹالا بوآ نے انہیں حکم دیا۔

"تم یہ کر رہی ہو کتیا کی بچی....!" جوزف غرایا۔

"جو میرا دل چاہ رہا ہے۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔ "تمہاری گالیوں کا برا نہیں مانتی کیوں کہ تم میری زندگی ہو۔!"

"میں تمہاری موت بن جاؤں گا۔ ورنہ اپنا یہ حکم واپس لے لو۔!"

"مجھے یہ اختیارات ہز میجسٹی بنکاٹا سے ملے ہیں۔!"

"دونوں کی ہڈیاں توڑ دوں گا، ورنہ باز آجاؤ۔!"

مسلح آدمی ظفر اور جیمسن کو کمرے سے باہر نکال لائے۔ ریوالوروں کی نالیں ان کی کمر سے لگی ہوئی تھیں۔!



"مگر یہ بنکاٹا ہے کہاں....؟" جولیا نے صفدر سے سوال کیا۔

"میں کچھ نہیں جانتا....! ایکس ٹو کے حکم سے اُن دونوں کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔!"

"اور وہ کالا پرنس اس وقت کہاں ہے۔!"

"فرنچ ایمبیسی میں....!"

"کہانی کیا ہے....؟"

"شاید ہی عمران صاحب کے علاوہ اور کسی کو علم ہو....! جوزف کو چپ چاپ اُس عورت کے حوالے کر دینے کے بعد ظفر اور جیمسن کو ان کے پیچھے لگا دیا تھا۔"

"عمران کہاں ہے....؟"

"اپنے فلیٹ میں.... بے حد مغموم ہے....!"

"چلو چلتے ہیں....!" جولیا اٹھتی ہوئی بولی۔

"تم ہی جاؤ.... مجھ سے تو ان کی شکل نہیں دیکھی جاتی۔!"

"اتنا ہی سیریس ہے....؟"

"سیریس نہیں ہے....؟"

"تب تو دیکھنے کی چیز ہوگا....!" وہ ہنس کر بولی۔ "تم جاؤ نہ جاؤ.... میں جا رہی ہوں۔!"

سائیکو مینشن سے نکل کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اور عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔!

وہ گھر پر ہی موجود تھا۔ صفدر کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بہت ہی عزیز شخصیت کی تدفین کے بعد گوشہ گیر ہو گیا ہو۔! جولیانافٹنر واٹر اپنا کھلنڈرا موڈ برقرار نہ رکھ سکی۔ غیر ارادی طور پر اس کا رویہ بھی تعزیت ہی کا سا ہو کر رہ گیا۔

"مجھے بھی افسوس ہے۔!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"بہت اچھا ہوا تم چلی آئیں۔ وہ تو قسمت کا سکندر تھا اُس کی ہر خواہش پوری ہوتی تھی۔!" عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی....؟"

"اب کیا بتاؤں، مجھے تو سلیمان کی طرف سے بھی تشویش ہو گئی ہے۔!"

"کیوں....؟ کیوں۔!"

"اگر وہ بھی نواب زادہ نکلا تو پھر کیا میں چنے مرمرے پھانکتا پھروں گا۔!"

"آخر قصہ کیا تھا....؟"

"پرنسز ٹالابو آ.... ساری دنیا میں اپنے شوہر کو تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ یہاں پہنچ کر اُس نے فرنچ ایمبیسی والوں کو اپنے شوہر کی تصویر دکھائی۔ ان ناہنجاروں نے کہ جوزف کو پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ اُس کو میرا پتہ بتادیا۔!"

"لیکن میں نے سنا ہے کہ جوزف نے اس کا اعتراف نہیں کیا کہ وہ شہزادہ ہے۔!"

"میں کب کسی کو بتاتا ہوں کہ میں مسٹر رحمان کا فرزند رشید ہوں۔!"

ہلکی سی مسکراہٹ جولیا کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور عمران کہتا رہا۔ "شاہ بنکاٹا یعنی اس کے باپ سے بھینس کے دودھ پر اس کا تنازعہ ہو گیا تھا، لہٰذا وہ بنکاٹا سے نکل کھڑا ہوا۔"

"بھینس کے دودھ پر تنازعہ۔!" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں.... جوزف کا خیال تھا کہ بھینس کا دودھ نفاخ ہے۔ اور شاہ بنکاٹا کا ارشاد تھا کہ نہیں، کاسر ریاح ہوتا ہے.... یہ جھگڑا اس قدر بڑھا کہ جوزف نے گھر بار چھوڑ دیا۔!"

"سچی بات....؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"میری بات پر کسی کو بھی یقین نہیں آتا۔" عمران نے بُرا مان کر کہا۔!

"اچھا یہ بتاؤ یہ بنکاٹا ہے کہاں....؟"

"بحر الکاہل کے بے شمار جزائر میں سے ایک.... فرانس کا مقبوضہ لیکن وہاں رسمی طور پر ایک سیاہ فام خاندان کی بادشاہت ہے۔ اور جوزف اسی خاندان کا چشم و چراغ ہے۔ موجودہ بادشاہ کے بعد اسی کی تاج پوشی ہوگی۔ خود حکومت فرانس اس سے متعلق تشویش میں مبتلا تھی۔

"تو پھر جوزف اس کا اعتراف کیوں نہیں کرتا۔!"

"بے حد چالاک ہے....!" عمران بائیں آنکھ دبا کر شرارت آمیز لہجے میں بولا۔ "اچھی طرح جانتا ہے کہ اعتراف کر لینے کے بعد بھینس کا دودھ پینا پڑے گا۔!"

"ضروری تو نہیں ہے۔!"

"یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کہ بنکاٹا کے شاہی خاندان کی روایات کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ولی عہد کی پرورش شاہی بھینس کے دودھ پر ہوتی ہے.... بیچارہ جوزف پیدائش سے جوانی تک اسی بدذوقی میں مبتلا رہنے کی بناء پر اس قدر بلانوش ہو گیا ہے کہ پانی کی جگہ بھی شراب ہی پیتا ہے۔!"

"دماغ میں تو اتار دی ہے تم نے یہ بات لیکن دل تسلیم نہیں کرتا۔!"

"بھلا تمہارے دل کا جوزف سے کیا تعلق....؟" عمران بگڑ کر بولا۔

"فضول باتیں مت کرو۔!"

"سنو.... رس ملائی۔ اگر تمہارے چہیتے ایکس ٹو نے ضد نہ کی ہوتی تو میں اس شہزادے کو بھینس کا دودھ حرام ہی رہنے دیتا۔!"

"ایکس ٹو کیا مطلب....؟"

"اُسی نے سب سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی کہ جوزف بنکاٹا کا ولی عہد ہے۔ لہٰذا اسے اس کی بیوی ٹالا بوآ کے حوالے کر دیا جائے۔!"

"مجھے حیرت ہے۔!"

"ارے تو کیا تم ایکس ٹو کی نصف بہتر ہو کہ تمہیں اس پر حیرت ہے.... یہاں سے جاؤ اور مجھے سوگ منانے دو۔!"

"جیمسن اور ظفر کو تم نے ان کے تعاقب میں روانہ کیا تھا۔!"

"یہ کب کی خبر ہے۔!" عمران چونک کر بولا۔

"کیا تم نہیں جانتے....؟"

عمران نے پُر تفکر انداز میں سر کو منفی جنبش دی اور وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔

"ایکس ٹو کی ہدایت پر صفدر انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہے۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ دونوں....؟" عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہو سکتا ہے تمہیں علم نہ ہو! ایکس ٹو نے ان دونوں کو ان کے پیچھے لگایا ہو۔!"

"میری عقل ہی خبط ہو گئی ہے۔!" عمران اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا۔

"آدمی بنو۔!"

"کیا مطلب....؟"

"سب پر خاک ڈالو....!"

"اچھا ڈال دی.... آگے چلو....!"

"میں نے دو ماہ کی رخصت کے لئے درخواست دی ہے....! چلو کہیں باہر چلیں۔!"

"میں کیوں چلوں....؟ مجھے یہاں کیا تکلیف ہے۔!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔!

"تم....!" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"جاؤ....!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "میرے رونے کا وقت قریب آرہا ہے۔!"

"شاید تم کبھی آدمی نہ بن سکو....!" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔ "اس وقت میں تمہارے پاس ایک کام سے آئی ہوں۔ مگر اب نہ کہوں گی۔!"

"کام کا معاملہ ہے تو ضرور بتاؤ.... رونا آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی....!"

"رخصت کی منظوری تمہاری سفارش پر منحصر ہے۔ شاید اس نے آج تک تمہاری کوئی بات نہیں ٹالی۔!"

"ہائے میرا جوزف....! اس کے لئے پورے فرانس کو ہلا کر رکھ دیتا.... لیکن یہ ایکس ٹو کا بچہ.... اُس سے تو میں اب بات بھی نہیں کر سکتا۔!"

"جھک مارتے ہو....! تم نہ چاہتے تو ایسا کبھی نہ ہو سکتا۔!"

"اچھا.... اچھا.... چھٹی لے کر جاؤ گی کہاں....؟"

"بنکاٹا....!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"کیوں دماغ خراب ہوا ہے۔!"

"یقین کرو.... اگر چھٹی مل گئی تو بنکاٹا ہی جاؤں گی۔!"



انہیں جھنجھوڑ کر جگایا گیا تھا۔! وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر تھے۔! اور ان کے درمیان وہی لڑکی لوئیسا بیٹھی ہوئی تھی جس کے چکر میں پڑ کر وہ فرانس کے سفارت خانے پہنچے تھے۔!

"تم پر آخر نیند کے دورے کیوں پڑ رہے ہیں۔!" وہ اٹھلا کر بولی۔

جیمسن نے جواب میں کچھ کہنا چاہا لیکن ہونٹ ہلاتے ہوئے بھی کاہلی محسوس کر کے رہ گیا۔

ذہن شل ہو کر رہ گیا تھا۔ آنکھیں سب کچھ دیکھ رہی تھیں لیکن ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ردِ عمل کی صلاحیت ہی مفقود ہو کر رہ گئی ہو۔!

فضا روشنی سے نہائی ہوئی تھی۔ انہیں گاڑی سے اتارا گیا۔ جیمسن کو یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کب اور کیسے گاڑی میں بیٹھے تھے۔!

گاڑی سے اتر کر آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ ایئرپورٹ پر ہیں۔!لوئیسا اُن کے ہاتھ پکڑے ہوئے درمیان میں چل رہی تھی۔

جیمسن نے ایک بار پھر اپنے ذہن کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ آخر وہ اتنی بے بسی سے اس کے ساتھ کیوں چل رہے ہیں۔!

اسی طرح وہ رن وے پر آپہنچے.... لوئیسا ان سے ٹھٹھول کرتی جارہی تھی.... لیکن ان کی زبانیں گنگ تھیں.... ذہن میں نہ جھنجھلاہٹ تھی اور نہ احتجاج کرنے کی سکت باقی رہی تھی۔!

جہاز کی سیٹوں پر بھی آبیٹھے لیکن یہ تک نہ پوچھ سکے کہ جانا کہاں ہے۔

پین ایم کا دیو پیکر جمبو جیٹ طیارہ تھا۔!لوئیسا اب بھی ان کے درمیان بیٹھی تھی۔

طیارے کے ٹیک آف کرتے ہی ان پر پھر غنودگی طاری ہونے لگی اور جب وہ بے خبر ہو گئے تو لوئیسا نے ان کے گرد حفاظتی پیٹیاں کس دیں۔!

پرواز کے دوران ہی میں دوبارہ بیدار ہوئے تھے.... اور لوئیسا کو گھورنے لگے تھے۔!

"بیوقوفی کی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا۔!" لوئیسا مسکرائی!"تمہارا ملک بہت پیچھے رہ گیا ہے۔!"

"اتنے آدمیوں کے درمیان ہم کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔!" جیمسن کی زبان پہلی بار کھلی۔

"تمہیں مطمئن رہنا چاہئے.... میں تم دونوں کو پسند کرتی ہوں۔!"

"یہ زیادتی ہے۔!" ظفر کمزور سی آواز میں بولا۔ "کسی ایک کا انتخاب کر لو۔!"

"میرے لئے مشکل کام ہے.... اس کی ڈاڑھی مجھے پسند ہے.... اور تمہارا ناک....!"

"میری ڈاڑھی اکھاڑ کر ان کے چہرے پر لگادو....! میں کسی فراڈ لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا۔!"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو....! بھورے بکرے، میں فراڈ ہوں۔!"

"یقیناً ہم نے تمہیں ایمبیسی کا راستہ بتایا تھا.... اور تم نے ہمارے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔

"کیا برتاؤ کیا....؟"

"ہمیں تو اس کا بھی ہوش نہیں ہے کہ تمہاری قید میں کتنے دنوں سے ہیں۔!"

"احمقانہ باتیں نہ کرو.... تم اسے قید کہتے ہو، جبکہ اس دوران میں فیصلہ کرنے کی کوشش کرتی رہی ہوں کہ تم میں سے کسے اپنے لئے منتخب کروں۔ وہاں کی آب وہوا فیصلہ نہیں کرسکتی تھی تو اب تاہیتی لئے جارہی ہوں۔!"

"تاہیتی....!" دونوں بیک وقت اُچھل پڑے۔!

"ہاں....! تمہیں اس پر حیرت کیوں ہے۔! کیا آج تک کسی فرانسیسی لڑکی سے سابقہ نہیں پڑا۔!"

دونوں کچھ نہ بولے....! معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھے جارہے تھے۔!

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔!" لوئیسا پھر بولی۔

"پرنس آف بنکاٹا کہاں ہیں....؟" دفعتاً ظفر پوچھ بیٹھا۔

"اُوہ پرنس....! وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔!"

"کہاں پہنچ چکے ہیں....؟"

"تاہیتی....! دراصل وہ پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔!"

"خدا سمجھے اس شخص سے جس کا نام علی عمران ہے۔!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اس بار اس نے اردو میں اظہار کیا تھا۔

"پاگل بنادینے والی حرکت ہے۔!" ظفر بڑبڑایا۔

"کیا تم دونوں میرے خلاف کچھ کہہ رہے ہو....؟" لوئیسا بول پڑی۔

"نہیں گڑیا.... تم میں رکھا ہی کیا ہے جس کی مخالفت ہوگی۔!" جیمسن کا لہجہ جھلاہٹ سے پاک نہیں تھا۔

"کیا مطلب....!"

"آخر ہم کتنے دنوں تک تمہارے ساتھ رہے ہیں۔!" ظفر نے سوال کیا۔

"آج آٹھویں رات ہے۔!"

"آخر کیوں....؟"

"اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تم دونوں اتنی شرافت سے تاہیتی کا سفر نہ کرسکتے۔ کم از کم جہاز پر سوار

کرانا مشکل ہو جاتا۔ تم لوگ مزاحمت ضرور کرتے۔!"

"اب یہ بھی بتادو کہ ہماری یہ حالت کیوں ہوئی تھی....؟"

"تمہیں کئی طرح کی ادویات استعمال کرائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اب ان کا اثر زائل ہو چکا ہے۔ بے فکر رہو۔!"

"بس اب اور کچھ نہ پوچھئے....!" جیمسن نے اُردو میں کہا۔ "ہم دونوں میں سے جسے بھی پسند کرے اُسے صرف عیش کرنا چاہئے۔!"

"بکو مت....!"

"اچھا تو ہوائی جہاز سے چھلانگ لگا دیجئے۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔

تھوڑی دیر بعد لوئیسا بولی۔ "اور کچھ پوچھنا ہے....؟"

"قطعی نہیں....!" جیمسن جلدی سے بول پڑا۔ "میرے لئے یہی اعزاز کافی ہے کہ تمہیں میری ڈاڑھی پسند آگئی ہے۔!"

"لیکن میں کس سے محبت کروں....؟"

"دونوں سے نیا اور انوکھا تجربہ۔!"

"بکواس ہے....! ایک وقت میں ایک ہی سے محبت کی جا سکتی ہے۔!"

"کتابی باتیں ہیں، تم چاہو تو بیک وقت دس آدمیوں سے محبت کر سکتی ہو۔!"

"اُوہ....! تم شائد میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔!"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مکھن کی ڈلی....! میں تو تمہاری بہت عزت کرتا ہوں۔!"

"اوہ.... خوب یاد آیا.... تمہارے لئے پرنس کا خط ہے....!" اس نے کہا اور بیگ کھول کر ایک لفافہ نکالا۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ دونوں خط پر جھک پڑے تھے۔ جوزف نے لکھا تھا۔

"میں تم دونوں سے شرمندہ ہوں.... لیکن کیا کروں.... باس نے تو مجھے دھکا دیا۔ لیکن میں ایسے لوگوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جن سے کم از کم باس کی خوشبو آرہی ہو.... اور پھر تمہیں حیرت ہوگی کہ میری اس ماہ کی سب سے بڑی خواہش اس طرح پوری ہونے جارہی ہے۔

اب میں اس بوتل کی زیارت کرسکوں گا جو پومارے پنجم کے مقبرے پر تراشی گئی ہے۔ پہلے ٹاہیٹی جاؤں گا پھر بنکاٹا.... اب خدا میری شہزادگی پر رحم کرے۔!"

خط پڑھ کر جیمسن نے قہقہہ لگایا اور ظفر نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے دوسری طرف دیکھنے لگا۔



تاہیتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے کی ایک خوش گوار رات تھی، ساحل کی طرف سے آنے والی نم آلود ہوائیں بستی میں داخل ہونے سے پہلے ہی خوشبوؤں سے بوجھل ہو جاتی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے دوشیزہ فطرت نے اپنے معطر گیسو کھول دیئے ہوں! خوشبوئیں بھانت بھانت کی مہکاریں، ترغیب اور رغبت کی آنکھ مچولی بن کر رہ گئی تھیں....! رات کے دو بجے تھے لیکن پورا شہر جاگ رہا تھا۔ کیفے اور ریستورانوں میں قہقہے تھے۔ سازوں کی جھنکاریں تھیں اور گیتوں کے سوتے پھوٹ رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ساری دنیا میں یہیں سے مسرتیں تقسیم ہوتی ہوں۔ البتہ ساحل پر ایک خوب صورت سے بنگلے میں جوزف دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ اور اس کی نودریافت بیوی ٹالابو آ کبھی جھنجھلاتی تھی اور کبھی خوشامدیں کرنے لگتی تھی۔

"پومارے پنجم گیا جہنم میں! اب میں واپس جاؤں گا۔!" جوزف نے بالآخر الفاظ میں اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔

"آخر کیوں....؟"

"وہ پیتے پیتے مر گیا تھا اور مجھے نشہ ہی نہیں ہو رہا۔ ساری دنیا میں ویسی شراب نہیں مل سکتی جیسی میرا باس مہیا کرتا تھا۔!"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ تم اس حد تک شرابی ہو گئے ہو گے....؟"

"بس خاموش رہو....! میں نہیں جانتا تم کیا بلا ہو۔ جہنم میں جائے ولی عہدی اور بادشاہت.... اور اب تو پومارے پنجم سے بھی کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ اگر وہ ایسی ہی گھٹیا شرابیں پی کر مرا ہے۔!"

"یہ بہت قیمتی ہے ڈارلنگ! عوام کیا خواص کی بھی پہنچ سے باہر۔!" ٹالابو آ نے میز پر رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"قیمت نشے کی ہوتی ہے بوتل کی نہیں۔! اور اس منحوس مقبرے پر جو بنڈ کٹائین کی بوتل

تراشی گئی ہے اس پر ہزار بار لعنت۔"

"میں تمہارے لئے بکری کی اوجھڑی کی شراب کہاں سے مہیا کروں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

دفعتاً جوزف چونک پڑا۔ اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔"اے بدبخت عورت! اس وقت بکری کی اوجھڑی کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تو چاہتی ہے کہ میرا پتہ پھٹ جائے اور میں مر جاؤں۔!"

"نہیں میں تو یہ نہیں چاہتی۔!"

"چلی جاؤ یہاں سے۔!"

"تم آخر میری توہین کیوں کرتے رہتے ہو۔!"

"جاؤ، میں تنہائی میں مرنا چاہتا ہوں۔!"

ٹھیک اُسی وقت تین آدمی کمرے میں گھس آئے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"تمہیں اس کی جرأت کیسے ہوئی۔" ٹالابوآ انہیں گھورتی ہوئی بولی۔

"اس لئے کہ ہم بنکاٹا کے شہری نہیں ہیں۔" ریوالور والے نے ہنس کر کہا انداز مضحکہ اڑانے کا سا تھا۔

"دانت بند کرو، اور یہاں سے چلے جاؤ۔!"

"صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ آخر تم لوگوں کے ارادے کیا ہیں....؟"

"تم کون ہو، یہ معلوم کرنے والے۔!"

"یور ہائی نس میرے ہاتھ میں ریوالور ہے کھلونا نہیں۔!"

"کیا قصہ ہے....؟" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"تم خاموش رہو۔" ٹالابوآ نے آہستہ سے کہا، ویسے جوزف کی نظر شروع ہی سے ریوالور پر رہی تھی۔

اچانک اُس نے دھاڑ کر اپنے قبیلے کا جنگی نعرہ لگایا اور کسی چیتے کی طرح ریوالور والے پر چھلانگ لگادی۔! پھر ریوالور تو اچھل کر چھت کی طرف گیا تھا اور اس کا شکار ایک لمبی کراہ کے ساتھ فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ اُس کے دونوں ساتھی جوزف پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے جوزف یہ بھول گیا ہو کہ وہ آدمی ہی ہے.... بالکل درندوں کے سے انداز میں ان پر حملے کر رہا تھا، اور ہلکی ہلکی غراہٹیں کمرے کی فضا میں گونج رہی تھیں۔

ریوالور والا تو پھر اٹھ ہی نہیں سکا تھا.... ایک اور گرا.... پھر ایسا معلوم ہونے لگا جیسے تیسرا جان بچا کر نکل جانا چاہتا ہو۔! ثالا بوآدم بخود کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً جوزف نے تیسرے کو اپنی گرفت میں لے کر سر سے اونچا اٹھایا اور فرش پر دے مارا۔

پھر ثالا بوآنے بھی کسی قسم کا نعرہ لگایا تھا اور پر جوش انداز میں کہنے لگی تھی "اے بادشاہ نگوینڈا کے بیٹے! اے میرے شہ زور چیتے تو جیسا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ گھٹتے بڑھتے چاند بھی تجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکے تو ہی بنکاٹا کو یوپاؤں کی غلامی سے نجات دلائے گا۔ اب یہ دیکھ کہ ان میں سے کوئی اپنی ناپاک زبان ہلانے کے لئے زندہ بھی بچا ہے یا نہیں....؟"

"میں کیوں دیکھوں.... تم خود ہی دیکھ لو۔!" جوزف بھنا کر بولا۔ "مجھے اپنے ہی باپ کا بیٹا رہنے دو، میں کسی نگوینڈا کو نہیں جانتا۔!"

وہ کچھ نہ بولی اور جھک کر ان تینوں بے ہوش آدمیوں کا جائزہ لینے لگی یہ نسلاً چینی معلوم ہوتے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ سیدھی کھڑی ہو کر بولی "تینوں زندہ ہیں۔ لیکن آخر کیوں....؟ کیا تمہاری واپسی کا راز افشاء ہو گیا ہے....؟"

"میں کہتا ہوں فضول باتیں مت کرو.... میں جوزف ہوں، میں نہیں جانتا کہ نگوینڈا کون ہے۔ میرا باپ تو پرتگالیوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تھا۔

"میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ اب ایسی کوئی بات اپنی زبان سے نہ نکالنا۔ تم ولی عہد ہر بنڈا ہو، والی بنکاٹا کے بیٹے۔!"

"اگر میں کبھی اس کو تسلیم کرلوں تو مجھے گدھے کا بچہ سمجھنا۔!"

"چلو یہی سہی! لیکن اب اس معاملے میں اپنی زبان بند ہی رکھو گے... اوہو وہ شاید ہوش میں آرہا ہے، اُس سے جو کچھ پوچھوں اس میں دخل انداز نہ ہونا۔"

جوزف بُرا سا منہ بنائے ہوئے میز کی طرف بڑھا اور بوتل اٹھا کر ہونٹوں سے لگالی۔ اس دھینگا مشتی کے دوران میں بھی اس نے خیال رکھا تھا کہ اس میز پر آنچ نہ آنے پائے۔!

"خدا کی پناہ....!" ثالا بوآ بڑبڑائی۔ "کیا تم یہ بھی نہیں جاننا چاہتے کہ یہ کون ہیں اور اس کا مقصد کیا تھا....؟"

"میں صرف قیمہ کرنے کی مشین ہوں...." جوزف غرایا۔ "مجھے اس سے غرض نہیں کہ

بیف ہے یا مٹن، دوسری بوتل کہاں ہے....؟"

"میں تمہیں اتنی زیادہ نہیں پینے دوں گی۔!"

"تو پھر میں چیخ چیخ کر ساری دنیا کو آگاہ کردوں گا کہ ہر بنڈا نہیں جوزف ہوں۔!"

"اوہ.... آہستہ بولو.... وہ ہوش میں آرہا ہے....!"

جوزف اس کی طرف متوجہ ہو گیا، حملہ آوروں میں سے ایک اٹھ بیٹھا تھا لیکن اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپائے ہوئے تھا۔

"ہاتھ ہٹاؤ چہرے سے!" ٹالابو آگرج کر بولی۔

اس نے بوکھلا کر ہاتھ ہٹا لئے اور اس طرح آنکھیں پھاڑنے لگا جیسے کچھ سجھائی نہ دیتا ہو۔

پھر تھوڑی دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔"یور ہائی نس! ہم کچھ نہیں جانتے، ہم سے جو کچھ کہا گیا تھا....!"

"کس نے کہا تھا....؟"

جواب میں اُس نے ایک بیہوش حملہ آور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔"اس کے علاوہ اُسے اور کوئی نہیں جانتا۔!"

"وہ کیا چاہتا ہے....؟"

"میں یہ بھی نہیں جانتا۔!"

"کیا تم کنگ چانگ کے آدمی نہیں ہو....؟"

"مادام، یور ہائی نس پلیز.... میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"نہیں جانتے تو جہنم میں جاؤ۔" جوزف اس کی طرف دیکھے بغیر بڑبڑایا۔



لوئیسا ان دونوں کے لئے عذاب بن کر رہ گئی تھی۔ کبھی جیمسن پر جان چھڑکتی اور کبھی ظفر کے سر پر ہاتھ پھیرتی۔

آکلینڈ سے تاہیتی کے لئے پرواز کے آغاز پر اس نے ان سے کہا تھا۔"یہ ضروری نہیں کہ پرنس سے تاہیتی میں ملاقات ہو جائے۔"

"تو پھر تم ہمیں یہاں کیوں لے جا رہی ہو۔؟" ظفر نے پوچھا۔

"شائد وہیں کی آب و ہوا میں کسی نتیجے پر پہنچ سکوں۔!" لوئیسا نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں نہ چاقو سے تمہارے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔!" جیمسن نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

وہ ہنس پڑی، لیکن جیمسن تلخ لہجے میں بولا۔ "اگر میں واقعی تم سے محبت کرنے لگا ہوں تو یہی کروں گا۔!"

"فضول باتوں میں نہ پڑو۔" ظفر اردو میں بڑبڑایا۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہم اتنے احمق کیوں ہو گئے ہیں۔!" جیمسن بھنا کر بولا۔

"کیا مطلب....؟"

"ہم اس کے اشاروں پر کیوں ناچ رہے ہیں۔!"

"اس کے علاوہ بھی کچھ اور سوجھے تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔ ہمارے جیب خالی ہیں۔ ٹکٹ واپسی کے لئے نہیں کہ کسی طرح اِسے جل دے کر اپنی راہ لیں۔!"

"تو ہم قطعی بے بس ہو چکے ہیں۔!"

"یقیناً.... فی الحال ہماری یہی پوزیشن ہے۔!"

اتنے میں لوئیسا اپنی سیٹ سے اٹھنے لگی۔

"کہاں چلیں....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ٹوائیلٹ....! تم دونوں گونگوں کی طرح بھانت بھانت کی آوازیں نکالتے رہو۔!"

وہ چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن منہ بنائے بیٹھے رہے.... تھوڑی دیر بعد لوئیسا واپس آ گئی۔ لیکن اس کا چہرہ دہشت سے سفید ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے....؟" ظفر چونک کر بولا۔

"خطرہ۔!" وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔ "اب ہم پاپے تے میں اُتر کر پرنس کی قیام گاہ کی بجائے کسی ہوٹل کا رخ کریں گے۔!"

"اب ہم اُس وقت تک تمہارے مشورے پر عمل نہیں کریں گے جب تک کہ اصل معاملات کا علم ہمیں نہ ہو جائے گا۔" ظفر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آخر کیوں....؟"

"اصولی بات ہے، ہم کب تک آنکھیں بند کر کے تمہارے ساتھ چلتے رہیں گے۔!"

"اچھا تو سنو! پرنس کے دشمن ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔!"

"کیا یہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہے۔!"

"یقیناً.....! پچھلی نشستوں میں سے ایک پر.....!"

"کتنے آدمی ہیں.....؟"

"صرف ایک کو پہچانتی ہوں! ہو سکتا ہے اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں۔!"

"کوئی پہچان بتاؤ..... میں بھی ٹوائیلٹ کو جاتے ہوئے اُس پر ایک نظر ڈالوں گا۔!"

"کانوں تک اٹھے ہوئے شانوں والا بلڈاگ! شاید بیالیسویں نشست پر.....!"

ظفر اٹھ گیا۔ لوئیسا کے بیان کی تصدیق ہو گئی، بھاری جبڑوں والا اس قدر کوتاہ گردن آدمی تھا کہ کاندھے کانوں کی لوؤں تک آپہنچے تھے..... اور آنکھوں کی بناوٹ اذیت پسندی کی نشاندہی کر رہی تھی۔ بظاہر ماحول سے بے پروہ نظر آرہا تھا۔ لیکن ظفر کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ پوری طرح باخبر آدمی ہے۔!

وہ ٹوائیلٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یقیناً اس کی صورت ایسی ہی تھی کہ عورتیں صورت ہی دیکھ کر دہل جائیں۔!

واپسی پر جواب طلب نظروں سے لوئیسا نے اس کی طرف دیکھا تھا اور وہ سر کو خفیف سی جنبش دے کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کہاں کا باشندہ ہے.....؟ میں اس کی قومیت کا اندازہ نہیں کر سکا....." ظفر کچھ دیر بعد بولا۔

"اس کی ماں پولینیشی تھی اور باپ چینی، تیاراپو کا باشندہ ہے۔ اور وہاں زہریلے مینڈک کے نام سے مشہور ہے۔!"

"یعنی ڈیڈلی فراگ۔!" جیمسن ہنس پڑا۔

"آہستہ بولو..... یہی کہلاتا ہے اصل نام کم ہی لوگ جانتے ہیں.....!" لوئیسا نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ذرا میں بھی زیارت کر لوں۔" جیمسن اٹھتا ہوا بولا، اس کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔!

ظفر اور لوئیسا گفتگو کرتے رہے۔ پھر شاید دس منٹ گزر گئے تھے جیمسن کی واپسی نہیں

ہوئی تھی۔

"او ہو.... کہاں رہ گیا۔ ؟" دفعتاً ظفر چونک کر بولا۔

"ہاں خاصی دیر ہو گئی ہے۔!"

ٹھیک اُسی وقت ایک ایئر ہوسٹس سراسیمگی کے عالم میں ان کے قریب پہنچی۔

"یہ.... یہ.... وہ! صاحب....!" وہ جیمسن کی خالی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

"ٹائیلٹ کے قریب بیہوش پڑے ہیں....؟"

"نہیں....!" ظفر متحیرانہ انداز میں سیٹ سے اٹھ گیا۔

ایئر ہوسٹس کی دی ہوئی اطلاع درست تھی۔ وہ جیمسن ہی تھا۔! فرش پر اوندھا پڑا نظر آیا۔

پشت پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پن کیا ہوا تھا۔ جس پر شاید بہت جلدی میں لکھا گیا تھا۔!

"موت کے جزائر میں فرشتہ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

تحریر فرانسیسی زبان میں تھی۔ ظفر نے لوئیسا کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں پھر اُس پرچے کو جیمسن کی پشت سے الگ کر لیا۔ کچھ لوگ ان کی قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔

"کوئی خاص بات نہیں۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔ "میرے ساتھی پر کبھی کبھی بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں، محض ابتدائی طبی امداد کافی ہو گی۔!"

لوگ پیچھے ہٹنے لگے۔ اور ...باز کا عملہ جیمسن کو وہاں سے اٹھانے کی تگ و دو میں مصروف ہو گیا۔! قریباً بیس پچیس منٹ بعد جیمسن کو ہوش آ گیا۔

"اس سے براہِ راست سوالات نہ کئے جائیں۔" ظفر نے اونچی آواز میں کہا۔ یہ جیمسن کے لئے ایک اشارہ تھا کہ وہ محتاط رہے۔

"کوئی خاص وجہ....؟" قریب کھڑے ہوئے ایک مسافر نے کہا۔

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس پر بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔" ظفر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "براہِ راست سوالات سے وہ پریشان ہو جائے گا۔ کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اس کی کمزوری موضوعِ بحث بنے۔!"

"بات معقول تھی اس لئے کسی نے کچھ نہیں پوچھا۔ سیٹ پر واپس آنے کے بعد جیمسن آہستہ سے بولا۔ "جب میں ٹوائیلٹ کا دروازہ کھول رہا تھا کسی نے بے خبری میں میری گردن پر

ہاتھ مارا اور پھر.... مجھے کچھ یاد نہیں کہ.... کیا وہ بدہیئت اپنی سیٹ سے اٹھا تھا...؟"

"معلوم نہیں.... ہم اس کی طرف متوجہ نہیں تھے۔!" ظفر نے جواب دیا اور جیب سے وہ پرچہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر کسی فرشتہ اجل کی تحریر تھی۔

"کیا مطلب....؟" جیمسن چونک پڑا۔

"یہ تمہاری پشت پر پن کیا ہوا تھا....!"

"اُوہو.... تب تو.... آپ نے اسے چھپا کر اچھا نہیں کیا....؟"

"کیوں....؟"

"ہو سکتا ہے! وہ محض اپنے شبہے کی تصدیق کرنا چاہتا ہو۔! نہیں یور ہائی نس۔ اس کا اعلان ضروری ہے۔!"

"احمق نہ بنو۔!"

"جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کی موافقت کی کوئی دلیل بھی رکھتے ہیں۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔ جیمسن کہتا رہا۔ "اگر اُسے ہمارے متعلق کسی قسم کا یقین ہے تب بھی ہمارا یہ رویہ مناسب ہوگا۔ اور اگر محض شبے میں مبتلا ہے تو مناسب ترین کہہ لیجئے۔!"

"غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔!" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔

دفعتاً جیمسن اٹھ کھڑا ہوا اور بلند آواز میں بولا۔ "خواتین و حضرات! مجھ پر بیہوشی کے دورے ضرور پڑتے ہیں لیکن اس وقت میں اُس کا شکار نہیں ہوا تھا۔!"

لوگ توجہ اور دلچسپی سے اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔!

"پھر کیا ہوا تھا....؟" ایک آواز ابھری۔

"میں ٹوائیلٹ میں داخل ہو رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے میری گردن پر کراٹے کا جچا تلا ہاتھ مار کر بیہوش کر دیا تھا۔ میرے ساتھی کو میری پشت پر ایک تحریر پن کی ہوئی ملی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ لکھا ہے، موت کے جزائر میں فرشتہ اجل تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔!"

"بڑی عجیب بات ہے۔!" ایک خوف زدہ سی آواز ابھری۔

جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "میں اسے محض مذاق بھی نہیں سمجھ سکتا تو پھر کیا یہ جہاز سچ مچ موت کے جزائر کی طرف جا رہا ہے۔!"

"بکواس ہے.... بکواس ہے....!" کئی آوازیں بیک وقت ابھریں۔!

"تو پھر خواتین و حضرات....! اب مجھے مشورہ دیجئے کہ ہم کیا کریں.... ایک خاتون بھی ہمارے ساتھ ہے۔!"

سناٹا چھا گیا۔! ظفر کنکھیوں سے ڈیڈلی فراگ کی طرف دیکھے جا رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر تحیر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا.... احمقانہ انداز میں منہ کھل گیا تھا اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔! جہاز کے ذمہ دار افراد جیمسن کے قریب آ کھڑے ہوئے۔ اُن میں سے ایک نے وہ پرچہ بھی طلب کیا۔!

"یہ رہا.... ملاحظہ فرمایئے۔!"

وہ اُسے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "لیکن آپ کے ساتھی نے تو اُس وقت کسی تحریر کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔!"

"ڈرپوک آدمی ہے۔!" جیمسن کا برجستہ جواب تھا۔

"کیا آپ کو کسی پر شبہ ہے....!"

"ہرگز نہیں....! میرے لئے سب اجنبی ہیں۔!"

"بہر حال میری دانست میں اس کی کوئی اہمیت نہیں کیوں کہ آپ جنت ارضی تاہیتی کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔" جہاز کے ذمہ دار آدمی نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ آس پاس کے دوسرے لوگ بھی سُن سکیں۔

"ہم خائف نہیں ہیں۔!" جیمسن نے شانوں کو جنبش دی اور بیٹھ گیا۔

"یہ اچھا نہیں ہوا....!" لوئیسا آہستہ سے بولی۔!

"جب تک ہم اندھیرے میں رہیں گے یہی ہوتا رہے گا۔" جیمسن نے خشک لہجے میں کہا۔ "مقصد کا علم ہوئے بغیر کوئی راہ متعین نہیں کی جاسکتی۔" ظفر الملک نے اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اتنا بتا دینا کافی نہیں کہ تم دونوں پرنس کے لئے کام کر رہے ہو۔ اتنی بڑی بڑی تنخواہیں تمہیں ملیں گی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے....؟"

"ٹھیک ہوئی بات....!" جیمسن بول پڑا۔ "لیکن اس انکشاف سے ہماری مشترکہ محبت خطرے

میں پڑ گئی۔"

"ہرگز نہیں۔" لوئیسا سر ہلا کر بولی۔ "ہم تینوں جہاں بھی رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے۔!"

"لیکن !اگر کسی ایک کے لئے فیصلہ نہ کر سکیں۔!"

"تو پھر مجبوراً دونوں سے محبت کرتی رہوں گی۔!"

"تم فضول باتیں کیوں شروع کر دیتے ہو۔!" ظفر جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔

"جب کرنے کو کچھ نہ ہو تو فضول باتیں زندگی کا سہارا بن جاتی ہے۔!"

"خاموش رہو....!"

"ویسے میری ایک اہم بات بھی سُن لیجئے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔ "کیا آپ اب بھی یہی سمجھتے ہیں کہ یہ محض اتفاق ہے اور عمران صاحب نے تاہیتی کا چکر یونہی بے مقصد چلایا تھا۔!"

"قطعی نہیں....!" ظفر سر ہلا کر بولا۔ "میں بہت پہلے سے اس پر غور کر تا رہا ہوں۔"

"تو پھر بس ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔!"

"اس طرح اٹھ کر اعلان کر دینا تو احتیاط نہیں تھی۔"

"میں صرف یہ جتانا چاہتا تھا کہ خائف نہیں ہوں، خواہ وہ تحریر سچ مچ فرشتہ اجل کی کیوں نہ رہی ہو۔"



تینوں حملہ آور اسی بنگلے کے ایک کمرے میں مقید کر دیئے گئے تھے۔! اور یہ بڑی عجیب بات تھی کہ وہاں جوزف اور ٹالا بو آ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ٹالا بو آ خود اپنے ہاتھوں سے کھانا اور ناشتہ تیار کرتی تھی۔

دوسری صبح جوزف نے اُس سے پوچھا۔ "آخر تینوں کا کیا ہوگا....؟"

"بھوکے مرنے دو۔!" وہ ناگواری سے بولی۔

"نہیں....! یہ ایک غیر انسانی حرکت ہوگی۔! میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔!"

"لیکن پچھلی رات تمہاری انسانیت کہاں تھی جب تم نے انہیں اتنی بے دردی سے مارا تھا۔!"

"پچھلی رات وہ حملہ آور تھے اور اس وقت بے بس ہیں۔!"

"میں ان کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی۔!"

"مجھے علم ہے کہ تمہارے پاس ڈبوں میں محفوظ کی ہوئی غذا بھی موجود ہے اس لئے انہیں بھوکا نہ مارو.... کچھ ڈبے انہیں دے دو۔!"

"تم بالکل سادھو ہوگئے ہو....! بادشاہت کیسے کرو گے۔!"

"بادشاہت تو میرے جوتے بھی کر سکتے ہیں.... لیکن میں.... جوزف آسمان والے کا غلام اپنی کھال میں رہنا چاہتا ہوں۔!"

"خیر.... خیر.... وہ تو ہوتا ہی رہے گا۔" ٹالا بوآ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کچھ دیر بعد یہاں بنکاٹا کے عمائدین پہنچنے والے ہیں۔ ذرا محتاط رہنا.... تم ان سے یہ نہیں کہو گے کہ تم ولی عہد ہربنڈا نہیں ہو۔!"

"میں نہیں جانتا کہ میرے باس نے مجھے کس جہنم میں جھونک دیا ہے۔!"

"میں تم سے استدعا کرتی ہوں۔ انسانیت کے نام پر درخواست کرتی ہوں کہ جو کچھ کہا جائے وہی کرو۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے دشمنوں نے تمہاری برین واشنگ کردی ہو۔!"

"تم شاید یہی کہنا چاہتی ہو کہ میں شہزادہ ہربنڈا اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہوں۔"

"اس کے علاوہ اور کیا سمجھوں جبکہ تم اپنی پیاری بیوی ٹالا بوآ کو بھی اجنبی سمجھ رہے ہو۔!"

"آسمان والا ہی جانے کیا چکر ہے۔" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "یا پھر وہ جانتا ہوگا جس کی کھوپڑی میں آسمان والے نے زمانے کی عقل اکٹھی کردی ہے۔!"

"کس کی بات کر رہے ہو....؟"

"اپنے باس کی۔!"

"اوہ.... وہ بیوقوف آدمی....!"

"ٹالا بوآ تمیز سے بات کرو، ورنہ تمہاری زبان گدی سے کھینچ دوں گا۔! مجھ جیسے ہزار آدمی اس پر قربان....!"

"میں کچھ نہیں جانتی....! تم سب کی سنو گے، لیکن اپنی نہیں کہو گے۔!"

"محض اس خیال سے بات نہیں کروں گا کہ باس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں ملی تھی۔!"

پھر ٹالا بوآ ناشتے کے انتظام کے لئے چلی گئی تھی! اور جوزف بیٹھا سوچتا رہا تھا۔ باس نے

تاہتی کی بات بے وجہ نہ چھیڑی ہو گی۔ ہو سکتا ہے وہ محض ترغیب رہی ہو۔ بہر حال وہ اس وقت تاہتی کے صدر مقام پاپ اے اے تے میں بیٹھا ہوا تھا اور پچھلے دن اس نے پومارے پنجم کے مقبرے کی زیارت بھی کرلی تھی جو پاپ اے اے تے کی مضافات ہی میں واقع تھا.... منحوس مقبرہ جس نے اُسے اس کے پیاروں سے چھڑا دیا تھا.... کاش.... اس نامعقول خواہش نے جنم ہی نہ لیا ہوتا، ہونہہ، پومارے پنجم....!

پھر سلسلہ خیال ٹالا بوآ کی آمد سے ٹوٹ گیا۔

"تمہارے دونوں ساتھی جن کے لئے تم نے خط لکھا تھا، پچھلی رات یہاں پہنچ گئے ہیں....؟" اس نے اطلاع دی۔

"کہاں ہیں....؟" جوزف کے دانت نکل پڑے، شاید بہت دنوں کے بعد مسکرایا تھا۔

"روو انو میں مقیم ہیں....! اور وہ لڑکی لوئیسا بھی ان کے ساتھ ہے۔!"

"انہیں یہاں بلاؤ.... کہیں اور ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔!" جوزف نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"فی الحال لوئیسا اسے مناسب نہیں سمجھتی۔ اس لڑکی نے ہماری بہت مدد کی ہے۔ میں اس کی شکر گزار ہوں۔!"

"میں ان سے جلد از جلد ملنا چاہتا ہوں۔!"

"وہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن اب تم لباس تبدیل کرلو.... ہو سکتا ہے بنکاٹا کے عمائدین۔!"

"جہنم میں جائیں بنکاٹا کے عمائدین.... ان کی بجائے اگر پاس والی چھ باتلیں آجاتیں تو بات بھی تھی۔!"

"دیکھو....! ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ بہت پینے لگے ہو۔!"

"یہ بھی بتادو کہ مجھے کب تک زندہ رہنا ہے۔" جوزف پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔ "اگر میری ہی طرح سیاہ نہ ہوتیں تو تمہارا گلا گھونٹ دیتا۔!"

"میرا جو چاہو حشر کرو.... لیکن بنکاٹا کی بادشاہت بہر حال برقرار رکھنی ہے اسے کبھی نہ بھولنا۔!"

"جاؤ ناشتہ لاؤ....! دیکھوں گا بنکاٹا کی بادشاہت کو۔!"

ناشتہ ختم کر کے وہ اٹھے ہی تھے کہ بنکاٹا کے چھ بڑے آدمی وہاں آپہنچے، وہ سب ٹالا بوآ اور

جوزف ہی کی طرح سیاہ فام تھے۔!

انہوں نے ان دونوں کو غلاموں کی طرح تعظیم دی۔

"ہمیں کئی دن پہلے ہی علم ہو چکا تھا کہ آپ تاہیتی پہنچ رہے ہیں۔!" ان میں سے ایک نے کہا۔

"لیکن میں نے تو پرسوں اطلاع بھجوائی تھی۔" ٹالابو آحیرت سے بولی۔

"آس پاس کے دوسرے جزائر میں خبر مشہور ہو چکی ہے۔!"

"خوب....! تو کل رات اسی وجہ سے حملہ ہوا تھا۔!"

"حملہ ہوا تھا....!" ان سب نے بیک وقت حیرت ظاہر کی۔!

"ہاں.... تین حملہ آور تھے۔ لیکن پرنس نے تینوں کو بے بس کر دیا.... وہ ہماری قید میں ہیں۔!" ٹالابو آچہک کر بولی۔

"کس نے حملہ کرایا تھا....؟" ان میں سے ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ابے اگلنے پر تیار نہیں۔!"

"ہم اگلوالیں گے....!"

جوزف نے اس شخص کو گھور کر دیکھا اور وہ نظریں چرانے لگا۔!

"نہیں یہاں اس کی ضرورت نہیں تھی۔ انہیں ساتھ لے چلو۔" ٹالابو آبولی۔ "اور اس کے لئے رات ہی کا سفر مناسب ہو گا۔!"

جوزف خاموشی سے سب کچھ سنتا رہا۔ اُس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ کسی بات میں دخل اندازی رے۔ ورنہ سامنے کی بات تھی کہ جن لوگوں کے تین آدمی کئی گھنٹوں سے غائب ہوں کیا انہیں ن کے سلسلے میں تشویش نہ ہو گی اور کیا وہ اس تاک میں نہ ہوں گے کہ انہیں ڈھونڈ نکالیں ظاہر فاکہ جہاں وہ بھیجے گئے ہوں گے وہیں سے اُن کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہو سکیں گی۔



"ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔" لوئیسا نے ظفر کو اطلاع دی۔

"تو پھر ہم کیا کریں۔!" ظفر جھنجھلا کر بولا۔

"محتاط رہو۔!"

"نصیحت کا شکریہ۔!" ظفر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

جیمسن ہنس پڑا۔ اور بولا۔ "اگر تم نے یہ اطلاع مجھے دی ہوتی تو بڑے پیار سے پیش آتا۔!"

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔" وہ مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"کیا فیصلہ کر لیا....؟"

"میں صرف تم سے محبت کرتی ہوں.... تمہاری ڈاڑھی انسانیت کا کھیت ہے۔!"

"دوسرا جملہ خطرناک ہے....!"

"کیوں....؟"

"ہو سکتا ہے کچھ دنوں کے بعد کہہ بیٹھو کہ فصل پک کر تیار ہو گئی ہے، اب کھیت کٹنا چاہئے۔!"

"نہیں....! ڈرو مت.... ڈاڑھی سمیت تمہیں چاہتی ہوں۔!"

ٹھیک اُسی وقت ایک طویل قامت آدمی رودانو کے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ اور لوئیسا آہستہ سے بولی۔ "مجھے اسی پر شبہ ہے۔!"

ناشتہ انہوں نے ڈائننگ ہال میں کیا تھا اور اس کے بعد سے یہیں پر بیٹھے رہے تھے۔!

اس وقت یہاں قیام کرنے والوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔!

"کیا یہ یہیں مقیم ہے۔!" ظفر نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں مقیم نہیں ہے۔! پچھلی رات جب ہم مون تیسا میں اندھی لڑکی کا گیت سن رہے تھے یہ ہمارے قریب ہی موجود تھا۔ ہو سکتا ہے ڈیڈلی فراگ کا آدمی ہو۔!"

"وہ خود تو پھر دکھائی نہیں دیا۔!"

"ایک طاقت ور گروہ کا سرغنہ ہے، اُسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ سڑکوں پر مارا مارا پھرے، اُس کے آدمی ہی کافی ہیں۔!"

"خیر.... خیر.... ہمیں انجان ہی بنے رہنا چاہئے۔" ظفر سر ہلا کر بولا۔

"میری دانست میں بھی یہی مناسب ہے۔! لیکن غافل نہ ہو جانا چاہئے۔!"

لمبا آدمی کاؤنٹر کے قریب کھڑی ہوئی لڑکی سے سگریٹ خریدنے لگا تھا۔

"سوال تو یہ ہے کہ آخر پرنس کی مخالفت کیوں....؟"

"میں تفصیل سے نہیں جانتی....! لیکن نہ تو کوئی اُس کے تخت کا دعوے دار ہے اور نہ بنکاٹا ہی میں اُس کی مخالفت ہے۔!"

"تو یہ مخالفت باہر کی ہے۔!"

"ایسے حالات میں یہی کہا جاسکتا ہے۔!"

"لیکن باہر کے آدمی کو اس سے کیا سروکار۔!"

"میں کہہ چکی ہوں کہ تفصیل کا مجھے علم نہیں۔!"

"تمہاری کیا پوزیشن ہے....؟"

"بنکاٹا کے شاہی خاندان سے ہمدردی ہے۔ کیوں کہ میرا باپ شاہ بنکاٹا کا پرسنل سیکرٹری رہ چکا ہے....!"

"بنکاٹا میں تمہارے علاوہ اور بھی سفید فام خوبصورت لڑکیاں ہوں گی۔!" جیمسن نے پوچھا۔

"قطعی نہیں....! میرے علاوہ ایک بھی ایسی لڑکی تمہیں وہاں نصیب نہیں ہوگی۔"

"پھر آپ کا کیا ہوگا... یور ہائی نس....!" جیمسن نے ظفر سے پوچھا۔

"میں صبر کرلوں گا....!" ظفر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

لمبا آدمی سگریٹ خرید کر باہر جاچکا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس چکر میں ہے۔!" ظفر اٹھتا ہوا بولا۔

"بیٹھ جاؤ....! میں اس کا مشورہ نہیں دے سکتی۔!"

"اوہو.... تو کیا تم ہم پر حکم چلاؤ گی۔" ظفر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اے میرے پیارے کے ساتھی!" وہ ہنس کر بولی "تم مینڈولن بہت اچھا بجاتے ہو.... جاؤ اپنے کمرے سے مینڈولین اٹھالاؤ.... میں گانا چاہتی ہوں۔!"

"معقول مشورہ ہے۔!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "ہمیں یہی سوچنا چاہئے کہ ہم یہاں صرف عیش کرنے آئے ہیں۔!"

ظفر رہائشی کمروں کی طرف چلا گیا۔

"اُوہ....! تو کیا واقعی ہز ہائی نس مینڈولین لینے گئے ہیں۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"موڈ تو ایسا نہیں لگ رہا تھا۔" لوئیسا نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم اس کی بڑی عزت کرتے ہو۔ کیا حقیقتاً کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔"

"تمہیں اس میں شبہ نہ ہونا چاہئے۔ ہمارے یہاں ہر تیسرا آدمی کوئی نہ کوئی مخصوص زادہ

ہے۔ شہزادہ سے لے کر فقیر زادہ تک۔۔۔ ہر نام کے ساتھ زادگی کا دم چھلا ضروری ہے۔!"

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔!"

"پکا حرام زادہ۔!"

"یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔!؟"

"بہت اونچا ہوتا ہے۔۔۔۔ اس کے بارے میں اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ ہے کیا چیز۔۔۔۔!"

"واقعی ایسے ہی معلوم ہوتے ہو۔!"

لمبا آدمی پھر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔ لیکن اس بار تنہا نہیں تھا۔ اُس کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ ان کے جسموں پر کسی مخصوص محکمے کی وردیاں تھیں۔!

"اُوہو۔۔۔۔ کسٹمز کے لوگ ہیں۔" لوئیسا بڑبڑائی۔

وہ سیدھے انہی کے پاس آئے تھے۔

"آپ کے کاغذات۔" ان میں سے ایک نے جیمسن کو مخاطب کیا۔

"ضرور۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔!" جیمسن اٹھتا ہوا بولا۔ "لیکن پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہم یہاں کے لئے بالکل اجنبی تو نہیں ہیں۔!"

"حالات بدلتے رہتے ہیں موسیو۔۔۔۔!"

لوئیسا اور جیمسن رہائشی کمرے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ لمبا آدمی ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"ٹھہریئے۔" وہ دونوں رک کر مڑے۔

"آپ کا پورا سامان آپ کے پاس موجود ہے نا۔" اُس نے سوال کیا۔

"ہاں۔۔۔۔ ہاں، کیوں نہیں۔!" جیمسن بولا۔

"شاید آپ بھول رہے ہیں، آپ کا ایک سوٹ کیس کسٹم پوسٹ پر موجود ہے۔"

"کسی اور کا ہوگا۔۔۔۔!"

"کیا آپ کے سامان پر نشانات موجود ہیں۔!"

"ہم ذرا انہیں چیک کریں گے۔" لمبے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔" لوئیسا نے جیمسن سے کہا۔ "میں اور ظفر سامان یہیں اٹھا لاتے ہیں۔!"

"نہیں تکلیف نہ کیجئے ہم خود کمروں تک چلتے ہیں۔" لمبے آدمی نے نرم لہجے میں کہا۔

"جی نہیں شکریہ.....!سامان یہیں آئے گا۔"لوئیسا تلخ لہجے میں بولی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔ لمبے آدمی نے اپنے باوردی ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔"کیاان محترمہ کارویہ درست تھا۔!"

وہ کچھ نہ بولے.... تھوڑی دیر بعد صرف ظفر دکھائی دیا جس نے دو بڑے بڑے سوٹ کیس اٹھا رکھے تھے۔ ان کے قریب پہنچ کر دونوں سوٹ کیس فرش پر رکھ دیئے اور دوبارہ واپسی کے لئے مڑا۔

"ذرا ٹھہریئے۔!" لمبے آدمی نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔"وہ محترمہ کہاں ہیں....!"

"کیوں....؟"ظفر نے جارحانہ انداز میں سوال کیا۔

"اُن کا سامان....!"

"وہ بھی لارہا ہوں....ایسی پھول سی لڑکی کم از کم میری موجودگی میں وزن نہیں اٹھا سکتی۔"

"اُن کی موجودگی ضروری ہے....!"

"اپنے کمرے میں موجود ہے۔!"

"اُن سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔!"

"تشریف لے جایئے کمرہ نمبر سترہ....!"

لمبا آدمی اپنے ساتھ ایک باوردی آدمی کو لے گیا تھا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہا"آخر قصہ کیا ہے۔"جیمسن نے اُسے مخاطب کیا۔

"میں نہیں جانتا....!"اُس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بار تاہیتی جہنم بن گیا ہے یور ہائی نس....!"جیمسن ظفر کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہمیشہ حالات یکساں نہیں رہتے.... مجھے خود بھی حیرت ہے۔!لڑکیوں سے لفٹ نہیں مل رہی۔" ظفر کا جواب تھا۔ اس بار باوردی آدمی نے اُسے بڑی نفرت سے گھورا۔ پھر شاید ذہنی طور پر تھوکا بھی ہو۔ چہرے سے تو یہی مترشح ہو رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس آگئے لیکن ان کے تیور اچھے نہیں تھے۔"کمرہ نمبر سترہ خالی ہے۔"لمبا آدمی غرایا۔

"نہیں....!" ظفر تحیر آمیز انداز میں چونک پڑا تھا۔ جیمسن اس رویئے میں بناوٹ کا شائبہ بھی محسوس نہ کر سکا۔

"بتاؤ.... وہ کہاں گئی....؟" لمبے آدمی کا لہجہ اس بار بہت بُرا تھا۔ دونوں اپنی توہین محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے۔

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔" ظفر نے بھی لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو تم لوگ....! کیوں کہ زیرِ حراست ہو۔!"

"کیا مطلب....؟" جیمسن آگے بڑھ کر بولا۔

"تم اپنا سوٹ کیس وہیں چھوڑ کر آئے تھے جس میں غیر قانونی اشیاء تھیں۔"

"یہ جھوٹا الزام ہے۔!"

"اپنا سامان اٹھاؤ اور چلو ہمارے ساتھ.... وہ تو عقبی دروازے سے فرار ہو گئی۔!"

"کیا سچ مچ فرار ہو گئی۔" جیمسن نے سوال کیا۔

لیکن ان میں سے کسی کے بولنے سے قبل ہی ظفر نے کہا۔ "اگر فرار ہو گئی تو پھر وہ قابلِ اعتراض سوٹ کیس اُسی کا ہو گا۔!"

"کیا مطلب....؟"

"تین چار دن قبل ہماری ملاقات نیوزی لینڈ میں ہوئی تھی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ حقیقتاً کون ہے۔!"

"ہم کچھ نہیں جانتے.... تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ ہمارے آفیسر کے سامنے جواب دہی کر لینا۔!"

"ہم ضرور چلیں گے۔ لیکن تم نے اس سلسلے میں ضابطے کی کارروائیاں مکمل کر لی ہیں۔!"

"کیسی کارروائیاں....؟"

"ہوٹل میں ہمارے ناموں کے ساتھ لکھو گے کہ تم کون ہو، اور ہمیں کہاں لے جا رہے ہو۔!"

"ہم یہ سب کچھ کر لیں گے، تمہیں اپنے سامان سمیت ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔!"

ظفر نے جیمسن کی طرف دیکھا، وہ مسکرا رہا تھا۔ "کیا حرج ہے یور ہائی نس ہم یہاں تفریح ہی کے لئے تو آئے ہیں۔!"

پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر ان کا سامان جیپ میں رکھ دیا گیا۔ ظفر الملک نے ضابطے کی کارروائی پر نظر رکھی تھی۔

جیپ چل پڑی، ظفر اور جیمسن اس طرح بٹھائے گئے تھے کہ وہ لوگ اُن پر چھائے رہ سکیں۔

"کیا آپ کو علم تھا کہ وہ غائب ہو جائے گی۔" جیمسن نے ظفر سے اردو میں سوال کیا۔!

"ہرگز نہیں....! مجھے بھی اس اطلاع پر اتنی ہی حیرت ہے جتنی تمہیں ہو سکتی ہے۔"

"پتا نہیں کیا چکر ہے، کہیں دیارِ غیر میں بھیک ہی نہ مانگنی پڑے۔ آپ کے پرس کی کیا پوزیشن ہے یور ہائی نس....!"

"کم از کم ایک ہفتہ بے فکری سے گزر جائے گا۔!"

گاڑی ساحل کے قریب سے گزرنے والی طویل سڑک پر نکل آئی اور جیمسن چونک کر بولا۔

"ہم ایئر پورٹ کی طرف تو نہیں جا رہے۔!"

"خاموش بیٹھے رہو۔" ایک باوردی آدمی نے گرج کر کہا۔ ساتھ ہی اُس کا ریوالور بھی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔

"ہوں تو یہ بات ہے۔" ظفر نے طویل سانس لی۔



لوئیسا اپنا چھوٹا سا سوٹ کیس اٹھائے اس عقبی دروازے سے نکل گئی تھی جو کچن کی ضرورت کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

تیز رفتاری سے اُس نے کئی گلیاں طے کیں اور بازار میں جا پہنچی جہاں چاروں طرف چینی تاجروں کی دکانیں تھیں۔!

بہت احتیاط سے گرد و پیش کا جائزہ لے کر ایک شوروم میں داخل ہو گئی۔ یہاں تاڑ کے پتوں کی بنائی سے تشکیل دی ہوئی مصنوعات کا کاروبار ہوتا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے بوڑھے آدمی نے اُسے دیکھ کر سر کو جنبش دی اور اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔!

"وہ کہاں ہے....؟" لوئیسا نے اُس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے پوچھا۔

"اُس نے تو مجھے پاگل بنا کر رکھ دیا ہے.... مادام....!" بوڑھے چینی نے مغموم لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا....؟"

"سمجھ میں نہیں آتا کس طرح بتاؤں۔!"

"میں نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔!"

"اُس کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔!"

"وہ ہے کہاں....؟"

"ابھی ذرا دیر پہلے آیا تھا اور آپ کے لئے یہ لفافہ دے کر چلا گیا ہے۔!"

اُس نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک لفافہ نکال کر لوئیسا کی طرف بڑھا دیا۔

لوئیسا نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لفافہ چاک کیا.... اس کے لئے پیغام تھا۔ "تم نے اُن دونوں کے ساتھ نہ جا کر غلطی کی ہے، پہلے اُن لوگوں کو صرف شبہ تھا.... اب یقین ہو جائے گا۔ بہر حال اب تمہارے لئے یہی مناسب ہوگا کہ پرنس کے پاس پہنچ جاؤ.... اس کے لئے تمہیں میری واپسی تک یہیں انتظار کرنا پڑے گا۔"

پرچے کو دوبارہ لفافے میں رکھتے ہوئے اُس نے طویل سانس لی اور بوڑھے سے بولی "میں یہیں رہ کر اس کا انتظار کروں گی۔!"

بوڑھے نے کاؤنٹر کے مقابل والے دروازے کی طرف اشارہ کیا.... اور وہ اندر چلی آئی۔

کمرہ عمدہ قسم کی فرنیچر سے آراستہ تھا۔ مختلف جگہوں پر تازہ پھولوں سے سجائے ہوئے گلدان رکھے ہوئے تھے۔! شاید انہی پھولوں کی ملی جلی خوشبو سے کمرے کی فضا مہک اٹھی تھی۔

وہ ایک آرام کرسی پر نیم دراز ہو گئی۔ اُس کی آنکھوں سے شدید ترین پریشانی جھلک رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد بوڑھا کسی مشروب کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

"شکریہ۔! میں خواہش نہیں محسوس کر رہی۔!" لوئیسا بولی۔

بوڑھے نے ٹرے میز پر رکھ دی اور فلاسک سے گلاس میں اپنے لئے مشروب انڈیلنے لگا۔ مشروب کی ایک چسکی لے کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "وہ آدمی تو بالکل احمق معلوم ہوتا ہے مادام....!"

"اس کے باوجود بھی ہم سب اُسی کے چارج میں دیئے گئے ہیں۔!"

"پچھلی رات مجھ سے کہہ رہا تھا کہ کنگ چانگ تو اس بطخ کو کہتے ہیں جس نے انڈے دینا بند کر دیئے ہوں۔!"

"اُس نے مزاحاً کہا ہوگا۔!" لوئیسا مسکرائی۔ "چھیڑ چھاڑ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا.... میں نے اُس کے ٹائپ کا اندازہ کر لیا ہے۔!"

"سنگ چانگ ہنسی کھیل نہیں ہے.... آپ بھی جانتی ہیں۔!"

"ہاں میں جانتی ہوں.... خیر.... اس پر پھر بات کریں گے.... زہریلے مینڈک کے بارے میں کچھ معلوم ہوا....؟"

"میرے آدمیوں نے اُسے ابھی تک یہاں نہیں دیکھا۔!"

"ہوں....!" لوئیسا کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ لیکن بوڑھا ٹٹولنے والی نظروں سے اُسے دیکھے جارہا تھا۔!

تھوڑی دیر بعد اُس نے پوچھا۔ "کیا آپ یہاں ٹھہریں گی....؟"

"میں اُس کا انتظار کروں گی۔!"

ٹھیک اُسی وقت کسی نے دروازے پر ٹھوکر ماری اور اندر گھستا چلا آیا۔ بوڑھے کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ گیا۔

خوفناک صورت والا "زہریلا مینڈک" اُن کے سامنے کھڑا تھا۔ اور اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

لوئیسا جس حال میں تھی اُسی طرح پڑی رہ گئی۔ بوڑھے کا منہ کھل گیا۔

"شاید ابھی یہاں میرا ہی ذکر ہو رہا تھا۔" مسکراہٹ ڈراؤنی آواز میں تبدیل ہو گئی۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ ڈیڈلی فراگ نے لوئیسا کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔ "تم میرے ساتھ چلو گی۔ ان جزائر پر میری آنکھیں مسلط ہیں.... مجھ سے کوئی بھی نہیں چھپ سکتا....!"

لوئیسا کسی سحر زدہ کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی۔!



سفر کا اختتام ایک ساحلی عمارت کے قریب ہوا۔ یہاں دور، دور تک کسی دوسری عمارت کا وجود نہیں تھا۔

"اُترو....!" لمبے آدمی نے ظفر اور جیمسن کو مخاطب کیا۔

"ہیڈ آفس شہر سے بہت دور ہے۔!" جیمسن سوٹ کیس سنبھال کر گاڑی سے اترتا ہوا بولا۔

لمبا آدمی اُسے صرف گھور کر رہ گیا۔ وہ دونوں عمارت کے اندر لائے گئے۔

"یہ تو رہائشی عمارت معلوم ہوتی ہے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔

"ہم پھنس گئے ہیں اُس نامعقول عورت کی وجہ سے۔!"

"پلیز.... یور ہائی نس.... یہ بات طے پاچکی ہے کہ وہ صرف مجھے چاہتی ہے۔!" جیمسن نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

دفعتاً لمبا آدمی ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "تم فرنچ کے علاوہ اور کسی زبان میں گفتگو نہیں کرو گے۔!"

"اپنی زبان میں گانا بھی نہیں گا سکتے۔" جیمسن نے بھول پن سے پوچھا۔

"زبان بند رکھو....!" دھمکی دی گئی۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہماری چیکنگ میں کتنی دیر لگے گی.... اور کیا تم ہمیں اپنی ہی گاڑی میں شہر پہنچاؤ گے یا ہمیں پندرہ بیس میل پیدل طے کرنے پڑیں گے۔!"

"ہم کچھ نہیں جانتے....! باس ہی بتائے گا۔!"

"باس کتنی دیر میں بتائے گا۔!"

"میں کہتا ہوں زبان بند رکھو....!"

جیمسن کی نظر دروازے کی طرف اٹھ گئی جہاں ایک آدمی اسٹین گن سنبھالے کسی بھی ہنگامی حالت کے لئے تیار کھڑا تھا۔

"بڑی عجیب بات ہے....!" اس نے لمبے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا مطلب....؟"

"کیا ہم دونوں اتنے ہی خطرناک نظر آتے ہیں کہ اسٹین گن سے کور کئے رکھے جائیں۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ کچھ نہیں جانتا، سب باس ہی بتائے گا۔!"

خدا کے لئے اُسے جلدی بلواؤ، ورنہ ہمارے دل ڈوب جائیں گے۔ ہم صرف گیٹار اور مینڈولین کے عادی ہیں.... اسٹین گن خدا کی پناہ۔!"

"تم میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔!"

"یہی خیال میرا تمہارے متعلق ہے۔" جیمسن تڑ سے بولا۔ "یقین کرو ہمارے پاس کوئی تیسرا سوٹ کیس نہیں تھا۔!"

"پھر اُس عورت کا کیا ہو گا جو فرار ہو گئی ہے۔!"

"وہ عورت بھی ہماری نہیں تھی۔ پتا نہیں کس کی بلا گلے پڑ گئی تھی۔ اچھا تم ہی بتاؤ.... اگر کوئی اتنی خوبصورت لڑکی تم سے دوستی کی خواہش مند ہو تو کیا تم انکار کر دو گے....؟"

"عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ عورت کی طرف سے بڑھا ہوا دوستی کا ہاتھ نظر انداز کر دیا جائے۔!"

"خدا کرے میں اس دن زندہ نہ رہوں جب مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو۔!" ظفر بولا۔

"بس تو پھر خمیازہ بھگتنے کی لئے تیار رہو۔!"

"کیا اسمگلنگ کا چکر ہے....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا...!" وہ سر جھٹک کر بولا۔ ہم سے جو کچھ کہا جاتا ہے، کرتے ہیں اور بس۔!"

ظفر نے جیمسن کو خاموشی اختیار کرنے کا اشارہ کیا۔

ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن "باس" کی شکل نہ دکھائی دی۔ لمبا آدمی اب بھی وہیں موجود تھا اور دروازے پر اسٹین گن بھی بدستور نظر آرہی تھی۔

ظفر نے اکتائے ہوئے انداز میں جماہی لے کر گھڑی دیکھی اور لمبے آدمی کو مخاطب کر کے بولا۔ "اب تو بھوک لگ رہی ہے.... دوست....!"

"باس کی آمد سے قبل تم مر بھی نہیں سکو گے۔" جیمسن نے لمبے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا بکواس ہے....!"

"مجھے یہی نہ سمجھو....! میں یوگی ہوں....! تمہاری پیشانی کی لکیروں میں تمہاری موت کا وقت پڑھ سکتا ہوں، جواب زیادہ دور نہیں ہے۔!"

"کیا مطلب....؟" وہ اُسے غور سے دیکھتا ہوا اضطراری طور پر اٹھ گیا۔

"بیوقوف آدمی۔!" ظفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم ایک بے یقین آدمی پر اپنی صلاحیت کیوں ضائع کر رہے ہو۔!"

"مجھے افسوس ہے، لیکن کیا کروں سچی باتیں کہنی ہی پڑتی ہیں، خواہ اُن پر یقین نہ کیا جائے۔!"

لمبا آدمی اُن کے قریب آکھڑا ہوا۔ اُس کے چہرے پر تذبذب کے آثار تھے۔

"کک.... کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔!" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ اُس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"ہاں یہ سچ کہہ رہا ہے۔!" ظفر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "ہندوستانی یوگیوں کا شاگرد رہ

چکا ہے۔!"

"مم.... میرا باس کبھی کبھی اپنے ملازموں کو بے وجہ بھی مار ڈالتا ہے۔!"

"خوب....! تو ہم وہاں نہیں لائے گئے جہاں کے لئے کہا گیا تھا۔!"

"ہرگز نہیں....! ہم ڈیڈلی فراگ کے آدمی ہیں۔!"

"اوہ.... لیکن اُس بدمعاش کو ہم سے کیا سروکار۔ وہ تو یہاں کا بدنام ترین آدمی ہے۔!"

"آہستہ بولو....!" وہ مسلح آدمی کی طرف کنکھیوں سے دیکھتا ہوا خوف زدہ لہجے میں بولا۔ "اپنی باتیں وہ خود ہی جانے، ہم میں سے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔!"

ٹھیک اُسی وقت باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی اور وہ دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ لوئیسا کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ ظفر اور جیمسن کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور پھر آگے بڑھتی چلی آئی۔

اس کے پیچھے وہی خوف ناک صورت والا آدمی تھا جسے وہ ہوائی جہاز پر دیکھ چکے تھے۔

"اوہ.... خوب صورت بلا.... تم نے ہمیں کس مصیبت میں پھنسا دیا۔" جیمسن ڈیڈلی فراگ کی طرف توجہ دیئے بغیر لوئیسا سے بولا۔

"میں نہیں جانتی....! کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے....؟"

"میں جانتا ہوں....؟" فراگ غرایا۔

"آپ کی تعریف....!" جیمسن نے مضحکہ اُڑانے کے سے انداز میں سوال کیا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔" فراگ اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"اگر کوئی سوٹ کیس ہوگا تو اس عورت کا ہوگا۔" ظفر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "ایک ہفتہ قبل ہم اس کی صورت سے بھی ناآشنا تھے، آکلینڈ میں خود ہی ہماری دوست بن بیٹھی تھی۔"

"تم بکواس کر رہے ہو....!" فراگ بولا۔

"دیکھو دوست....! میں بے تکلفی پسند نہیں کرتا....!"

"تھوڑی دیر بعد تم پسند کرو گے۔" فراگ نے سرد لہجے میں کہا۔ پھر وہ مسلح آدمی کی طرف مڑا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔!" اُس نے گرج کر پوچھا۔

مسلح آدمی نے خاموشی سے لمبے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

"دونوں یہاں سے چلے جاؤ۔"

وہ احتراماً جھکے تھے اور باہر چلے گئے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔!" فراگ نے ان تینوں کو مخاطب کیا۔

جیمسن اور ظفر بیٹھ گئے لیکن لوئیسا کھڑی رہی....!

"میں نے تم سے بھی کہا تھا....!" وہ لوئیسا کو گھورتا ہوا بولا۔

"اگر یہاں کچھ دیر ٹھہرنے کا ارادہ ہوتا تو ضرور بیٹھ جاتی۔" لوئیسا نے خلافِ توقع سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب....!"

"میں صرف یہ دیکھنے چلی آئی ہوں کہ تم کتنے پانی میں ہو۔!"

"شاید تم میری قوت سے واقف نہیں ہو....؟"

"ڈیڈلی فراگ خاصی مشہور شخصیت ہے....!" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

"دونوں ہی خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔

"اے.... تم خاموش رہو....!" فراگ غرایا۔

"کام کی بات کرو، تم یہاں مجھے کیوں لائے ہو....؟"

"کیا تم یہاں سے زندہ واپس جاسکو گی....!"

"یہ بھی غیر ضروری بات ہے جلدی سے مدعا بیان کرو میرے پاس وقت کم ہے۔!"

ظفر نے فراگ کی آنکھوں میں حیرت کے آثار دیکھے۔اور پھر سنبھل کر بولا "تم لوگوں نے یہ ہربنڈا کہاں سے پکڑا ہے۔!"

"ادب ملحوظ رہے.... ہز ہائی نس ہربنڈا کہو....!"

فراگ زہریلا سا قہقہہ لگا کر بولا۔ "تم لوگ والی بنکاٹا کے خلاف سازش کررہے ہو۔ ہربنڈا تو کب کا مر کھپ چکا ہے....!"

"وہم ہے تمہارا۔!"

"کنگ چانگ جاننا چاہتا ہے کہ یہ ہربنڈا حقیقتاً کون ہے۔!"

"اوہو.... تو آج کل تم کنگ چانگ کی غلامی کرر ہے ہو۔!"

"لڑکی....!" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ دیواریں جھنجھنا اٹھیں۔!

"میرا لہجہ سریلا ہی رہے گا۔!" لوئیسا پھر ہنس پڑی۔

"کمال ہے....!" جیمسن اردو میں بڑبڑایا۔ "ایسی ہی تیس مار خاں ہے تو بھاگ کیوں نہ گئی تھی۔!"

"خاموش بیٹھے رہو....!" ظفر آہستہ سے بولا۔

اچانک عمارت کے ہی کسی حصے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ زمین ہل گئی کھڑکیوں کے شیشے چھنچھناتے ہوئے فرش پر آرہے اور یہ چاروں منہ کے بل گرے تھے۔!

کئی سیکنڈ تک گم سم پڑے رہے۔ پھر انہوں نے شور سنا۔

"یہ کیا ہوا.... یہ کیا ہو رہا ہے....؟" فراگ کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ وہ فرش سے اٹھنے کی کوشش کرر ہا تھا۔!

گہرے دھوئیں کا ایک ریلا کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"بھاگو....!" فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں چیخا اور ناک دبائے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

پھیپھڑوں کو دھوئیں سے بچائے رکھنے کے لئے انہوں نے بھی سانس روکی تھی اور باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔ فی الحال ان کے ذہنوں سے فرار کا خیال بھی محو ہو کر رہ گیا تھا۔

فراگ حلق پھاڑ پھاڑ کر اپنے آدمیوں پر برس رہا تھا لیکن ان ساتوں میں سے کوئی بھی دھماکے کی وجہ نہ بتا سکا۔

لمبا آدمی جیمسن کے قریب کھڑا تھا۔ اس نے خوف زدہ سی آواز میں ڈیڈلی فراگ سے کہا۔

"ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے دھماکہ ہو سکتا۔!"

"تو پھر کیا یہ آسمانی دھماکہ تھا۔" وہ مکا تان کر اُس کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

لیکن پھر عجیب طرح کی آواز اس کے حلق سے نکلی اور وہ کسی جڑ سے اکھڑے ہوئے تناور درخت کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

اس کے ساتوں آدمی بوکھلا کر اس طرف بڑھے.... ان میں سے بھی ایک نے سسکی لی اور اپنے باس ہی کی طرح گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئے تھے کہ تیسرا

گرا۔ پھر یکے بعد دیگرے گرتے ہی چلے گئے۔

"بھاگو.....!" لوئیسا چیخی..... اور سڑک کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ ظفر اور جیمسن اس کی تقلید کر رہے تھے۔

دفعتاً کسی جانب سے آواز آئی۔ "ارے سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہو۔!"

جیمسن اس طرح رک گیا جیسے "چابی" ختم ہو گئی ہو، ظفر بھی رکا۔

"نہیں..... ناممکن.....!" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔ یہ کس کی آواز تھی لوئیسا بھی پلٹ پڑی۔

"کیا بات ہے.....؟"

"کسی نے ہماری زبان میں مخاطب کیا تھا۔" جیمسن بولا۔

"آواز میں نے بھی سنی تھی۔!"

"سوٹ کیس تو لیتے جاؤ۔" آواز پھر آئی اور اس بار انہوں نے سمت کا تعین کر لیا۔

"خدا کی قسم.....!" جیمسن چہکا۔ "ہز میجسٹی کے علاوہ اور کسی کی آواز نہیں ہو سکتی.....!"

"اُس کے بعد وہ آواز کی سمت بے تحاشا دوڑتا چلا گیا۔ پھر ان دونوں کو بھی اس کا ساتھ دینا پڑا۔ پھول دار جھاڑیوں کے درمیان ایک چہرہ ابھر رہا تھا۔ جیمسن تعظیماً جھکتا چلا گیا۔

"آپ.....!" ظفر کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔!

"جی ہاں.....!" جواب ملا۔ "آپ جیسے کنواروں کو کسی نامحرم عورت کے حوالے کر دینے کے بعد وہیں تو بیٹھا نہیں رہ سکتا تھا۔"

"اُوہ..... تو یہ تم تھے.....!" لوئیسا بولی۔

"میں نہ ہوتا تو تم کہاں ہوتیں۔!" عمران نے کہا اور جھاڑیوں سے باہر آ گیا..... اُس کے ہاتھ میں ایک عجیب وضع کی ایک چھوٹی سی رائفل تھی۔

جیمسن چٹکیوں سے تال دیتا ہوا عمران کے گرد ٹوئیسٹ کرنے لگا۔

"ابے ہوش مندو..... تم بھاگے کہاں جا رہے تھے۔" عمران نے اُردو میں کہا۔

"پھر کیا کرتے.....!" ظفر بولا۔

"واپس چلو..... وہاں ان آٹھ آدمیوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔!"

وہ پھر پلٹے اور انہوں نے عمران کو اپنی اپنی بپتا سنانی شروع کر دی اس عمارت میں جو گزری وہ سنائی۔

"تو یہ ڈیڈلی فراگ کام کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اتنا کام کا کہ کنگ چانگ کا سراغ اسی کے توسط سے مل سکے گا۔" لوئیسا بولی

"آخر آپ نے اتنی رازداری سے کام کیوں لیا تھا۔" ظفر پوچھ بیٹھا۔

"تم سے الگ رہ کر حالات کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔!"

"وہ حالات کیا ہیں....؟"

"تفصیل میں جانے کا موقع نہیں....! فی الحال جو کچھ کہا جائے کرتے جاؤ۔!"

"ہز ہائی نس پر پچھلی رات حملہ ہوا تھا۔" لوئیسا بولی۔

"مجھے علم ہے....!"

"اس کے باوجود تم نے ان تینوں کے رحم و کرم پر انہیں چھوڑ دیا تھا۔"

"تم پرنس کو کیا سمجھ رہی ہو۔! وہ اس وقت مداخلت پسند فرماتے ہیں جب کمزور پڑ رہے ہوں.... جب میں نے دیکھا وہ تنہا اُن پر بھاری پڑ رہے ہیں۔ تو دور رہا لیکن یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ان تینوں کی کسی نے بھی خبر نہ لی.... اس وقت اگر تم لوگ نہ چھیڑے جاتے تو اُن کے اس ٹھکانے کا پتا نہ چلتا۔!"

عمارت کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ آٹھوں اب تک وہیں پڑے تھے۔

"لیکن یہ لوگ بیہوش کیسے ہوئے....؟" لوئیسا عمران کو گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ میری ڈارٹ گن کا کمال ہے۔" وہ اپنی رائفل دکھاتا ہوا بولا۔

"اوہو.... تو یہ بیہوش کر دینے والی سوئیوں کا شکار ہوئے ہیں۔!"

"میرے پاس ایسی سوئیاں بھی ہیں جو موت کی نیند سلا دیتی ہیں، ارے تم دونوں کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو.... اٹھا لاؤ اپنے سوٹ کیس۔!"

ظفر اور جیمسن اندر آئے.... دھواں غائب تھا۔ انہوں نے سوٹ کیس اٹھائے اور باہر آگئے۔ لیکن اب عمران وہاں نہیں تھا صرف لوئیسا دکھائی دی جو بیہوش آدمیوں کی طرف ریوالور اٹھائے کھڑی تھی۔

"ہز میجسٹی کہاں گئے....؟" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ہز میجسٹی....! کیا مطلب....؟"

"مطلب نہ پوچھو.... میری بات کا جواب دو....!"

"اپنی گاڑی لینے گیا ہے....!"

"اور یہ ریوالور کہاں سے ہاتھ لگا۔!"

"انہی میں سے ایک کا ہے....!" لوئیسا نے بیہوش آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

جیمسن اُسے تھوڑی دیر تک خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔ "تو تم اسی لئے شیرنی ہو رہی تھیں۔!"

"میں نہیں سمجھی، تم کیا کہنا چاہتے ہو....!"

"تمہیں علم تھا کہ ہز میجسٹی آس پاس ہی موجود ہیں۔!"

"اس حد تک بھی مطمئن نہیں تھی، اس نے کمال کر دیا.... میں اُسے اتنا تیز ہرگز نہیں سمجھتی تھی۔!"

"بس، بس زیادہ تعریف نہیں۔!" جیمسن ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کہیں تم اپنے فیصلے میں تبدیلی نہ کر دو....!"

وہ بُرا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔!

"دیکھو.... دیکھو.... تم ابھی سے....!"

"خاموش رہو....! میں تمہیں بزدل اور نکما نہیں سمجھتی تھی۔!"

"کیا مطلب....؟"

"سوٹ کیس چھوڑ کر بھاگے جا رہے تھے۔!"

"تم نے کہا تھا۔!"

"ایسے مرد مجھے پسند نہیں جو عورتوں کے مشورے کے محتاج رہتے ہیں۔!"

"میں عورتوں کو اتنا حقیر نہیں سمجھتا....! ڈاڑھی نہ ہوتی تو خود بھی عورت ہی ہوتا۔!"

اتنے میں کسی گاڑی کی آواز سنائی دی۔

"اب اپنی محبت کی بات نہ کرنا۔" لوئیسا آہستہ سے بولی۔

"اُوہو.... تو کیا ہز میجسٹی کو بھی پہلے ہی سے جھانسہ دے رکھا ہے۔!"

"چپ.... چپ....!"

ایک بڑی سی ویناُن کے قریب آ کر رکی۔

عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا ہوا بولا۔"زہریلے مینڈک کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا ہے۔!"

"کہاں لے جاؤ گے....؟" لوئیسا نے حیرت سے کہا۔

"کہیں بھی۔" عمران نے جواب دیا۔

"نہیں.... یہ خطرناک ہو گا۔!"

"پھر تم کیا چاہتی ہو۔!"

"اسے یہیں چھوڑ جاؤ۔اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ان معاملات میں کنگ چانگ کا ہاتھ ہے۔"

"تو تم صرف تصدیق کرنا چاہتی تھیں۔!"

"ہاں....!"

"اچھی بات ہے تصدیق تمہاری اور مینڈک میرا۔ میں اسے تل کر کھاؤں گا چلو نالائقو! منہ کیا دیکھ رہے ہو.... اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالو۔!"

"میں کہتی ہوں یہ مناسب نہ ہو گا۔!"

"آخر کیوں....!"

"تاہیتی پوپاؤں کے لئے جہنم بن جائے گا۔!"

"پوپاؤں.... کیا مطلب....!" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"مقامی لوگ سفید فام آدمی کو پوپا آ کہتے ہیں۔!"

"اُوہ.... تو تم پوپا آ ہو...." عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو....! سمجھنے کی کوشش کرو،اگر غائب ہو گیا تو جگہ جگہ سفید فاموں کی لاشیں پائی جائیں گی۔ میں اس کے آدمیوں کی نظروں میں آ چکی ہوں۔وہ مجھے ہی اس کی ذمہ دار سمجھیں گے۔!"

"ارے تم اس کی فکر نہ کرو۔!"

"آپ بھی ہاتھ لگائیے جناب....!" جیمسن نے عمران کو مخاطب کیا۔"ہم سے نہیں اٹھ رہا.... آدمی ہے یا گینڈا۔!"

تینوں نے اُسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔ اور عمران نے ظفر کو الگ لے جا کر کہا "اب لوئیسا تم لوگوں کو وہیں لے جائے گی جہاں جوزف مقیم ہے۔ لیکن بہت زیادہ محتاط رہنا۔ اسے جوزف کہہ کر مخاطب نہ کرنا.... پرنس ہربنڈا۔ کیا سمجھے۔!"

"سمجھ گیا....!"

"اور اپنے مورچھل کو بھی سمجھا دینا۔!"

"مگر آپ کہاں جا رہے ہیں....؟"

"افق کے اُس پار... اب یہاں رہ کر کیا کروں گا۔ میں اور ڈیڈلی فراگ... اچھا... ٹاٹا۔!"

"ارے سنئے تو سہی.... کیا ہم پیدل جائیں گے۔!"

"وہی جیپ استعمال کرو جس سے لائے گئے تھے۔" عمران نے کہہ کر انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

"سخت الجھن میں ڈال دیا ہے اس نے۔" لوئیسا برا سامنہ بنا کر بولی۔

"تم یہی تو چاہتی ہو نا کہ سفید فام محفوظ رہیں۔" ظفر نے پوچھا۔

"یقیناً۔"

"تو پھر ان ساتوں بیہوش آدمیوں کو قتل کر دو۔ تمہاری کہانی آگے نہیں بڑھنے پائے گی۔"

لوئیسا نے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور پر نظر ڈالی اور پھر جیمسن کی طرف دیکھنے لگی۔

"میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے کہ بے خبروں پر گولی چلائی جائے۔" جیمسن بولا۔

"بکواس مت کرو۔ میں بھی ایسی نہیں ہوں۔ غیر ضروری کشت و خون مجھے بھی پسند نہیں۔!"

"تو پھر چلو جیپ کی طرف۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔!"



ظفر اور جیمسن کو دیکھ کر جوزف کی باچھیں کھل گئیں۔

"میں تم دونوں کے لئے بہت بے چین تھا۔!"

"شکریہ یور ہائی نس۔!" ظفر نے تعظیماً جھک کر کہا۔

"خدا کے لئے تم لوگ تو مجھے پاگل نہ بناؤ۔!"

"ہم شرمندہ ہیں کہ ہمیں پہلے سے آپ کی حیثیت کا علم نہیں تھا۔!"

"ارے میری حیثیت....!" جوزف دانت پیس کر سر پیٹتا ہوا بولا۔ "خداوندا میں کیا کروں۔!"

"صبر کیجئے، یور ہائی نس!" جیمسن نے مسکرا کر کہا۔ "اب میں اپنی باری کا انتظار کر رہا ہوں۔!"

"میرا مذاق مت اڑاؤ پیارے بھائی.... یہ بتاؤ.... باس کی بھی کچھ خبر ملی یا نہیں۔!"

"انہیں اب بھول جایئے یور ہائی نس....!"

"مرتے دم تک نہیں بھول سکتا.... میں اپنے مالک کا وفادار کتا رہوں گا چاہے مجھے ساری دنیا کی بادشاہت سونپ دی جائے۔!"

"کہئے....! یو مارے پنجم کی زیارت ہوئی یا نہیں۔!"

"مت نام لو....!" جوزف بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "نہ جانے کون سی منحوس گھڑی تھی جب تم نے مجھے ٹاہیٹی کی تاریخ سنائی تھی.... نہ میں خواہش کرتا اور نہ یہاں آ پہنچتا.... اور سلیمان پر نہ جانے کس بدروح کا سایہ ہو گیا تھا کہ ٹھیک اُسی وقت آئینہ دکھا بیٹھا۔!"

"ماضی کو بھول جایئے یور ہائی نس۔!" ظفر نے بڑے ادب سے کہا۔

"تم تو مجھے شرمندہ نہ کرو تم اصلی شہزادے ہو۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو ہاتھیوں کا شکار کر کے پیٹ پالتا تھا۔!"

"خاموش....!" ظفر چاروں طرف دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "کان کھول کر سن لو، جس نے تمہیں شہزادگی کی راہ پر ڈالا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ تم شہزادے بنے رہو۔!"

"کیا سچ مچ....!" جوزف کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ہاں....! اب تم جوزف نہیں پرنس ہر بنڈا ہو۔!"

جوزف نے طویل سانس لی اور پھر اظہارِ مسرت کے طور پر اُس کے دانت نکل پڑے۔

"اگر یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں اپنا خون کیوں جلاتا۔!"

"اب میں اپنا خون جلاؤں گا....!" جیمسن بولا۔

"کیوں مسٹر کیوں....؟"

"تمہاری طرح مفت کی بیوی تو ہاتھ آئی نہیں کہ ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے۔"

"اے مسٹر....! میں اتنا کمینہ نہیں ہوں کہ کسی اور کی بیوی پر ہاتھ ڈالوں گا۔!"

"فضول باتیں نہ ہونی چاہئیں۔!" ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر یہ سب کیا ہے....؟" جوزف اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا۔

"فکر نہ کرو.... شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنی ہے تمہیں۔!"

"دوسری بات....!" جوزف پُر تفکر لہجے میں بولا۔ "ٹالابو آ میری بیوی نہیں لیکن اس کے رویے میں اجنبیت نہیں پائی جاتی۔ قطعی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اداکاری کر رہی ہے۔!"

"فی الحال اس قصے کو ختم کر دیجئے یور ہائی نس....!" ظفر اونچی آواز میں بولا۔

اُس نے کسی کے قدموں کی آواز سنی تھی۔

دوسرے ہی لمحے میں لوئیسا پردہ ہٹا کر اندر آئی اور جوزف کے سامنے کسی قدر خم کھا کر ادب سے بولی۔ "ہز ہائی نس نے ان دونوں کو طلب کیا ہے۔ یور ہائی نس۔!"

"اوہو....!" جیمسن بولا "اب تو تم انگریزی بھی بول سکتی ہو۔!"

"دنیا کی کئی بڑی زبانیں روانی سے بول سکتی ہوں۔!"

"تم دونوں ٹالابو آ کے پاس جاؤ۔" جوزف نے اپنے انداز میں نخوت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے یور ہائی نس....!" دونوں بیک وقت بولے۔

ٹالابو آ نے سب سے پہلے اُن کی آمد پر اظہارِ مسرت کیا تھا، پھر بولی تھی "پرنس کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری تم دونوں پر ہو گی۔!"

"آپ ہمیں ہر وقت ہوشیار پائیں گی۔" ظفر نے کہا۔ "لیکن ہمیں کم از کم یہ تو معلوم ہونا ہی چاہئے کہ پرنس کو کس قسم کے خطرات ہیں۔!"

"میں نے تفصیلی گفتگو کے لئے تم دونوں کو طلب کیا ہے۔!"

لوئیسا انہیں ٹالابو آ کے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی اور وہ بات آگے بڑھنے کے منتظر رہے۔!

ٹالابو آ چند لمحے خاموش رہ کر بولی۔ "شاہ بنکاٹا بیمار ہیں....! پتا نہیں کب ان کی آنکھیں بند ہو جائیں۔ اگر پرنس نہ ملتے تو اس خاندان کی بادشاہت کا خاتمہ ہو جاتا۔!"

"پھر کس کی بادشاہت ہوتی۔!"

"موکارو کے بادشاہ کی۔!"

"موکارو کہاں ہے....؟"

"وہ بھی ایک جزیرہ ہے.... بنکاٹا سے قریباً پچاس میل کے فاصلے پر۔!"

"لیکن بنکاٹا تو فرانس کے زیر اثر ہے۔!"

"فرانس بھی پرانے معاہدوں کا پابند ہے۔ موکارو کے بادشاہ کے زیر اثر آنے کے بعد فرانس کا اثر پرانے معاہدے کے تحت خود بخود ختم ہو جائے گا۔!"

"کیا موکارو میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے....؟"

"اوہ نہیں....!" وہ ہنس کر بولی "شاید لفظ کنگ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہمارے سلسلے میں تم نے کنگ چانگ کا نام سنا ہو گا۔!"

"جی ہاں....! پرنس کے سلسلے میں ماموزیل لوئیسا نے ہمیں بتایا تھا کہ کنگ چانگ کے آدمی پرنس کو بنکاٹا نہیں پہنچنے دیتے۔!"

"کنگ چانگ بحر الکاہل کے جزائر کا طاعون ہے۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"اس نام سے یہاں کے باشندے اس قدر خائف ہیں جیسے طاعون سے ہو سکتے ہیں۔!"

"آپ یہی کہنا چاہتی ہیں کہ اس کے وجود اور حیثیت کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔!"

"تم ٹھیک سمجھے....! لیکن وہ جزائر کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا رہتا ہے یہ ممکن ہے کہ موکارو کے والی نے معقول معاوضے پر اُس کی خدمات حاصل کر لی ہوں۔!"

"وہ رہتا کہاں ہے۔!"

"کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ صرف نام سنا جاتا ہے شکل شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔!"

"اُس کے لئے کام کرنے والے کبھی نہ کبھی قانون کی گرفت میں ضرور آتے ہوں گے۔!"

"ہاں ایسا ہوتا ہے، لیکن وہ اس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔" ٹالا بو آ نے کہا اور انہیں بتانے لگی کہ کس طرح جوزف نے کنگ چانگ کے تین آدمیوں کو قابو میں کیا تھا اور وہ ابھی تک اس کی قید میں ہیں۔

"شاید اسی لئے اپنے ان آدمیوں کی خبر نہیں لی کہ وہ اُس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔" ٹالا بو آ نے کہا۔

ظفر کچھ نہ بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

بس اپنی آنکھیں کھلی رکھنا، ٹالابو آ نے گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اُس کمرے میں آئے جہاں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔!

"بات پلے نہیں پڑی۔" جیمسن پر تشویش لہجے میں بڑبڑایا۔

"فضول باتیں نہ کرو۔ میری روح سفر کے لئے بے چین تھی۔!" ظفر مسکرا کر بولا۔

"ہو سکتا ہے یہ سفر اُسے دوبارہ جسم میں واپس نہ لا سکے۔!"

"ڈر گئے ہو....؟"

"جی نہیں....! میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ مسٹر علی عمران کو بنکاٹا کی بادشاہت سے کوئی سروکار ہوگا۔!"

"اچھا تو پھر....؟"

"کوئی اور ہی چکر ہے۔!"

"ٹالابو آ سے عشق ہو گیا ہوگا۔!"

"عین شین قاف اور عین میم رے الف نون میں بعد المشرقین ہے۔!"

"اتنی گاڑھی اردو نہ بولا کرو.... مجھے الجھن ہوتی ہے۔!"

"کیوں....؟"

"اس انکشاف کے بعد لوئیسا بھی ہاتھ سے گئی۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمیں بے وقوف بنا رہی تھی۔!"

"صرف تمہیں.... میں تو شروع ہی سے غیر مطمئن رہا ہوں۔!"

دفعتاً جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"آخر باس کو یہ کیا سوجھی تھی۔!" وہ ان کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔

"کوئی نئی بات۔!" ظفر نے سوال کیا۔

"ہر بات نئی ہے مسٹر....! مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سب بدارواح کے نرغے میں آگئے ہیں۔!"

"میں تم سے متفق ہوں۔!" جیمسن بول پڑا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے....؟"

"اس کی باتوں میں نہ پڑو۔ تمہیں پرنس ہر بنڈا کا رول ادا کرتے رہنا ہے، اُس وقت تک جب تک باس خود ہی ڈراپ سین کر دے۔!"

"کاش اُن تک میری پہنچ ہو سکے۔!"

"مجھ سے کہو جو کچھ کہنا ہے۔!"

"کیا اس عورت ٹالا بو آ کا وجود ضروری ہے۔!"

"اُس کے بغیر تم بنکاٹا کا آئندہ وارث کیسے پیدا کر سکو گے۔" جیمسن بولا۔

"اے مسٹر....! میرا بُرا نہ چاہو.... اگر وہ سچ مچ میری بیوی ہوتی تو میں کبھی کا خود کشی کر چکا ہوتا۔!"

"وہ اتنی بُری تو نہیں ہے۔!"

"تم کیا جانو....!" جوزف ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ پھر یک بیک اُسے غصہ آگیا اور چیخ چیخ کر کہنے لگا۔ "میں شراب سے شادی کر چکا ہوں اور کرسچین ہوں اس لئے دوسری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!"

"شور نہ مچاؤ۔" ظفر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "ورنہ بنکاٹا کے عمائدین دوڑے چلے آئیں گے....!"

"خدا غارت کرے۔!" کہہ کر جوزف نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ بھینچ لیا۔!

ٹھیک اُسی وقت ٹالا بو آ کمرے میں داخل ہوئی شاید وہ جوزف کی دھاڑ سن کر آئی تھی۔

ظفر اور جیمسن مؤدب کھڑے رہے۔!

"کیا ہوا....؟" ٹالا بو آ نے جوزف کو پُر تشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں.... تم جاؤ یہاں سے۔" جوزف ہاتھ ہلا کر بولا۔

"یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ تم ان لوگوں کے کمرے میں دیکھے جاؤ۔!"

"کیوں....؟" جوزف غرایا۔ "میں تو ان لوگوں کے قدموں میں پڑا رہتا ہوں۔"

"یور ہائی نس پلیز.... ہمیں شرمندہ نہ کیجئے۔!" جیمسن بولا۔

"یہ لوگ سمجھ داری کی بات کر رہے ہیں۔!" ٹالا بو آ نے ٹھنڈی سانس لی۔

"تم چپ رہو....!"

"یور ہائی نس یاد دہانی کراؤں کہ باس....!" ظفر جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا کیوں کہ

باس کے نام ہی پر جوزف کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"شکریہ....!" ٹالا یو آ نے ظفر کی طرف دیکھ کر کہا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

"تو ہم اسے قابو میں رکھنے کے لئے یہاں بھیجے گئے ہیں۔!" جیمسن بولا۔

"ظاہر ہے....! ورنہ جنم جنم کا وحشی شہزادہ کیسے بن سکتا ہے۔!"

"خدا ہی جانے کیا چکر ہے....؟"



ڈیڈلی فراگ نے کراہتے ہوئے کروٹ لی.... اور آنکھیں کھول دیں.... کچھ دیر نظر غبار آلود رہی پھر گرد و پیش کا منظر واضح ہوتا چلا گیا۔

کچھ دور پر ایک عجیب الخلقت آدمی اکڑوں بیٹھا نظر آیا۔ بڑی خوف ناک شکل تھی۔ غالباً کسی تلوار کے گھاؤ نے پیشانی کو درمیان سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ناک پھولی ہوئی تھی اور گھنی مونچھوں نے دہانے کو قریب قریب ڈھانک ہی لیا تھا۔

ڈیڈلی فراک اٹھ بیٹھا۔ اُس کے چاروں طرف جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور تھوڑے فاصلے پر آموں کے درخت تھے۔ قریبی درخت کی ایک شاخ سے رسی لٹکتی نظر آئی جس کے نچلے سرے میں پھندا جھول رہا تھا۔

"شکر ہے کہ میں صحیح وقت پر پہنچ گیا۔" بدصورت اجنبی نے فرانسیسی میں کہا۔

"تت.... تم.... کون ہو....؟"

"پہلے تم مجھے اپنی کہانی سناؤ کہ آخر وہ کون تھے جو تمہیں پھانسی دینا چاہتے تھے اور کیوں۔؟"

"پھانسی دینا چاہتے تھے۔!" ڈیڈلی فراگ پھٹی پھٹی سی آواز میں بولا۔

"ہاں ایک ڈاڑھی والا تھا اور دوسرا خوب صورت سا جوان تھا اور وہ حرافہ جس کی تلاش مجھے عرصہ سے تھی۔ وہ تمہاری گردن میں پھندا ڈالنے ہی والے تھے کہ میں شکار کی تلاش میں ادھر آنکلا۔ بس پھر تمہیں بچا لینے کے چکر میں وہ ایک بار پھر ہاتھ سے نکل گئی۔!"

"کک.... کون تھی....؟"

"فرانسیسی بلی.... سیکرٹ ایجنٹ.... لیکن یہ نہیں بتاؤں گا کہ آج کل کس کے لئے کام کر رہی ہے۔!"

"اُوہو....!"

"ہاں.... لیکن تم کون ہو....؟"

"تیاراپور میں رہتا ہوں۔!" فراگ اپنی صورت میں یتیمی طاری کر کے بولا "وہ لوگ مجھے لوٹ لے گئے ہیں۔ میرے پاس کچھ جواہرات تھے اور کچھ نقد رقم تھی۔!"

"مگر دوست! تم ایسے تو معلوم نہیں ہوتے۔!"

"عورت کے معاملے میں بالکل اُلو ہوں۔" وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"اچھا.... اچھا.... میں سمجھ گیا.... وہ لٹیری بھی ہے۔!"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں.... لیکن تم ان اطراف کے تو نہیں معلوم ہوتے۔!"

"جمیکن ہوں۔!"

"یہاں کب سے ہو۔!"

"پچھلے دو ماہ سے چھٹیاں گزار رہا ہوں۔!"

"کہاں ٹھہرے ہو....؟"

"رولت وائی میں....!"

"بہت مہنگی جگہ ہے، کیا میرے مہمان بننا پسند کرو گے۔!"

"میں نے جو کچھ کیا ہے، اس کا معاوضہ نہیں لینا چاہتا۔" اجنبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "میں بھی مفلس نہیں ہوں.... رولت وائی سے بھی زیادہ مہنگی جگہوں پر قیام کر سکتا ہوں۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری پیش کش سے تمہیں تکلیف پہنچی۔!" فراگ نے لہجے میں ندامت پیدا کر کے کہا۔ "میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا۔ غیر ملکیوں کو دوست بنانا میری ہابی ہے کبھی کبھی اُن سیاحوں کو بھی مدعو کر بیٹھتا ہوں جن سے تھوڑی دیر کسی میز پر بھی ملاقات رہی ہو۔!"

"میں نے بُرا نہیں مانا.... اب تم جہاں کہو تمہیں پہنچا دوں۔" اجنبی ہنس کر بولا۔

اجنبی اُسے اپنی گاڑی تک لایا جو ایک کچے راستے پر کھڑی تھی۔ فراگ نے ایک بار پھر اُسے غور سے دیکھا اور ندامت آمیز لہجے میں بولا۔ "میں نے ابھی تک تمہارا نام نہیں پوچھا۔!"

"ڈھمپ لوپوکا.... اور تم کیا کہلاتے ہو۔!"

"میں نہیں جانتا کہ میرا اصلی نام کیا ہے، لیکن تاہیتی والے مجھے ڈیڈلی فراگ کہتے ہیں۔!"

"اُوہو....!" اجنبی چونک کر اُسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔ فراگ کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"یقین نہیں آتا۔!" اجنبی بڑبڑایا۔

"کیوں....؟"

"تم اتنے مشہور آدمی ہو.... اور یہ سب کچھ.... نہیں یقین نہیں آتا۔!"

"یقین کرو میرے دوست....!" فراگ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا "عورت میری کمزوری ہے وہ دونوں اس عورت کو ایک معقول قیمت پر میرے حوالے کرنے والے تھے.... ہم نے ایک جگہ بیٹھ کر شراب نوشی کی.... پھر مجھے یاد نہیں کہ کیا ہوا۔!"

"ہم جیسے لوگوں کو عورت سے دور رہنا چاہئے۔!"

"خیر.... خیر.... اب تم اپنے بارے میں بھی کچھ بتاؤ۔!"

"ڈھمپ لوپوکا.... بیچارہ.... وہ کچھ بھی نہیں ہے۔!"

"خیر.... چلو گھر چل کر باتیں کریں گے....!" فراگ آہستہ سے بولا۔

پاپےتے پہنچ کر وہ ایک چھوٹی سی خوب صورت عمارت میں داخل ہوئے جہاں ایک سنہری رنگت والی نیم عریاں لڑکی نے ان کا استقبال کیا۔

"موسیو لوپوکا کی خدمت کرو....!" فراگ نے اُس سے کہا۔

"کیا دنیا کے سارے خوبصورت مرد میری ہی قسمت میں لکھے گئے ہیں۔!" وہ ہنس کر بولی۔

"لڑکی حواس میں رہ...." فراگ غرایا۔

"اداکاری مت کرو پیارے....! مجھ سے بہت ڈرتے ہو۔!"

"جاؤ کچھ کھانے کے لئے لاؤ اچھی لڑکی۔!" لوپوکا بولا۔

"اور بوربن بھی۔!" فراگ نے کہا۔

"شکریہ....! میں شراب نہیں پیتا۔!"

"پھر کیا پیتے ہو....؟" فراگ نے حیرت سے کہا۔

"ٹھنڈا پانی.... اور عورت میری کمزوری نہیں ہے....! ورنہ میں بھی فرانس کی کسی سیکرٹ ایجنٹ کے ہتھے چڑھ جاتا۔!"

"مجھ پر طنز مت کرو دوست.....! لیکن سیکرٹ ایجنٹ والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔!"

"اس کا نام لوئیسا ہے..... کبھی کبھی ایدلی دے ساواں بھی کہلاتی ہے میرے ملک میں اس نے ایک غیر ملکی سفارت خانے کی پوزیشن خراب کرا دینے کی کوشش کی تھی..... تب ہی سے میں اس کے پیچھے رہا ہوں.....!"

"تو کیا تم اپنے ملک کے سرکاری عملے سے تعلق رکھتے ہو.....؟"

"ہاں..... کچھ ایسی ہی بات ہے۔!"

"خوب.....! تو تم اس کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آئے تھے۔!"

"نہیں..... بس اتفاقاً یہاں نظر آ گئی..... پچھلے سال میں اُسے پکڑ ہی لیتا، لیکن جل دے کر نکل گئی تھی۔!"

فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا، کہ لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔

"تمہاری فون کال ہے ڈارلنگ.....!" اُس نے فراگ کو اطلاع دی۔

وہ اٹھ کر چلا گیا اور لڑکی لوپوکا سے بولی۔ "میں نے کھانے کی میز کی تیاری کا حکم دے دیا ہے۔!"

"بہت بہت شکریہ..... یہاں کی آب و ہوا میرے معدے پر خوش گوار اثر ڈالتی ہے۔!"

"تم کہاں کے باشندے ہو.....؟"

"جمیکا..... میرا وطن ہے۔!"

"میں نے اور بھی جمیکن دیکھے ہیں..... لیکن تمہارے خدوخال اُن سے مختلف ہیں..... اور رنگت میں بھی فرق ہے۔!"

"میرا باپ نسلاً منگول ہے۔!"

"اُوہ.....! تو پھر یہی بات ہو گی..... کیا تمہاری پیشانی پر تلوار لگی تھی.....؟"

"نہیں کلہاڑی.....! ویسے کچھ دیر پہلے مجھے بدصورت کہہ کر تم نے میرا دل دکھایا تھا۔!"

"رومینٹک بننے کی کوشش نہ کرو..... ورنہ ڈیڈلی فراگ تمہاری گردن توڑ دے گا۔!"

ابھی تک تو کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو میری گردن توڑ سکے۔ تم سچ مچ بہت خوبصورت ہو اور تیارے کی طرح خوشبودار بھی..... گرم گرم سی مہک رکھنے والی۔ تیارے تاہیتی ہو..... اے سنہری لڑکی۔!"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ور حمتہ اللہ و برکاتہ

ایڈمن ٹیم - راحیل - آپ سے مخاطب ھے

گروپ قوانین کی پابندی لازمی کریں بصورت دیگر گروپ سے ریموو کر دیا جائے گا

گروپ میں کتابیں انٹرنیٹ سے ڈاؤنلوڈ کر کے بھیجھی جاتیں ہیں،اور جو کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں یا برائے فروخت دستیاب ہوتیں ہیں ان کے لئے معزرت کر لی جاتی ہے،جس کے لئے ٹائم بھی لگتا ہے اور محنت بھی، ممبران سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے

گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت سے کسی بھی قسم کا لنک،آڈیو،و یڈیو،میسج فارورڈ کرنا اور کسی بھی قسم کی گفتگو کی اجازت نہی ہے ایسا کرنے والے کو بغیر وارننگ ریموو کر دیا جائے گا

سب سے اہم بات

گروپ میں کسی مرزائی،احمدی،قادیانی۔گستاخ رسول ﷺ،گستاخ اہل بیت،گستاخ صحابہ،گستاخ امہات المومنین، اور ایسے تمام افراد جو اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف کسی بھی قسم کی سرگرمی میں مصروف عمل ہیں وہ ہمارے گروپس سے دور رہیں پتہ چلنے پر فوری ریموو کر دیا جائے گا

گروپ جوائن کرنے کے لئے نیچے دئے ہوئے گروپ کے نام یا تصویر پر کلک کریں



کتاب میلہ



عمران سیریز



بچوں کی کھانیاں



اخبار پاکستان



گپ شپ پوائنٹ



آداب عشق

"خاموش رہو.... کیا تمہاری دوستی پرانی ہے۔!" لڑکی نے کنکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہماری ملاقات دو گھنٹے پہلے ہوئی تھی۔!"

"اس قسم کے اجنبیوں کو وہ یہاں پہلے کبھی نہیں لایا۔!"

دفعتاً قدموں کی چاپ سنائی دی اور لوپو کا کچھ کہتے کہتے رک گیا!

فراگ کمرے میں داخل ہوا.... اور لڑکی کو گھورتا ہوا غرایا.... "تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"تمہارے مہمان سے اپنے حسن کی تعریف سُن رہی تھی.... یہ تو شاعر معلوم ہوتا ہے۔!"

"جاؤ.... یہاں سے۔!" وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔

وہ بُرا سامنہ بنائے ہوئے چلی گئی۔ اور فراگ اجنبی کو گھورتا ہوا اُس کے مقابل بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے....؟" اجنبی نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔ "کیا کوئی بُری خبر تھی۔!"

"میرے لئے خبر صرف خبر ہوتی ہے۔ اچھی بُری سے سروکار نہیں رکھتا۔!"

"یہ بہت اچھی عادت ہے۔!" اجنبی سر ہلا کر بولا۔

"لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں سے نہیں ہو....!" فراگ نے زہریلے لہجے میں سوال کیا۔

"میں تمہیں اپنے بارے میں بتا چکا ہوں۔!"

"میں نہیں یقین کرتا تمہارے بیان پر....!"

"کیا فرق پڑتا ہے۔!" اجنبی نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی۔

"تم کنگ چانگ کے نائب سے ہم کلام ہو۔!"

"میں جانتا ہوں....!" اجنبی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاسکو گے۔!"

"بعد کی باتیں ہیں، اس لئے بُرا ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔!"

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ بالآخر وہیں جا پہنچے جہاں انہیں پہنچنا تھا۔!"

"ظاہر ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر بھاگ گئے تھے، لہذا اپنے ٹھکانے ہی پر پہنچے ہوں گے۔!"

"یہ بات نہیں ہے۔!"

"پھر کیا بات ہے....؟ جلدی کہہ جاؤ.... بھوک کے مارے میرا دم نکلا جارہا ہے۔!"

"چلو.... کھانے کی میز پر وہیں بتاؤں گا۔!" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔!

"بیٹھ جاؤ....!" اجنبی ہاتھ ہلا کر بولا....!" میں اتنا احمق نہیں ہوں۔!"

"کیا مطلب....؟"

"تمہیں مجھ پر شبہ ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔!"

"ارے چھوڑو بھی.... محض شبے کی بنا پر تمہیں زہر نہیں دیا جا سکتا اور پھر میں ڈیڈلی فراگ ہوں۔ کوئی چوہا نہیں ہوں۔ تمہارے گریبان پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکتا ہوں۔"

اجنبی اٹھ گیا۔ کھانے کے دوران ڈیڈلی فراگ بولا۔

"میں نے اپنے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ وہ تینوں میرے قیدی تھے۔!"

"اُوہ....!" اجنبی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

پھر فراگ نے اپنی کہانی شروع کر دی.... کس طرح وہ اپنے دشمنوں کو اس عمارت میں لایا۔ اور اُن سے کچھ اہم معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ عمارت کے کسی گوشے میں دھماکا ہوا۔ پھر اپنی بیہوشی کے مرحلے پر پہنچا تھا کہ اجنبی یک بیک بول پڑا۔

"پوری بات میری سمجھ میں آگئی۔!"

"کیا کہنا چاہتے ہو....؟"

"خطرناک لوگ معلوم ہوتے ہیں۔!"

"بکواس ہے، میں صرف اپنی بیہوشی کی وجہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، ابھی فون پر اطلاع ملی ہے کہ میرے سارے ساتھی بھی بیہوش ہوگئے تھے۔!"

"بیہوشی کی وجہ میں نے تمہاری گردن سے نکالی تھی۔!"

"کیا مطلب....؟"

اجنبی نے جیب سے ایک ننھی سی سوئی نکالی جس کے دوسرے سرے پر شٹل کارک کے سے باریک پر لگے ہوئے تھے۔

"یہ تھی وجہ.... بیہوش کر دینے والی ڈارٹ۔!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"ہاں.... ہاں.... میرے آدمیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا.... مجھے اطلاع ملی ہے۔

"یہ لوگ بے حد چالاک معلوم ہوتے ہیں.... آخر چکر کیا ہے....؟"

فراگ کچھ نہ بولا.... کھانا ختم کر کے وہ اُسے ایک بڑے کمرے میں لایا۔!

"کیا میں آئندہ بھی تم سے مل سکوں گا....؟" اجنبی نے فراگ سے سوال کیا۔

"ضرور.... ضرور.... اب کیوں نہ تھوڑی سی تفریح ہو جائے۔!" فراگ سر ہلا کر بولا۔

"کیسی تفریح....؟" اجنبی چونک پڑا۔

فراگ کے ہاتھ میں اعشاریہ چار پانچ کا ریوالور دیکھ کر اس کی گھنی گھنی مونچھیں دو تین بار پھڑکی تھیں.... اور پھر وہ استہزائیہ انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔!

"میں نے سنا ہے کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں۔!"

فراگ زہریلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"ضرور سنا ہوگا.... لیکن یہ اطلاع تمہیں کتنی دیر پہلے ملی ہے۔!"

"خاموش رہو....!" فراگ غرایا۔

"وہ تین ہی نہیں تھے، چوتھا بھی تھا جس نے چھپ کر بیہوش کر دینے والی سوئیاں پھینکی تھیں۔!"

"یقیناً....! کچھ دیر پہلے میں نے اس طرف تمہاری توجہ مبذول کرائی تھی، اُسے ثابت بھی کیا تھا....!" اجنبی نے پُر سکون لہجے میں کہا۔

"آخر اُس نے تمہیں کیوں چھوڑ دیا....؟"

"اس لئے کہ میں کنگ چانگ ہوں....!" اجنبی زور سے دھاڑا.... ساتھ ہی فراگ نے اُس پر فائر جھونک دیا۔

لیکن! اجنبی نے پھرتیلے پن سے اس کا وار خالی کر دیا تھا دوسرا فائر ہوا.... پھر پے در پے بقیہ چار فائر.... ریوالور خالی ہو گیا.... اجنبی زندہ سلامت کھڑا گھنی مونچھوں کی چھاؤں میں مسکرا رہا تھا۔!

"اب اسے دوبارہ لوڈ کرو....!" اس نے ہنس کر کہا۔ "تم نے ٹھیک ہی سنا تھا کہ جمیکا کے باشندوں پر گولیاں اثر نہیں کرتیں۔!"

"جہنم میں جائیں گولیاں.... تم نے ابھی کہا تھا کہ تم کنگ چانگ ہو۔!"

"ہاں میں نے کہا تھا۔!"

"تم جھوٹے ہو.....!" فراگ نے پُر تنفر لہجے میں کہا۔

"ثابت کرو.....!"

فائروں کی آوازیں عمارت کے دوسرے افراد کو وہاں کھینچ لائی تھیں۔ انہی میں وہ لڑکی بھی تھی..... وہ سب دروازے کے قریب کھڑے انہیں حیرت سے دیکھے جا رہے تھے۔

"ثابت کرو کہ میں جھوٹا ہوں۔!" اجنبی نے ایک بار پھر فراگ کو للکارا!

"میں خود ہی کنگ چانگ ہوں۔!" فراگ سینہ ٹھونک کر بولا۔

ذرا شکل دیکھنا اس مینڈک کے بچے کی۔!" اجنبی نے تماشائیوں کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

وہ سب بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ فراگ نے جھلاہٹ میں خالی ریوالور اجنبی پر کھینچ مارا۔ وہ غافل نہیں تھا..... جھکائی دے کر خود کو صاف بچا گیا۔!

"تم دیکھ رہے ہو اس نمک حرام کو..... اپنے آقا سے اس طرح پیش آ رہا ہے۔!"

اجنبی نے پھر تماشائیوں کو مخاطب کر کے کہا۔

"تم اسے میرے نائب کی حیثیت سے جانتے ہو۔ اور اب یہ خود کو کنگ چانگ کہہ رہا ہے۔"

"کھڑے کیا دیکھ رہے ہو، گھیر واسے.....!" فراگ نے اپنے آدمیوں کو للکارا۔!

"ہمت بھی ہے کسی میں.....! میں کنگ چانگ ہوں۔" اجنبی سرد لہجے میں بولا۔

"میں تیرا گلا گھونٹ دوں گا۔!" فراگ دانت پیس کر بولا اور ہاتھ پھیلائے ہوئے اُس کی طرف بڑھنے لگا۔!

اچانک اجنبی نے اس کے سینے پر ایک فلائنگ کک رسید کی اور وہ کسی زخمی بھینسے کی طرح ڈکارتا ہوا چاروں خانے چت گرا۔ لڑکی "نہیں..... نہیں" کہتی فراگ کی طرف جھپٹی تھی۔

"ٹھہر جاؤ لڑکی.....!" اجنبی غرایا..... اب اس کا ریوالور بغلی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔!

لڑکی رک کر اس کی طرف مڑی اور اجنبی نے فراگ کو مخاطب کیا۔

"نہیں.....! جیسے پڑے ہو پڑے رہو..... جنبش ہوئی اور میں نے تمہارا جسم چھلنی کر دیا۔!"

"یہ کیا ہو رہا ہے۔!" لڑکی گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی۔

"یہ دوغلا کتا تمہیں بھی نہیں چاہتا۔ کچھ دیر پہلے ایک فرانسیسی جاسوسہ کے چکر میں پڑ کر پوری تنظیم کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔!"

"مت بکواس کرو.....!" فراگ حلق پھاڑ کر چیخا۔

اجنبی نے دروازے کے قریب کھڑے ہوئے چار آدمیوں کو متوجہ کر کے کہا۔

"میں کنگ چانگ تمہیں حکم دیتا ہوں کہ فراگ کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے میری گاڑی میں ڈال دو۔!"

"میں کنگ چانگ ہوں۔!" فراگ پھر چیخا۔

اجنبی کا قہقہہ کمرے کی محدود فضا میں گونج کر رہ گیا۔ پھر اس نے ان چاروں سے کہا۔

"کیا تم لوگ بھی مرنا چاہتے ہو.....؟ میرا حکم مانو۔!"

فراگ چیختا رہا..... اور وہ اس کے ہاتھ پیر باندھتے رہے..... لڑکی نے بلک بلک کر رونا شروع کر دیا تھا۔!

"اب تم سب ادھر کھڑے ہو جاؤ اور میری بات سنو۔!"

اجنبی نے ان چاروں سے کہا۔ اور لڑکی سے نرم لہجے میں بولا۔

"میں فراگ کو صرف تھوڑی سی سزا دوں گا۔ جان سے نہیں مار دوں گا یہ عرصہ سے میری تلاش میں تھا کہ مجھے ٹھکانے لگا کر خود کنگ چانگ بن بیٹھے...! لیکن کنگ چانگ غافل نہیں رہتا۔!"

"بکواس ہے۔!" فراگ پھر دھاڑا۔

لیکن اجنبی اُس کی طرف توجہ دیئے بغیر بولا۔

"تم پانچوں خوش قسمت ہو کہ مجھے اس طرح دیکھ سکے۔!"

وہ منظر بڑا مضحکہ خیز تھا جب وہ چاروں فراگ کو اٹھا کر اجنبی کی کار میں ڈال رہے تھے۔

فراگ آہستہ آہستہ انہیں دھمکیاں دے رہا تھا..... لیکن ان کے چہرے ہر قسم کے تاثر سے عاری نظر آ رہے تھے۔ جب وہ اُسے گاڑی میں ڈال چکے تو اجنبی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ واقعہ تم پانچوں کی ذات سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اگر اس کے خلاف ہوا تو تم پانچوں حیرت انگیز طور پر مر جاؤ گے۔!"

وہ کچھ نہ بولے..... لیکن ان کے چہروں پر ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس کے حکم کی سرتابی نہیں کریں گے۔!

گاڑی روانہ ہو گئی اور فراگ اجنبی کو گالیاں دیتا رہا۔

آبادی سے بہت دور نکل آنے کے بعد گاڑی نے پختہ سڑک چھوڑ دی اور اب وہ پھر جنگلوں میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔!اجنبی شاید کسی مخصوص جگہ کی تلاش میں تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی روکی.... اور سیٹ سے اتر کر وین کے پچھلے حصے کی طرف آیا اور پھر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ایک بار پھر اُسے گالیوں اور لایعنی آوازوں کے طوفان کا سامنا کرنا پڑا!

"بس.... بس.... میرے شیر....!زیادہ غصہ نہیں.... وعدہ کر چکا ہوں کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔!" اجنبی نے کہا۔

"تم آخر کیا بلا ہو....؟" فراگ حلق کے بل چیخا۔

"تم سے مختلف نہیں ہوں.... اسی لئے اتنی آسانی سے تم پر ہاتھ ڈال سکا ہوں۔"

"تیری بکواس میری سمجھ میں نہیں آتی۔!"

"اچھا تو اسے اس طرح سمجھنے کی کوشش کرو کہ موت کے جزیرے میں اس وقت فرشتہ اجل میرے رحم و کرم پر ہے، جب کہ اس نے میرے ساتھیوں کو ایروپلین پر دھمکی دی تھی۔!"

"اُوہ.... اوہ.... مگر تم لوگ چاہتے کیا ہو؟"

"پرنس ہربنڈا کو بخیر و خوبی بنکاٹا پہنچا دینا چاہتے ہیں۔!"

"پرنس ہربنڈا فراڈ ہے۔!"

"ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن تم کس کے لئے کام کر رہے ہو....؟"

"یہ میں نہیں بتا سکتا۔!"

"چلو میں مجبور بھی نہیں کروں گا....!" اجنبی نے خوش دلی سے کہا۔

"اب مجھ سے کیا چاہتے ہو....؟"

"اسٹیمر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔!"

"کک.... کیا مطلب....؟"

"میرا اشارہ پرنس ہربنڈا کے اسٹیمر کی طرف ہے۔!"

"یہ ناممکن ہے۔!"

"لیکن میں نے اسے ممکن بنالیا ہے۔!"

فراگ خاموش ہو گیا۔ وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

"تم شاید شراب کی ضرورت محسوس کر رہے ہو.....؟" اجنبی نے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں.....!" فراگ غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا..... تم نے مجھے میرے غلاموں کے سامنے ذلیل کیا ہے۔!"

"ضرورتاً..... ورنہ میں تو بے حد شریف آدمی ہوں.....! اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اپنے کنگ چانگ ہونے کا کبھی اعتراف نہ کرتے اور پرنس ہر بنڈا ناہتی سے آگے نہ بڑھ سکتا۔!"

"وہ تو اب بھی نہیں بڑھ سکے گا۔!"

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے بحری قزاق پرنس کے اسٹیمر کی تاک میں ہوں گے اور اسے غرق کر دینے کی کوشش کریں گے..... اسی لئے تو اس اسٹیمر پر تمہاری موجودگی ضروری ہے۔!"

فراگ کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔ "تم میری جگہ ہرگز نہ لے سکو گے..... تم نہیں جانتے کہ میں اپنے لاتعداد غلاموں کو کس طرح کنٹرول کرتا ہوں..... ان چاروں آدمیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ جو صرف حیرت زدگی کے عالم میں تمہارے احکام کی تعمیل کرتے رہے تھے۔!"

"تم اس وہم میں کیوں مبتلا ہو گئے ہو کہ میں تمہاری جگہ لینا چاہتا ہوں میری مملکت تمہاری مملکت سے زیادہ وسیع ہے۔ میں تم سے کہیں زیادہ چالاک ہوں۔ ورنہ اس طرح تم میرے قابو میں نہ آجاتے۔!"

"ان حالات میں فی الحال اسے تسلیم کئے لیتا ہوں۔!" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں چاہتا کہ پرنس ہر بنڈا بنکاٹا پہنچ جائے۔!"

"اچھی بات ہے مجھے آزاد کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ صحیح وسلامت بنکاٹا پہنچ جائے گا۔!"

"یہ کام میں اپنے طور پر کروں گا.....! وعدوں پر اعتبار کر لینا میری ہابی نہیں ہے۔!"

"کیا تم لوگوں کے ساتھ وہ کتیا بھی ہو گی.....؟"

"یقیناً..... لیکن وہ تمہیں پہچان نہیں سکے گی۔ تم ریڈیو روم میں رکھے جاؤ گے..... اور وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا.....!"

"تم نے بہت بُرا کیا..... مجھے میرے آدمیوں کے سامنے ذلیل کیا میں تمہیں کبھی معاف

نہیں کروں گا۔!"

"احمق ہو....!" اجنبی سر ہلا کر بولا۔ "وہ تمہیں کنگ چانگ کی حیثیت سے نہیں جانتے... اب تو بحیثیت کنگ چانگ تمہاری اور بھی دھاک بیٹھ جائے گی.... وہ فخریہ دوسروں کو بتاتے پھریں گے کہ ہم نے کنگ چانگ دیکھا ہے....! خوف ناک شکل والا کنگ چانگ....! میری شکل تو تم دیکھ ہی رہے ہو، اُن میں جا کر کہہ دینا کہ سب کچھ ایک غلط فہمی کی بناء پر ہوا تھا۔ تم پھر اپنے منصب پر فائز کر دیئے گئے ہو۔"



رات تاریک تھی....! پاپ اے اے تے کا ساحل چھوڑتے ہی اسٹیمر کو بڑی بڑی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ غیر متوقع طور پر ہوا تیز ہو گئی تھی۔ پرنسز ٹالا بو آجو پہلے ہی سے اعصاب زدگی کے عالم میں تھی اس اُفتاد پر اور زیادہ نروس نظر آنے لگی۔

"اگر ہم طوفان میں گھر گئے تو....؟" اُس نے ظفر کو مخاطب کیا۔

"ان اطراف میں طوفان کہاں....! میں نے تو جغرافیہ میں نہیں پڑھا۔!"

"جغرافیہ بکواس ہے....! سب کچھ ممکن ہے.... یہ انہونی کا زمانہ ہے۔!"

دراصل ٹالا بو آتا ہیتی میں کچھ دن اور رکنا چاہتی تھی.... اُسے خوف تھا کہ کہیں کنگ چانگ کی بحری قزاق کھلے سمندر میں نہ آلیں۔ ویسے وہ دوسروں پر یہی ظاہر کرتی رہی تھی کہ اسے کنگ چانگ کے آدمیوں کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔!

بہر حال یہ عمران ہی تھا کہ جس نے اُسے آج ہی روانگی پر آمادہ کر لیا تھا....! لیکن ٹالا بو آ ئے کے لاکھ اصرار پر بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ اُس نے اسٹیمر کے تحفظ کے لئے کس قسم کے انتظامات کئے تھے۔!

خود لوئیسا بھی اس سلسلے میں پریشان تھی۔ اُسے علم تھا کہ عمران ریڈیو روم میں موجود ہے لیکن اس سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اُس نے ریڈیو روم کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور کسی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔!

لوئیسا نے حالات سے باخبر رہنے کے لئے جیمسن کو گھیرا۔

"آخر وہ ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔!"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ تم اتنی جلدی بدل جاؤ گی۔!" جیمسن نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے شکوہ کیا۔!

"یہ فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔!" لوئیسا جھنجھلا گئی۔

"فرانسیسی لڑکیوں پر اعتماد کر لینے والے گدھے ہی ہوتے ہیں۔!"

"جہنم میں جاؤ....!" لوئیسا نے کہہ کر آگے بڑھنا چاہا لیکن جیمسن راہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

"ہٹو سامنے سے۔!"

"رات بڑی خوش گوار ہے۔ سمندری ہوائیں مجھے پاگل بنا دیتی ہیں۔!"

"میں تمہیں پانی میں پھینک دوں گی۔!"

"اس سے پہلے تمہیں اس کے لئے ہمارے باس سے اجازت طلب کرنا پڑے گی۔!"

"تمہارا باس تم سے بھی زیادہ اُلو ہے۔!"

"میں ہز میجسٹی عمران دی گریٹ کی بات کر رہا ہوں....! اس وقت وہی مالک ہیں....! پرنسز تالا بو آ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔!"

لوئیسا نہ جانے کیوں نرم پڑ گئی۔ ہونٹوں کا تنفر آمیز کھنچاؤ مسکراہٹ میں تبدیل ہو گیا.... اور وہ آہستہ سے بولی۔ "کیا اس سے کسی طرح بھی ملاقات نہیں ہو سکتی....؟"

"شکل دیکھے بغیر گفتگو کر سکتی ہو....!"

"وہ کس طرح....؟"

جیمسن نے چھوٹا سا جیبی ٹرانس میٹر نکال کر اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"تم ہی کال کرو.... میں بات کر لوں گی....!" اس نے ٹرانس میٹر واپس کرتے ہوئے کہا۔

جیمسن نے فوری طور پر عمران سے رابطہ قائم کر کے کہا۔

"لوئیسا آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے، یور میجسٹی۔!"

"کیا بات ہے....؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تم کیا کر رہے ہو.... مجھے ریڈیو روم میں کیوں نہیں آنے دیتے....!" لوئیسا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ باہر نکل سکوں....یا کسی کو اندر بلا سکوں۔!"

"پتا نہیں کیا کہہ رہے ہو....؟"

"میرے جسم پر کپڑے نہیں ہیں۔ کسی نے میرا سوٹ چرالیا ہے۔!"

"مجھے بیوقوف بنارہے ہو....!" وہ بھنا کر بولی۔

"اپنے کام سے کام رکھو....!" دوسری طرف سے غراہٹ سنائی دی اور جیمسن نے اُس کے ہاتھ سے ٹرانس میٹر جھپٹ کر سوئچ آف کر دیا۔

"کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو۔" لوئیسا بُرا سا منہ بنا کر بولی۔

"جب وہ اس لہجے میں گفتگو کرے تو سمجھ لو کہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔!"

"میری طرف سے جہنم میں جائے، میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ آخر وہ کس برتے پر نکل کھڑا ہوا ہے جب کہ پرنسز تالا بو آ بھی فی الحال روانگی کے لئے تیار نہیں تھی۔!"

"وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے۔!"

"کنگ چانگ بہت طاقت ور ہے، یہ کسی چھوٹے موٹے گروہ کی کہانی نہیں ہے.... ان سمندروں میں بھی اُس کے بحری قزاق دندناتے پھرتے ہیں۔!"

"بہر حال دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔! یا ہم بنکاٹا پہنچ جائیں گے یا نہیں پہنچ سکیں گے۔!"

"کیا بات ہوئی....؟"

"ہم جواری ہیں زندگی داؤ پر لگاتے ہیں۔!"

اس بار لوئیسا وہاں نہیں رکی۔ جیمسن نے بھی راستہ چھوڑ دیا۔! پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ٹرانس میٹر پر اشارہ موصول ہوا۔!

"یس یور میجسٹی۔!" جیمسن نے ٹرانس میٹر کو منہ کے قریب لا کر کہا۔ "کیا اُس نے تمہارے ٹرانس میٹر پر گفتگو کی تھی۔" دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"جی ہاں....!"

"اس کا کیبن باہر سے مقفل کر دو۔ اگر وہ کیبن کے اندر موجود ہو۔!"

"کیا فائدہ جناب اس کے پاس بھی چابی ہوگی۔!" جیمسن نے کہا۔

"نہیں کسی کے پاس بھی نہیں ہے تم کیپٹن سے اُس کے کیبن کی چابی طلب کر سکتے ہو۔!"

"بہت بہتر جناب۔!"

"اوور اینڈ آل۔!" جیمسن نے کہہ کر سوئچ آف کیا اور ٹرانس میٹر کو جیب میں ڈال کر لوئیسا کے کیبن کی طرف چل پڑا۔



دوسری صبح تک لوئیسا نے اچھا خاصا ہنگامہ کر دیا تھا۔ ٹالا بو آ نے کیپٹن کو طلب کر کے کیبن نمبر تین کی چابی طلب کی۔

"وہ تو رات ہی مجھ سے طلب کر لی گئی تھی۔!" کیپٹن نے جواب دیا۔

"کون لایا تھا....؟"

"پرنس کا ڈاڑھی والا باڈی گارڈ۔!"

"اوہ....اچھا جاؤ....!"

کیپٹن چلا گیا۔ پھر ٹالا بو آ جیمسن کو حاضر ہونے کا حکم بھجوا ہی رہی تھی کہ جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

"کیوں خواہ مخواہ آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔!" اُس نے غصیلے لہجے میں ٹالا بو آ سے کہا۔

"اُس ڈاڑھی والے نے پچھلی رات لوئیسا کا کیبن مقفل کر دیا تھا۔!" ٹالا بو آ نے بھی خفگی کے سے انداز میں جواب دیا۔

"اُس نے میرے حکم سے ایسا کیا تھا۔!"

"کک....کیوں....؟" ٹالا بو آ ہکلا کر رہ گئی۔

"بندریا کی طرح چاروں طرف چکچکاتی پھر رہی تھی۔ مجھے غصہ آ گیا اور میں نے جیمسن سے کہا کہ وہ اُسے بند کر دے۔!"

ٹالا بو آ طویل سانس لے کر رہ گئی۔

لیکن اُس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار بدستور قائم رہے۔ اُس نے کسی قدر توقف کے ساتھ پوچھا۔ "وہ آدمی جسے تم اپنا باس کہتے ہو۔! ریڈیو روم میں کیا کر رہا ہے۔؟"

"کچھ ٹھیک ہی کر رہے ہوں گے۔!" جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

"مجھے وہ قابل اعتماد آدمی معلوم نہیں ہوتا۔!"

"پھر تو نے کتیوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔!"

"تم تو ایک ان پڑھ آدمی کی طرح گفتگو کرنے لگے ہو۔!"

"مجھ جیسے آدمی اکثریت میں ہیں! دنیا انہی کے دم سے آباد ہے، پر رونق ہے۔۔۔۔ ورنہ پڑھے لکھے لوگ تو اسے جہنم بنا کر رکھ دیتے۔۔۔۔ اور دیکھو۔۔۔۔! اگر اب تم نے باس کی شان میں گستاخی کی تو چیخ چیخ کر سب کو اصل حالات سے آگاہ کر دوں گا۔"

"نہیں۔۔۔۔!" ٹالا بو آخوف زدہ لہجے میں بولی۔ "اب میں کچھ نہ کہوں گی۔!"

"ذرا عقل استعمال کرو۔۔۔۔ تمہارا خیال تھا کہ ہم پر کھلے سمندر میں حملہ ہوگا۔ لیکن تمہارے ہی بیان کے مطابق ہم آدھے سے زیادہ سفر طے کر چکے ہیں۔!"

"میں تو تمہاری ہی وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔۔!" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"چلو یہی سہی۔۔۔۔ اب اپنی زبان بند رکھنا۔۔۔۔ میرا باس بھی بہت بڑی مملکت کا بادشاہ ہے۔۔۔۔ اس لئے ادب ملحوظ رکھو۔۔۔۔ اور ہاں اس سفید بندریا کا اب کیبن کھول دیا گیا ہے۔۔۔۔! اُسے سمجھا دینا کہ ریڈیو روم سے دور ہی رہے۔!"

ٹھیک اسی وقت لوئیسا نے باہر سے کیبن میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔!

"آجاؤ۔۔۔۔!" ٹالا بو آنے اونچی آواز میں کہا۔

لوئیسا غم و غصہ کی تصویر بنی ہوئی اندر آئی۔

"بس کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں۔" جوزف نے ہاتھ اٹھا کر کہا "تمہارا کیبن میں نے مقفل کرایا تھا۔!"

"لیکن کیوں۔۔۔۔؟ یور ہائی نس۔۔۔۔!"

"تمہاری بہتری کے لئے۔۔۔۔ زکام ہو جاتا ہے سمندری ہوا سے۔!"

"بحث کی ضرورت نہیں۔!" ٹالا بو آبول پڑی۔ "بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہز ہائی نس کے حکم سے کیبن تک محدود کی گئی تھیں۔!"

لوئیسا طنزیہ انداز میں کسی قدر خم ہوئی اور باہر نکل گئی۔ اب وہ ظفر اور جیمسن کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ وہ کچن کے قریب کھڑے کافی پی رہے تھے۔

لوئیسا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر جیمسن نے بُرا سا منہ بنایا۔

"صبح بخیر ماموزئیل۔!" ظفر نے چھیڑنے کے سے انداز میں اُسے مخاطب کیا۔

"میں موسیو علی عمران سے ملنا چاہتی ہوں۔!"

"پھر وہی جھگڑے کی بات....!"

"یہ بہت ضروری ہے۔!"

"جو کچھ کہنا ہے ہم سے کہہ دو۔!" جیمسن بولا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید ڈیڈلی فراگ بھی ریڈیو روم میں موجود ہے۔!"

"کہیں تم افیون سے تو شوق نہیں کرتی رہی ہو۔!"

"وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔!"

"کہاں....؟"

"یہ میں نہیں جانتی۔!"

"چونکہ تم نہیں جانتیں، لہٰذا وہ ان کے ساتھ ریڈیو روم میں ہوگا۔!"

"میں کہتی ہوں وہ بے حد خطرناک ہے۔ اور یہ اسٹیمر بنکاٹا کے ساحل پر پہنچ کر بھی تباہ ہو سکتا۔ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے گا...."

"بڑی خوشی کی بات ہے۔! میں یہی چاہتا ہوں۔!" جیمسن ہنس کر بولا۔

"جہنم میں جاؤ۔!" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"اگر تم ساتھ چلنے کا وعدہ کرو تو مجھے اس پر بھی تیار پاؤ گی۔!"

"فضول باتیں نہ کرو....!" ظفر نے جیمسن کو گھورتے ہوئے کہا۔ اور لوئیسا سے بولا۔

"بہتر ہوگا کہ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو....! اور فی الحال اسے بھول جاؤ کہ ہم تمہاری نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔!"

لوئیسا نے اُسے قہر آلود نظروں سے گھورا، اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔!

"یہ کیا بات ہوئی جناب....؟" جیمسن اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔!

"کسی حد تک حالات سے آگاہ ہو گیا ہوں۔ عمران صاحب نے شروع ہی سے اس معاملے کو کچھ اس قسم کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے کہ ہم الجھائے گئے ہیں.... ورنہ ان معاملات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔!"

"اس سے بحث نہیں.... سوال اس عورت کی نگرانی میں کام کرنے کا ہے۔!"

"تم اسے کیا سمجھتے ہو....؟" ظفر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"فرانس کے خفیہ امور کے محکمے کی ایک اعلیٰ آفیسر ہے۔!"

"اوہو....!"

"بہر حال مجھے اسی حد تک آگاہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے سے ہمارے ملک اور فرانس کا کوئی مشترکہ مفاد وابستہ ہے۔!"



دفعتاً ڈیڈلی فراگ اٹھ بیٹھا.... بڑی گہری نیند سو رہا تھا....! تیزی سے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ لیکن یہ ریڈیو روم تو نہیں تھا۔ وہاں اتنی آرام دہ مسہری نہیں تھی۔ سرے سے کوئی ایسی جگہ ہی نہیں تھی جہاں کمر سیدھی کرنے ہی کے خیال سے لیٹا جا سکتا۔!

یہ تو ایک بہت کشادہ اور عمدگی سے آراستہ کیا ہوا کیبن تھا.... وہ مسہری سے اتر آیا.... سامنے قد آدم آئینہ تھا.... اُس پر نظر پڑتے ہی وہ بُری طرح چونکا....!

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کے سامنے کوئی اجنبی کھڑا ہو.... یہ اُس کی شکل تو نہیں تھی۔ اگر شانے کان کی لوؤں تک اٹھے نہ ہوتے تو وہ خود کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیتا۔

"میں کس جال میں پھنس گیا ہوں....!" وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔ دوپہر کے بعد جب اسٹیمر بنکاٹا کے ساحل سے لگنے والا تھا اُسے کافی پینے کو دی گئی تھی۔

شاید اُسی کافی میں کوئی خواب آور دوا شامل تھی۔ ورنہ وہ اپنی لاعلمی میں ریڈیو روم سے اس کیبن میں کیوں کر منتقل کیا جا سکتا۔!

چلو بھرم رہ گیا، اُس نے سوچا، وہ آدمی صرف اس مہم کی حد تک اُس کا دشمن تھا ورنہ اس کے چہرے پر ایسا میک اپ کیوں کرتا کہ دوسرے پہچان نہ سکیں۔

"بہر حال مسٹر کنگ چانگ....!" وہ کھوکھلی سی آواز میں بڑبڑایا۔ "اتنی چوٹ تم نے پہلے کبھی نہیں کھائی ہوگی۔!" وہ کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکلا.... سورج غروب ہو چکا تھا اور فضا میں سرمئی غبار آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

اُس نے طویل سانس لی اور سوچنے لگا، تو کیا یہ واپسی کا سفر ہے....؟ غالباً اسٹیمر تو وہی ہے جس کے ریڈیو روم سے وہ اپنے آدمیوں کو برابر ہدایات دیتا رہا تھا کہ اسٹیمر کو بخیر و عافیت بنکاٹا تک

پہنچ جانے دیں۔ ایک بار پھر وہ جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا۔ خبیث صورت ڈھمپ لوپو کا اپنی تمام تر ہیئت کذائی کے ساتھ یاد آ گیا تھا۔ خیر دوست.....! اُس نے سوچا۔ زندگی ہے تو پھر ملاقات ہو گی اگر پورے بنکاٹا کو جہنم بنا کر نہ رکھ دیا تو کنگ چانگ پر تف ہے۔ دوبارہ کیبن میں داخل ہونے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ بائیں جانب سے ایک آدمی نمودار ہوا۔

"آپ کے لئے مارتینی لاؤں یا کافی پسند فرمائیں گے.....!" اس نے بڑے ادب سے پوچھا۔ فراگ نے اُسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن دھند لکے میں اُس کے خدوخال واضح طور پر نظر نہ آ سکے۔!

"اندر چلو..... بتاتا ہوں.....!" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"بہت بہتر جناب.....!" اُس نے کہا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔

فراگ نے اُسے گھور کر دیکھا اور وہ اُس سے نظریں چرانے لگا۔ صورت ہی سے اول درجے کا احمق معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو.....؟" فراگ غرایا۔

"مم..... میں پرنسز ٹالا بوآ کا خصوصی خادم ہوں جناب.....! اور ان کی ہدایت کے مطابق آپ کو تاہیتی پہنچانے جا رہا ہوں۔!"

"کس قوم سے تعلق رکھتے ہو.....!"

"اسپینی ہوں جناب.....!"

"اسٹیمر پر اور کون کون ہے.....؟"

"اسٹیمر کا عملہ..... میں اور آپ جناب.....!"

"تمہارا نام کیا ہے.....؟"

"علی عمران.....!"

"لیکن یہ اسپینی نام تو نہیں معلوم ہوتا.....!"

"عربی النسل اسپینی ہوں۔!"

فراگ نے سوچا کم از کم ٹالا بوآ کے اس خادم خصوصی کو تو بنکاٹا واپس نہ جانے دے گا..... اور..... اور..... اسی کو بنکاٹا کی تباہی کا باعث بنانے کی کوشش کرے گا.....! ٹالا بوآ ہونہہ.....!

"مم..... میرے لئے کیا حکم ہے جناب.....!" خادم خصوصی ہکلایا۔

"مارٹینی لاؤ.....!"

"اور کچھ جناب.....!"

"اُس کے بعد رات کا کھانا..... تم بہت مہذب آدمی معلوم ہوتے ہو میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔!"

"بہت بہت شکریہ جناب.....!" وہ تعظیماً جھکا اور باہر نکل گیا۔

فراگ کے ہونٹوں پر شیطانی سی مسکراہٹ تھی۔!

عمران سیریز　69　ابنِ صفی

دھوئیں کا حِصار



عمران سیریز نمبر 69

دھوئیں کا حصار

دوسرا حصہ

پیشرس

کنگ چانگ کی پسندیدگی کا شکریہ! اب "دھوئیں کا حصار" ملاحظہ فرمایئے۔ یہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے! وعدے کے مطابق یہ کتاب جلد پیش کر رہا ہوں اور آئندہ کے لئے بھی آپ کی دعاؤں کا طالب ہوں۔!

کنگ چانگ کے سلسلے میں درجنوں ستائشی خطوط کے ساتھ تین ایسے خط بھی ملے ہیں جن میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ پسند اپنی اپنی! مار دھاڑ سے بھرپور کتب بھی بازار میں موجود ہیں انہیں پڑھئے میں نے منع تو نہیں کیا۔ لیکن بھلا میں ڈیڑھ روپیہ کیسے واپس کر سکوں گا۔ جب کہ ڈیڑھ روپے کا میٹریل بھی کتاب میں لگا ہوا ہے۔ یقین کیجئے کہ اس قیمت پر آپ میری کہانیاں مفت پڑھ رہے تھے۔ اسی لئے پچیس پیسوں کا اضافہ کیا گیا ہے! اب اگر کسی

بھائی کو میری کوئی کتاب پسند نہ آئے تو اپنی چونی واپس لے جا سکتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ واپسی کے کرائے پر صرف ہو جائے گی (اگر واپسی بذریعہ بس ہوئی) لہٰذا صبر کیجئے! اگر مجھ تک پہنچ "پیدل" کے راستے ہو سکتی ہے تو یقیناً آپ میرے پڑوسی ہوں گے۔ پھر بھائی! ایسی بھی کیا بے مروتی کہ پڑوسی کو چونی بھی نہیں بخش سکتے۔

میرے پڑھنے والے مجھے عموماً دشواریوں ہی میں مبتلا رکھتے ہیں۔ جب "مفرد" ناول لکھنا شروع کرتا ہوں تو مسلسل کہانیوں کا مطالبہ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں ایسا کوئی سلسلہ شروع کیا خطوط کی بھرمار ہونے لگی کہ یہ کیا کر بیٹھے! انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں......؟

ذرا صبر سے کام لیجئے! خاص نمبروں کا وعدہ کیا ہے۔ انشاءاللہ وہ بھی ضرور پورا کروں گا۔ لیکن اتنی ضخیم کتابیں نہیں پیش کر سکتا جن کی قیمت آپ کی بساط سے باہر ہو۔ کیونکہ یہ میرے زیادہ تر پڑھنے والوں کی قوت خرید سے باہر ہوں گی۔ نہیں...... خدارا ! ایسا کوئی مشورہ نہ دیجئے کہ میری کتابیں صرف لائبریریوں ہی تک محدود ہو کر رہ جائیں۔!

ابن صفی

۲۳/اکتوبر ۱۹۷۳ء



اسٹیمر پاپ اِے اِتے کے ساحل سے جالگا۔ چاروں طرف چمکیلی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔
ڈیڈلی فراگ کیبن کا دروازہ کھول کر عرشے پر نظر دوڑانے لگا....

اس کی فطری جھلاہٹ اب پوری طرح بیدار ہو چکی تھی۔ ایسا معلوم ہو تا تھا جیسے پہلے سامنے پڑنے والے کو پھاڑ ہی کھائے گا.... لیکن وہ ایسا نہ کر سکا.... نہ جانے کیوں اس احمق اور بھولے بھالے آدمی پر اسے رحم آنے لگتا تھا۔

ٹالا بو آ کے خادم خصوصی نے اسے جھک کر تعظیم دی۔

"اندر چلو۔" فراگ ایک طرف ہٹتا ہوا بولا۔ "میں کچھ دیر بعد اتروں گا۔"

"آپ مرضی کے مالک ہیں جناب۔" عمران نے مُسمّسی صورت بنا کر کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔" فراگ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"میں اس کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جناب۔"

"میری اجازت سے۔" فراگ غرایا۔

وہ ایک اسٹول پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے موقع ملتے ہی بھاگ کھڑا ہو گا۔

"میرے بارے میں تمہیں کیا بتایا گیا ہے؟" فراگ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"یہی کہ آپ آنجہانی فرمانروا پومارے پنجم کے پوتے ہیں۔ میرے مالک شہزادے ہر بندا کے دوست...."

"ہوں...." فراگ دم بخود رہ گیا۔ وہ لوپوکا کے بارے میں سوچنے لگا۔ دشمن ضرور تھا مگر

دانا.... محض اپنی مقصد براری سے کام رکھتا ہے۔ کسی کی تذلیل کا خواہاں نہیں رہتا....

"ڈھمپ لوپو کا کہاں ہے؟"

"یہ کیا چیز ہے عالی جاہ....؟" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"چیز نہیں آدمی ہے! میرے ساتھ تھا۔"

"میرے لیے یہ نام نیا ہے عالیجاہ...."

فراگ نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

"نہیں جناب!" عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "میں نہیں جانتا کبھی کوئی ایسا آدمی میری نظر سے نہیں گذرا۔"

"کیا تم فوری طور پر واپس جاؤ گے؟"

"جی ہاں...."

"کیا دو چار دن میرے ساتھ قیام نہیں کر سکتے....؟"

"شہزادی کی اجازت کے بغیر ناممکن ہے۔ ویسے تاہیتی دیکھنے کی بڑی خواہش تھی۔ عالیجاہ! کاش دو ہی دن یہاں گذار سکتا۔"

"حیرت ہے! بزکاٹا میں رہتے ہو اور تم نے تاہیتی نہیں دیکھا۔"

"زرخرید غلام یونہی زندگی بسر کرتے ہیں عالیجاہ! شہزادی نالابو آ نے مجھے میرے مفلوک الحال باپ سے خریدا تھا۔"

"میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دن میرے ساتھ قیام کرو.... میں نالابو آ کو مطلع کر دوں گا.... وہ کچھ نہیں کہے گی۔"

"آپ مالک ہیں۔" عمران خوش ہو کر بولا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب چمک سی لہرائی تھی۔

"تم میرے ساتھ ہی اترو گے! یہاں اسٹیمر پر تو کسی کو جوابدہ نہیں....!"

"نہیں عالیجاہ! میں صرف آپ کے رحم و کرم پر ہوں۔"

"ٹھیک ہے میں نالابو آ کو اطلاع بھجوا دوں گا۔"

"جیسا آپ فرمائیں۔" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسٹیمر سے اترے تھے اور ایک ساحلی ہوٹل میں داخل ہو گئے تھے۔ فراگ نے کاؤنٹر سے کسی کو گاڑی کے لیے فون کیا.... پھر اسی میز کی طرف پلٹ آیا اور عمران کی طرف دیکھے بغیر پوچھا۔ "کیا کھاؤ گے؟"

"جو مل جائے عالیجاہ۔"

"اچھا۔ اچھا میں خود ہی تمہارے لیے انتخاب کروں گا۔ اور اب دیکھو اب میں شہزادہ نہیں ایک تاجر ہوں۔"

"میں آپ کے خاندان کے افسوسناک حالات سے واقف ہوں۔" عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔

"اوہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں اب بھی میری ہی حکومت ہے.... وہ تو میں اپنی اصلی شکل میں نہیں ہوں۔ ورنہ ہوٹل کا عملہ سر کے بل کھڑا ہو جاتا.... شام کو میں تمہیں دکھادوں گا۔"

"آپ اپنی اصل شکل میں۔" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں....

فراگ نے بلند آہنگ قہقہہ لگا کر کہا۔ "ہاں۔ یہ میک اپ ہے! میں ہربنڈا کو بنکاٹا پہنچانے گیا تھا۔ اس کے کچھ نامعلوم دشمن نہیں چاہتے تھے کہ وہ بنکاٹا کے ساحل پر قدم رکھ سکے۔ اسی لیے میں میک اَپ میں تھا کہ اس کے دشمنوں کا پتہ لگا سکوں۔"

"کس بادشاہ کے پوتے ہیں؟" عمران نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"تم انگریزی سمجھ سکتے ہو؟"

"نہیں عالیجاہ! فرانسیسی اور ہسپانوی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتا۔"

اشارے سے ایک ویٹرس کو بلا کر فراگ نے اپنا آرڈر پلیس کیا تھا۔

"اچھا یہ تو بتاؤ.... یہ ہربنڈا آیا کہاں سے ہے؟" فراگ نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"مجھے اس کا علم نہیں جناب! بس اتنا جانتا ہوں کہ طویل مدت کی گمشدگی کے بعد تشریف لائے ہیں۔"

"اس کے باوجود بھی یقین نہیں کہ وہ شاہ بنکاٹا سے معافی مانگ لے۔"

"معافی!" عمران نے حیرت ظاہر کی۔ "میں نہیں سمجھا۔"

"پرنس ہربنڈا ضدی آدمی ہے اور شاہ بنکاٹا بہر حال اسی کا باپ ہے۔ اگر ہربنڈا نے معافی مانگی تو وہ بنکاٹا کو فرانس ہی کے حوالے کر دے گا۔"

"اوہ تو کیا شاہ اور ولی عہد کے درمیان کوئی جھگڑا ہے۔" عمران نے اپنی حیرت کو بدستور قائم رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اور بات بہت معمولی تھی۔ ہربنڈا نے بھینس کا دودھ پینے سے انکار کر دیا تھا۔"

"اگر اجازت ہو تو میں اس بات پر ہنس لوں۔" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

اور فراگ کو سچ مچ ہنسی آ گئی۔

"باپ بیٹے دونوں سنکی ہیں" اس نے کہا۔

"آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی برابری کے ہیں۔"

"میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔"

کھانے کے دوران ہی میں ایک لمبی گاڑی ہوٹل کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی.... اور فراگ نے سوچا تھا کہ ہوٹل کے باتھ روم ہی میں اس میک اَپ سے پیچھا چھڑا لینا چاہئے۔ ورنہ اس کے آدمی کیا سوچیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ کنگ چانگ سے تعلق رکھنے والے معمولی لوگ بھی کھلم کھلا سب کچھ کرتے پھرتے تھے۔ تو پھر بھلا وہ خود اس کے لیے کیا جواز رکھ سکتا تھا۔

پھر پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر وہ اس میک اَپ سے پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو گیا جو ڈھمپ لوپوکا نے اس پر کیا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ باتھ روم سے برآمد ہوا پورے ہوٹل میں سنسنی پھیل گئی۔ باتھ روم جانے سے پہلے اس نے بل ادا کر دیا تھا اور عمران سے کہا تھا کہ وہ ڈائننگ ہال سے باہر نکل کر برآمدے میں اس کا منتظر رہے۔

بہر حال گاڑی میں بیٹھتے وقت وہ ڈیڈلی فراگ تھا اور عمران اس کی شکل دیکھ دیکھ کر خوف زدگی ظاہر کئے جا رہا تھا۔

"ڈرو نہیں۔" فراگ اس کا شانہ تھپک کر آہستہ سے بولا۔ "تم مجھے اپنا دوست پاؤ گے۔ میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔"



یہ بنکا ٹا بھی بہت خوبصورت جزیرہ ہے۔" جیمسن نے ظفر سے کہا۔ وہ کھڑکی سے قریب کھڑا دور کی سرسبز پہاڑیوں کو گھورے جارہا تھا۔

انہیں پرنس کے محل میں کچھ کمرے دیئے گئے تھے۔ پچھلی سہ پہر کو وہ یہاں پہنچے تھے۔

شہزادے کی واپسی کی خوشی میں دارالحکومت کو شایان شان طریقے سے سجایا گیا تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں خاص شاہی محل پر اداسی طاری تھی۔ پچھلی شب پرنس کا محل بھی بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ لیکن شاہی محل کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"آخر آپ اتنے گم سم کیوں نظر آرہے ہیں؟" جیمسن نے ظفر کی طرف مڑ کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"لوئیسا تو یہاں پہنچنے کے بعد سے دکھائی ہی نہیں دی۔"

"جہنم میں جائے۔"

"ایسا نہ کہیے! اپنے بیان کے مطابق وہ یہاں واحد سفید فام لڑکی ہو گی۔"

"میرا موڈ ٹھیک نہیں ہے اس لیے بکواس بند کرو۔"

"موڈ خراب رکھنے کی چیز نہیں ہوتی یور ہائی نس.... ملی جلی نسلوں والی گندمی لڑکیاں بھی میں نے یہاں دیکھی ہیں۔ بڑی آنکھوں والیاں تو بس قیامت ہیں قیامت۔"

ظفر جھلا کر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ۔" جیمسن اونچی آواز میں بولا۔

ایک سیاہ فام خادم نے کمرے میں داخل ہو کر ٹالا بوآ کی طرف سے طلبی کا حکم سنایا۔

اور پھر وہی انہیں ٹالا بوآ کی طرف لے چلا تھا۔

ٹالا بوآ ایک بڑے کمرے میں ملی۔ لوئیسا بھی وہاں موجود تھی۔ جیمسن نے ٹالا بوآ کی نظر بچا کر اسے آنکھ ماری اور وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں گھور کر رہ گئی۔

"میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لیے طلب کیا ہے۔" ٹالا بوآ نے ظفر کو مخاطب کیا....

"فرمایئے....!"

"بیٹھ جاؤ....!" اس نے سامنے والی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ یور ہائی نس....!"

وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"اب تم دونوں ہی پرنس کے مزاج دان ہو....! میرا ان پر کوئی اختیار نہیں رہا۔"

ظفر اور جیمسن سنبھل کر بیٹھ گئے۔

ٹالا بو آ کہتی رہی۔ "اپنی طویل گمشدگی سے پہلے وہ کم از کم میری کوئی بات نہیں ٹالتے تھے.... بہر حال تم دونوں انہیں اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرو کہ وہ اپنے باپ سے معافی مانگ لیں۔"

"اوہ۔ تو کیا پرنس کو ابھی تک معاف نہیں کیا گیا۔ اتنی طویل گمشدگی کے بعد بھی نہیں۔" ظفر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ صرف باپ ہی نہیں، بنکاٹا کے بادشاہ بھی ہیں۔" ٹالا بو آ نے سرد لہجے میں کہا۔

"تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ بھینس کا دودھ اس حد تک مسئلہ بن جائے گا۔" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرو۔" لوئیسا بول پڑی۔

"ٹھیک ہے۔" ٹالا بو آ سر ہلا کر بولی۔ "اب ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہر حال تم پرنس کو آمادہ کرو.... تمہاری جیبیں سونے کے سکوں سے بھر دی جائیں گی۔"

"ہم کوشش کریں گے یور ہائی نس۔....!"

"بس.... جاؤ۔"

وہ دونوں اٹھ گئے۔ ان کے ساتھ ہی لوئیسا بھی اٹھی تھی۔

"تمہاری موجودگی ضروری نہیں ہوگی۔" ظفر بولا۔

"کیوں؟"

"تمہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں پرنس بھڑک اٹھتے ہیں۔"

"ہاں۔ ہاں۔ تم یہیں ٹھہرو۔" ٹالا بو آ نے لوئیسا سے کہا۔

"جیسی آپ کی مرضی، یور ہائی نس....!"

وہ دونوں کمرے سے نکل کر جوزف کی خواب گاہ کی طرف چل پڑے۔ وہ ابھی تک خواب گاہ

سے برآمد نہیں ہوا تھا۔ اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے طور پر وقت گذارے گا۔ شاہی اوقات کار اس پر مسلط نہ کئے جائیں۔

"کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ یور ہائی نس۔" جیمسن دروازے پر پہنچ کر اونچی آواز میں بولا۔

"ضرور.... ضرور....!" اندر سے جوزف کی چہکار سنائی دی۔

وہ دونوں پردہ ہٹا کر خواب گاہ میں داخل ہوئے۔ جوزف مسہری سے اٹھ گیا۔

"یہ ٹھاٹ ہیں بیٹے۔" جیمسن نے اردو میں کہا۔

"کیا بولتا بھائی.... ہم پاگل ہو جائے گا۔ بیٹھو بیٹھو...."

"آخر آپ اپنے باپ سے معافی کیوں نہیں مانگ لیتے۔ یور ہائی نس....!" ظفر نے ادب سے کہا۔

"ہرگز نہیں!" جوزف دہاڑا۔ "مجھے پرواہ نہیں ہے۔ باپ معاف کرے یا نہ کرے! میں اپنے ماموں کے پاس چلا جاؤں گا۔"

"کیا مطلب؟" جیمسن بوکھلا کر بولا۔ "یا تو سرے سے باپ ہی نہیں تھا یا اب کوئی ماموں بھی پیدا ہو گیا۔"

"ہاں.... بالکل.... اس محل میں قدم رکھتے ہی میری یادداشت واپس آگئی ہے.... میں پرنس ہربنڈا ہوں.... اور میرا ماموں جزیرہ موکارو کا بادشاہ ہے.... میں موکارو چلا جاؤں گا.... اگر میرا باپ سیدھا نہ ہوگا۔"

"حضور آپ محض بھینس کی وجہ سے ناخلفی پر اتر آئے ہیں...." ظفر نے کہا۔

جوزف ان کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔ "باس نے یہی کہا تھا' مجھے پریشان مت کرو.... نہ میں نے اس باپ کی پہلے کبھی شکل دیکھی ہے اور نہ موکارو والے ماموں کی۔"

"اوہ۔" جیمسن برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"لیکن اگر باپ نے غصے میں قتل کر دینے کا حکم صادر فرما دیا تو....؟" ظفر نے پر تشویش لہجے میں پوچھا۔

"وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔ فرانس کا کٹھ پتلی بادشاہ ہے۔ باس نے یہ بھی بتایا تھا۔"

"پتا نہیں کیا چکر ہے....؟"

"ہو گا کچھ۔" جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی! چند لمحے کچھ سوچ کر بولا۔ "لیکن یہاں میرے لیے خطرہ موجود ہے۔ تم دونوں اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔"

"کیسا خطرہ....؟"

"مجھے قتل بھی کیا سکتا ہے....!"

"زیادہ چڑھ گئی ہے کیا؟" جیمسن بولا۔ "ابھی تو کہہ رہے تھے کہ وہ اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔"

"میں اپنے باپ کی بات نہیں کر رہا مسٹر! کچھ اور ہی لوگ میری زندگی کے خواہاں ہیں....!"

"لیکن بنکانا میں تو تمہیں کوئی خطرہ نہ ہونا چاہئے!"

"اگر ہو بھی تو کیا فرق پڑتا ہے! میں جنگل کا بیٹا ہوں مسٹر.... خطرات میرا کھیل ہیں۔ میں نے تو باس کا پیغام تم تک پہنچایا ہے۔"

"اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بتایا تھا....؟"

"نہیں....!"

"کیا وہ یہیں موجود ہیں....؟"

"میں یہ بھی نہیں جانتا....!"

"خیر.... خیر.... اپنے ماموں کے پاس کب جانے کا ارادہ ہے اور ہمیں بھی ساتھ لے چلو گے یا نہیں....؟"

"دیکھو' کیا ہوتا ہے.... میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ویسے تم نالا بو آ سے کہو کہ تم دونوں میرے ساتھ خواب گاہ ہی میں راتیں بسر کرو گے۔"

"یہ کیا بدمذاقی ہے۔" جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔

"یہی مناسب ہے مسٹر! میں کہہ چکا ہوں کہ ایک سے زیادہ بیوی نہیں رکھ سکتا۔ صرف بوتل ہی میری بیوی ہے....!"



عمران ابھی تک اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ آخر فراگ اس سے کیا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ

آج یہ اس کا دوسرا دن تھا۔ فراگ اسے اپنی اقامت گاہ میں لے گیا تھا جہاں سے اس نے اسے ٹالابوآ کے اسٹیمر تک پہنچایا تھا۔

فراگ کا رویہ اس کے ساتھ دوستانہ تھا۔ ٹالابوآ کے غلام کی حیثیت سے ٹریٹ نہیں کر رہا تھا.... اس کی سال رواں کی محبوبہ اَم بنی ایک ہی دن میں اس سے بے تکلف ہو گئی تھی۔ اس کی احمقانہ باتوں پر بچوں کی طرح خوش ہوتی۔ گویا ایک کھلونا ہاتھ آیا تھا۔

"احمق نظر آنے کے باوجود بھی تم خوبصورت لگتے ہو۔" وہ بات بات پر کہتی اور عمران شرما کر سر جھکا لیتا۔ اَم بنی کی یہ بے باکیاں فراگ کی موجودگی میں بھی جاری رہتیں۔ اور وہ بھی اپنی فطرت کے خلاف کبھی ہنس دیتا اور کبھی صرف مسکرا کر رہ جاتا۔

اس وقت بھی اَم بنی کی چھیڑ چھاڑ جاری تھی کہ دفعتاً فراگ نے سنجیدگی اختیار کر کے کہا۔

"اب تم جاؤ! ہم کچھ ضروری باتیں کریں گے۔"

"ضروری باتوں میں کیا رکھا ہے! میں تمہیں گیتار پر ایک گیت کیوں نہ سناؤں...."

"جاؤ...!" فراگ جھنجھلا کر بولا۔ "میری مرضی کے خلاف کچھ کرتی ہو تو بندریا لگنے لگتی ہو۔"

وہ برا سا منہ بنائے وہاں سے چلی گئی۔

عمران سختی سے ہونٹ پر ہونٹ جمائے ٹھس بیٹھا رہا۔ فراگ نے اس سے کہا۔ "یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم اسپینی سمجھ سکتے ہو۔"

"میری مادری زبان ہے جناب! فرانسیسی تو سیکھنی پڑی تھی۔ آپ تو جانتے ہیں کہ بنکانا کی دوسری زبان یہی ہے۔"

"میری بدقسمتی ہے کہ مجھے اسپینی نہیں آتی۔"

"آپ سیکھ سکتے ہیں جناب!"

"وقت لگے گا اور میرے پاس وقت ہی تو نہیں ہے۔"

"میں آپ کو سکھا سکتا ہوں۔ بہت تھوڑے وقت میں، مگر اس کے لیے آپ کو بنکانا میں قیام کرنا پڑے گا۔"

"اوہ۔ پھر دیکھیں گے! فی الحال میری ایک بات سنو! آج رات ہم ایک میٹنگ میں چلیں گے۔ وہ لوگ یا تو انگریزی بول سکتے ہیں یا اسپینی! میں ان سے انگریزی میں گفتگو کروں گا۔ اگر وہ

آپس میں میرے خلاف کوئی بات کرنا چاہیں گے تو اسپینی میں کریں گے۔ تم اس طرف دھیان رکھنا....!"

"بہت بہتر جناب!" عمران خوش ہو کر بولا۔ "میں کسی لومڑی کی طرح چوکنا رہوں گا۔ کیا وہ آپ کے دشمن ہیں جناب....؟"

"میرے لیے شاید اتنے نہ ہوں جتنے ہربنڈا کے لیے ہیں۔"

"اوہ.... تب تو میں ان کی گردنیں توڑ دوں گا...." عمران غصیلے لہجے میں بولا۔

"طیش میں آنے کی ضرورت نہیں! دماغ کو ٹھنڈا رکھ کر ان کی آپس کی گفتگو پر دھیان دینا۔"

"ایسا ہی ہو گا جناب عالی!"

"یہ کتنا عجیب اتفاق ہے کہ تم اسپینی جانتے ہو! میرے پاس ایسا کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے پسند کرنے لگو تاکہ میں تمہیں ہربنڈا سے حاصل کر لوں....؟"

"میری خوش قسمتی ہو گی جناب! کیونکہ آپ ایک زندہ دل مالک ہیں....جوانی میں بڑھاپا مجھ پر طاری ہو گیا ہے۔ اس سے بھی نجات مل جائے گی۔"

"بنکاٹا کے لوگ خشک مزاج ہیں۔" فراگ مسکرا کر بولا۔ "ویسے تمہیں اسلحہ کے کھیل سے بھی کچھ دلچسپی ہے یا نہیں؟"

"تھوڑی بہت....!"

"نشانہ کیسا ہے....؟"

"میرا خیال ہے کہ برا نہیں ہے....!"

"باڈی گارڈ کے فرائض انجام دے سکو گے....؟"

"مجھے اس کا تجربہ ہے جناب! میں پرنسز کا باڈی گارڈ ہی ہوں۔"

"وہ رسمی چیز ہے! کسی ایسے آدمی کے باڈی گارڈ بننے کی بات تھی جس کی زندگی ہر آن خطرے میں ہو۔"

"کیا وہ میٹنگ ایسی ہی ہو گی جناب....؟"

میرا خیال ہے کہ ایسی ہی ہو گی! اور میں اپنے ساتھ ایک سے زیادہ آدمی نہیں لے جا سکوں گا۔!"

"فکر نہ کیجئے! میں پہلے مروں گا' پھر آپ پر آنچ آئے گی...."

"پھر بھی میں کس طرح یقین کرلوں....."

"میرے پاس ریوالور نہیں ہے جناب.....!"

"اوہ۔ تو کیا تم ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو؟ اچھا تو چلو پائیں باغ میں...." فراگ اسے پائیں باغ میں لایا اور ایک ریوالور دے کر بولا۔ "دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو۔"

"آپ ایک سکہ اچھالئے' زمین پر گرنے سے پہلے ہی اڑادوں گا۔"

فراگ نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں قہقہہ لگایا۔

"یقین کیجئے عالیجاہ....."

"ایسا کرتے کسے دیکھا تھا؟"

"آپ سکہ اچھالئے جناب!" عمران نے کسی قدر جھلاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اگر پہلے ہی فائر میں نہ اڑا سکا تو دوسرا اپنی کنپٹی پر کروں گا۔"

"اوہ..... یہ بات ہے..... اچھا تو سنبھالو۔"

فراگ نے جیب سے سکہ نکال کر اچھالا اور جیسے ہی وہ پھر نیچے کی طرف آنے لگا۔ فائر ہوا ..... گولی سکے ہی پر پڑی تھی۔

فراگ حیرت سے منہ کھولے کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

برآمدے سے ام بنی کی آواز آئی۔ "یہ کیا ہورہا ہے؟"

"کچھ نہیں' بھاگ جاؤ۔" فراگ نے چونک کر کہا۔ پھر آگے بڑھ کر عمران کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔ "میں تمہیں کسی قیمت پر بھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا۔"

ام بنی بھاگ جانے کی بجائے برآمدے سے اتر کر ان کی طرف بڑھی آرہی تھی۔ لیکن فراگ اس وقت شائد بہت اچھے موڈ میں تھا اس لیے عمران سے بولا۔

"میں دوسرا سکہ اچھالتا ہوں۔ اسے بھی دکھاؤ۔"

سکہ پھر اچھالا گیا اور اس کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔

"کمال ہے.....!" فراگ بڑبڑایا۔ "میں سمجھا تھا شاید دوسرا نشانہ چوک جائے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ تمہارے اعصاب بھی فولادی ہیں۔ ہیجان میں نہیں مبتلا ہوتے.....!"

"شکریہ جناب عالی!" عمران شرما کر بولا۔

"اور ایک سو سال پہلے کی لڑکیوں کی طرح شرمیلے بھی ہو۔" اُم بنی ہنس کر بولی۔

عمران کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ارے تم آخر ہو کیا چیز....؟" فراگ اس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔

"کک.... کچھ نہیں جناب! جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو میں خود کو الو محسوس کرنے لگتا ہوں۔"

شام کو وہ اس نامعلوم مہم پر روانہ ہوئے جس کے لیے فراگ نے عمران کو اپنا ساتھی منتخب کیا تھا۔ عمران کے لیے تو وہ ایک نامعلوم ہی مہم تھی۔

گاڑی غالباً اسی سڑک پر جا رہی تھی جس پر ایک بار پہلے بھی فراگ ہی کے ساتھ سفر کر چکا تھا۔ لیکن وہ اس دن.... خوفناک شکل والا ڈھمپ لوپو کا تھا۔

سفر طویل ہی معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ اندھیرا پھیل جانے پر بھی اس کا اختتام نہ ہو سکا۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد ان کی گاڑی جسے فراگ خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا ایک ساحلی گاؤں میں داخل ہوئی.... اور عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے خوشبوؤں کے خزانے میں داخل ہو گیا ہو.... بھانت بھانت کے پھولوں کی ملی جلی خوشبو فضا میں رقص کرتی پھر رہی تھی۔ خوشبوؤں کے ساتھ ہی ٹرمپٹ اور ڈرم کی آوازیں بھی تھیں.... عجیب سا نغماتی شور تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے....؟" عمران نے فراگ سے پوچھا۔

"پھولوں کا رقص! شاید پچھلی طرف میدان میں لڑکیاں ناچ رہی ہیں۔"

دفعتاً ایک جگہ فراگ نے گاڑی روک دی اور کچھ فاصلے سے آواز آئی۔

"کون ہے....؟"

سوال انگریزی زبان میں کیا گیا تھا۔

"جس کے تم منتظر ہو...." فراگ غرایا۔

پھر ان پر ٹارچ کی روشنی پڑی تھی اور فراگ دہاڑا تھا۔ "یہ کیا بیہودگی ہے....؟"

اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں، عمران نے فرانسیسی میں پوچھا۔ "کیا میں فائر کروں جناب عالی....!"

"نہیں....!"

ٹارچ کی روشنی ڈالنے والا تیزی سے ان کی طرف آیا تھا۔

'اوہو..... آؤ میرے ساتھ۔" اس نے قریب پہنچ کر کہا۔

عمران اور فراگ ٹارچ کی روشنی میں اس کے ساتھ ایک طرف چل پڑے۔ قریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ایک چھوٹی سے عمارت کے سامنے پھر رکے۔

"اندر تشریف لے جائیے جناب.....!" اجنبی نے اس بار بڑے ادب سے کہا۔

وہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکے تھے کیونکہ عمارت کے آس پاس بھی اندھیرا تھا۔

اندر پہنچ کر وہ ایک کمرے میں آئے جہاں کئی کیروسین لیمپ روشن تھے۔

ایک بڑی سی میز کے گرد کئی کرسیاں پڑی ہوئی تھی۔ اجنبی نے ان سے بیٹھ جانے کی درخواست کی۔

پھر فراگ سے کہا۔ "گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا آپ کا ساتھی بھی اس گفتگو میں شریک ہوگا.....؟"

"یہ فرانسیسی کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتا اس لیے اس کی موجودگی سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایک آدمی ہر جگہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔"

"ٹھیک ہے! مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اجنبی نے سر ہلا کر کہا۔

دفعتاً قدموں کی چاپ سنائی دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"شام بخیر' معززین....." اس نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

جواب میں فراگ نے صرف سر کو جنبش دی تھی۔

پھر وہ دونوں ان کے مقابل بیٹھ گئے اور نووارد نے فراگ سے پوچھا۔ "ہم اس معاملے کو سمجھنے سے قاصر ہیں آخر ہربنڈا ہنکاٹا کیسے پہنچ گیا.....؟"

"میں کنگ چانگ کا نائب ہوں۔" فراگ غرایا۔ "اور یہ ضروری نہیں کہ باس اپنے کسی نائب کو اس حد تک آگاہ رکھے۔ پہلے اس نے حکم دیا تھا کہ ہربنڈا کو روکا جائے..... پھر اچانک حکم دیا کہ جانے دیا جائے.....!"

"تم ہربنڈا کے اسٹیمر پر خود موجود تھے۔" کسی قدر تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ بکواس ہے.....!"

"ہم نے آواز ریکارڈ کی تھی۔ تم اپنے آدمیوں کو احکامات دے رہے تھے کہ ہر بنڈا کے اسٹیمر کو صحیح سلامت گذر جانے دیا جائے۔"

"یقیناً میں احکامات دے رہا تھا۔ لیکن یہ بکواس ہے کہ میں ہر بنڈا کے اسٹیمر پر موجود تھا۔!"

"آخر کنگ چانگ کے اس طرح بدل جانے کی وجہ....؟"

"مسٹر! میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ مالک ہے اور ہم سب حکم کے پابند! کس کے منہ میں دانت ہیں کہ اس سے جرح کرے....؟"

"ہم اس مسئلے پر اس سے براہ راست گفتگو کرنا چاہتے ہیں....!"

"وہ براہ راست کسی سے گفتگو نہیں کرتا۔"

"اس کے احکامات تمہارے پاس کس طرح پہنچتے ہیں....؟"

"اپنی کھال میں رہو مسٹر....!"

"کیا مطلب....؟"

"اپنے کام سے کام رکھو! میں یہ کیوں بتاؤں کہ ہمارا طریق کار کیا ہے....؟"

"اوہ....اچھا اچھا...." وہ مسکرا کر بولا۔ "واقعی میرا یہ سوال نامناسب تھا۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔"

فراگ نے برا سا منہ بنا کر سر کو جنبش دی تھی اور نوارد دوسرے آدمی سے اسپینی میں کچھ کہنے لگا تھا۔

دوسرا آدمی اٹھ کر چلا گیا اور نووارد نے فراگ سے کہا۔ "دراصل ہم الجھن میں پڑ گئے ہیں۔ اسی لیے میں تم سے کافی کے لیے بھی نہیں کہہ سکا تھا۔"

"شکریہ! میں خواہش نہیں محسوس کر رہا۔" فراگ خشک لہجے میں بولا۔

"بہر حال! ہم اپنی گفتگو دوستانہ ماحول میں جاری رکھیں گے....!"

"کیسی....؟ وہ تو ختم ہو چکی۔" فراگ غرایا۔

"قطعی نہیں! کنگ چانگ سے ہمارے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ تمہیں علم ہے کہ وہ معقول معاوضے پر ہماری مدد کرتا رہا ہے۔"

"میں جانتا ہوں....!"

"اس لیے ہمیں یہ معلوم ہونا ہی چاہئے کہ اس نے اس بار ہمارا کام کیوں نہیں کیا....."

"تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔"

"وہ کس طرح....؟"

"تم پھر ہمارے طریق کار کو زیر بحث لانے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"اوہ۔ مجھے افسوس ہے۔ لیکن آخر کب تک ہمیں اس کی وجہ معلوم ہو سکے گی....؟"

"وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن زیادہ دیر نہیں لگے گی۔"

دوسرا آدمی پھر کمرے میں داخل ہوا۔ اس بار اس کے ہاتھوں میں کافی کی ٹرے تھی۔

ٹرے میز پر رکھ کر وہ دو پیالوں میں کافی انڈیلنے لگا۔ اور پھر یہ پیالیاں فراگ اور عمران کے آگے کھسکا دی گئیں۔

دفعتاً عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ریوالور نکل آیا جس کا رخ میزبانوں کی طرف تھا۔

"اب تم ہی دونوں اس کافی کو پیو گے۔" اس نے کہا۔ اس نے انہیں اسپینی میں مخاطب کیا تھا۔ دونوں اچھل پڑے۔

"یہ کیا شروع کر دیا۔" فراگ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا جناب!" عمران نے فرانسیسی میں کہا۔ "انہیں یہ کافی پینی ہی پڑے گی۔"

پھر اس نے ریوالور کو جنبش دے کر ان دونوں کو مخاطب کیا۔ "موت سے بہتر بیہوشی ہی رہے گی دوستو! پیالیاں اٹھاؤ اور پی جاؤ' ورنہ کھوپڑیوں میں سوراخ ہو جائیں گے...."

یہ.... یہ.... کیا ہو رہا ہے؟" فراگ کا مقابل ہکلایا۔

"میں اسپینی نہیں جانتا۔" فراگ نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔ "جو کچھ کہہ رہا ہے وہی کرو، ورنہ....؟"

دونوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر پیالیاں اٹھا لیں۔

"جلدی کرو...." عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

انہوں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پیالیاں خالی کر دی تھیں اور میز پر کہنیاں ٹیک کر ہانپنے لگے تھے۔ ان کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جا رہی تھیں اور پھر ان کے سر میز پر ڈھلک آئے۔ فراگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں گھورے جا رہا تھا۔

"آپ انہیں دیکھئے۔" عمران نے فراگ سے کہا۔ "میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کوئی اور بھی تو موجود نہیں ہے۔"

"تت.... تم تو کمال کے آدمی نکلے.... جاؤ دیکھو۔"

اندر کوئی بھی نہیں تھا۔ عمارت میں صرف یہی دو آدمی تھے' عمران پھر اسی کمرے میں واپس آ گیا۔

"غالباً ہمیں بیہوش کر کے یہ کہیں لے جانا چاہتے تھے' ایجنسی میں اس نے اسے ہدایت دی تھی کہ کافی میں خواب آور دوا ملائی جائے۔" عمران نے بیہوش آدمیوں کو پر تشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پراوہ مت کرو.... اب یہ ہمارے ساتھ جائیں گے۔" فراگ نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔

وہ انہیں اٹھا کر گاڑی تک لائے تھے اور پچھلی نشست پر بٹھا کر ان کے ہاتھ اور پیر باندھ دیئے تھے۔

واپسی کے سفر کے دوران میں فراگ خاموش ہی رہا.... لیکن واپسی اس عمارت میں نہیں ہوئی تھی جہاں فراگ مقیم تھا.... بلکہ یہ عمارت وہی عمارت تھی' جہاں ظفر' جیمسن اور لوئیسا کو لے جایا گیا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ۔" فراگ گاڑی سے اترتا ہوا بولا۔ "میرے آدمی انہیں سنبھال لیں گے۔"

عمران اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ ایک کمرے میں آئے جہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

فراگ نے فون کا ریسیور اٹھا کر ایک بار ڈائیل کیا اور پھر کسی کو ان بیہوش آدمیوں سے متعلق ہدایات دینے لگا۔

عمران اس کے پیچھے مؤدب کھڑا ہوا تھا۔ دفعتاً فراگ ریسیور رکھ کر اس کی طرف مڑا۔

"بیٹھ جاؤ۔" اس نے نرم لہجے میں کہا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ فراگ خاموشی سے اسے گھورے جا رہا تھا' عمران کے چہرے پر اس وقت بلا کی حماقت طاری تھی....!

"تم میری توقعات سے بڑھ کر نکلے.... بلا کی قوت فیصلہ رکھتے ہو۔ کوئی دوسرا ہوتا تو پہلے مجھے موقع کی نزاکت سے آگاہ کرتا' اور اس کے بعد میرے مشورے کا انتظار کرتا۔"

"کک کیا مجھ سے حماقت سرزد ہوتی ہے جناب عالی....!" عمران خوفزدہ لہجے میں ہکلایا۔

"ہرگز نہیں! تم نے وہی کیا ہے جو ایسے حالات میں خود میں بھی کرتا۔"

"شکریہ جناب۔"

"پھر دوسری خصوصیت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ تم نے ابھی مجھ سے اس معاملے کے متعلق کچھ بھی نہیں پوچھا۔"

"میں صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہوں جناب' آپ نے مجھ سے جس کے بارے میں کہا تھا میں نے صرف اسی پر نظر رکھی تھی۔"

'انمول چیز ہو' اگر میرے ساتھ رہنا منظور کرو تو تمہیں تاہیتی کا شہزادہ بنادوں گا....!"

"مجھے تو منظور ہے جناب! لیکن میں پرنسز ٹالابو آکا زرخرید بھی ہوں...."

"جتنے میں اس نے تمہیں خریدا تھا اس کی دس گنا رقم میں اسے ادا کرسکتا ہوں....!"

"بس تو پھر آپ ہی طے کرلیجیے! مجھے تو تاہیتی پسند آیا ہے! بنکانا میں بڑی گھٹن تھی....!"



رات کے دس بجے ظفر اور جیمسن جوزف کی خوابگاہ میں رمی کھیل رہے تھے خود جوزف کو تاش کے کھیلوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لہٰذا وہ دور بیٹھا ایک ایک گھونٹ کر کے بوتل ہی سے پی رہا تھا۔

ٹالابو آ کی وجہ سے دوسروں کے سامنے گلاس یا جام استعمال کرلیتا تھا۔ اس جیسے بلانوش کے لیے تو بیرل ہی سے منہ لگادینا بھی پوری پوری آسودگی کا باعث نہ بن سکتا۔

"تم لوگ زندگی میں یکسانیت کا رونا رویا کرتے تھے۔" دفعتاً جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہاں! یور ہائی نس....!" جیمسن نے پتوں پر سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

"اب بتاؤ! کیسی رہی....؟"

"ٹھیک ہی رہی سوائے اس کے کہ چاروں طرف آپ ہی کی شکل کی عورتیں دکھائی دیں

ہیں.....!"

جوزف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ۔" جوزف غرایا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹالابو آ کے علاوہ اور کوئی دروازہ بجانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

اندازہ غلط نہیں تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں ٹالابو آ اندر داخل ہوئی اور دروازے کے قریب ہی رک کر جیمسن اور ظفر کو گھورنے لگی جو تاش کے پتے ہاتھوں سے رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"تم دونوں اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو.....؟" وہ بالآخر ناخوشگوار لہجے میں بولی۔

"ہز ہائی نس کا اصرار ہے کہ اسی کمرے میں رات بسر کریں۔"

"کیا یہ مناسب ہوگا.....؟" ٹالابو آ جوزف سے مخاطب ہوئی۔

"اس سے زیادہ مناسب اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔ "دیکھو مجھے بہت زیادہ پریشان مت کرو میری یادداشت واپس آ گئی ہے اور مجھے سب کچھ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔!"

"اوہ..... نہیں۔!" ٹالابو آ خوش ہو کر بولی۔

"یقین کرو۔ اگر تم لوگ مجھے زیادہ پریشان کرو گے تو میں اپنے ماموں کے پاس چلا جاؤں گا۔"

"نن..... نہیں.....!"

"میں نے تہیہ کر لیا ہے۔ اگر مجھے باپ سے معافی مانگنے پر مجبور کیا گیا تو میں موکارو چلا جاؤں گا۔"

"تم بالکل نہیں بدلے ہر بنڈا.....!"

"بس جاؤ۔ اگر بنکاٹا کے تاج و تخت کو سلامت رکھنا چاہتی ہو تو مجھ سے مت الجھو۔"

ٹالابو آ نے بے بسی سے ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھا۔

"ہم بھی سمجھاتے ہیں یور ہائی نس!" ظفر جلدی سے بولا۔

"دیکھو ہر بنڈا ڈیئر!" وہ بے حد نرم لہجے میں بولی۔ "میرا خیال ہے کہ تم تکالیف سے بھرپور اتنا عرصہ گذارنے کے باوجود بھی نہیں بدلے۔"

"اب تو میں اور بھی زیادہ سخت ہو گیا ہوں.....!"

"ایسی صورت میں تمہارا ماموں بھی تمہیں برداشت نہ کر سکے گا.....!"

"میں اسے بھی دیکھ لوں گا۔"

''تو پھر ہم نے اتنی مصیبت خواہ مخواہ جھیلی ہے۔'' ٹالا بو آ نے پر تفکر لہجے میں کہا۔ پھر چونک کر بولی۔ ''ہاں! وہ کہاں گیا جسے تم اپنا باس کہتے ہو.....؟''

''میں نہیں جانتا! مرضی کے مالک ہیں جہاں جی چاہے گا جائیں گے.....!''

''یہ نہیں ہو سکتا۔ اسے ہمیں اپنی نقل و حرکت سے آگاہ رکھنا پڑے گا۔''

''اگر اب کبھی تمہارے ہاتھ لگ سکے تو ضرور آگاہ رکھیں گے۔'' جوزف خشک لہجے میں بولا۔

''اسی میں اس کی عافیت ہے! اور تم دونوں بھی سن لو۔'' ٹالا بو آ نے ظفر اور جیمسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''میرے علم میں لائے بغیر تم بھی محلات کی حدود سے باہر قدم نہیں رکھو گے۔ یہ جزائر اجنبیوں کے لیے بسا اوقات جہنم بن جاتے ہیں۔''

''ایسا ہی ہو گا..... یور ہائی نس..... ہم آپ کی اجازت حاصل کئے بغیر کچھ نہ کریں گے۔''

''اچھا اب تم جا کر آرام کرو۔'' جوزف ٹالا بو آ کو مخاطب کر کے ہاتھ ہلاتا ہوا بولا۔ ''تمہیں بھی آرام کی ضرورت ہے' بہت تھک گئی ہو۔''

''میں جا رہی ہوں۔'' ٹالا بو آ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور پھر ظفر سے بولی۔ ''تم میرے ساتھ آؤ.....!''

ظفر احتراماً جھکا اور اس کے پیچھے چلنے لگا۔ خوابگاہ سے باہر نکل کر وہ اس کی طرف مڑی' ظفر رک گیا۔

''اب میں تمہیں اپنے اعتماد میں لینا چاہتی ہوں۔''

''عزت افزائی کا شکریہ! یور ہائی نس.....!''

''آؤ.....'' کہتی ہوئی وہ پھر آگے بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ محل کے ایک دور افتادہ کمرے میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔

''تم لوگوں کے ساتھ پرنس کا رویہ کیسا ہے.....؟'' ٹالا بو آ نے ظفر سے پوچھا۔

''بہت اچھا ہے یور ہائی نس.....!''

''میں یہاں کی بات نہیں کر رہی' اپنے ملک کی بات کرو۔''

''وہاں بھی مناسب ہی تھا.....!''

''کیا وہ تم لوگوں کے ساتھ شرارتیں نہیں کرتا تھا.....؟''

"ہرگز نہیں! پرنس بیحد سنجیدہ تھے! بے ضرورت زبان تک نہیں ہلاتے تھے۔"

"ہوں! تو اب سنو! بھینس کے دودھ والی بات میں صداقت نہیں تھی۔"

"میں نہیں سمجھا یور ہائی نس....!"

"شاہ بنکاٹا کسی اور وجہ سے ناراض ہوئے تھے اور وہ بگڑ کر روپوش ہو گیا تھا...."

"کیا وجہ تھی....؟"

"میں تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ تم اس پر نظر رکھو اور اسے بہکنے نہ دو' میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ تم دونوں سے نہیں الجھتا۔"

"ہاں! وہ کسی حد تک ہماری بات مان لیتے ہیں....!"

"تم یہ تو جانتے ہی ہو گے کہ شاہ بنکاٹا فرانس کے زیردست ہیں اور بشرط وفاداری یہ بادشاہت قائم رہے گی۔"

"مجھے علم ہے یور ہائی نس....!"

"یہ اس وقت کی بات ہے جب ہربنڈا روپوش ہوا تھا۔ یہاں سیاسی بیداری کی ابتداء ہوئی تھی۔ بنکاٹا کے عوام فرانس کے تسلط سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ شاہی خاندان کے لیے یہ چیز خطرناک تھی' یہاں آئے دن مظاہرے ہونے لگے۔ احتجاجی جلوسوں کی بھرمار ہو گئی۔ پھر کچھ لوگ لاقانونیت پر بھی اتر آئے۔ توڑ پھوڑ مچاتے' پولیس گولیاں چلاتی' جیل جاتے اور کچھ دنوں کے لیے سکون ہو جاتا.... پھر اچانک ایک دن ایک بالکل ہی نئے قسم کا احتجاجی مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ لوگ سارے کپڑے اتار کر بالکل ننگ دھڑنگ گھروں سے نکل آئے اور جلوس کی شکل میں شاہی محل کی طرف بڑھنے لگے۔ پولیس بوکھلا گئی۔ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے۔ وہ بالکل خاموش تھے نہ انہوں نے توڑ پھوڑ مچائی اور نہ ہی کسی قسم کا ہنگامہ برپا کیا۔ ہمارے تعزیری قوانین کے مطابق کسی پبلک مقام پر برہنہ ہو جانے کی سزا ایک ہفتے سے زیادہ نہیں۔ اس کے بعد ایک دن یہ دیکھنے میں آیا کہ لوگ شہر کی سب سے زیادہ بارونق شاہراہوں پر بیٹھے رفع حاجت کر رہے ہیں۔ یہ بھی احتجاجی مظاہرہ ہی تھا۔ جس پر معمولی جرمانے کے علاوہ کوئی سزا نہیں دی جاتی۔" ٹالابوآ خاموش ہو کر دوسری طرف دیکھنے لگی اور ظفر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "واقعی حکومت بڑی دشواریوں میں پڑ گئی ہو گی۔"

"اور اب تمہیں بتاؤں کہ یہ ہربنڈا کی شرارت تھی۔"

"نہیں.....!" ظفر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یقین کرو.....! وہ چوری چھپے عوامی لیڈر بنتا جارہا تھا اور شرپسندوں کو ایسی ایسی تدبیریں سجھاتا تھا کہ پولیس بے دست وپا ہو کر رہ جاتی تھی۔"

"کمال ہے۔ گویا وہ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے تھے.....!"

"شاہ کو خبر ہوئی۔ انہوں نے اسے طلب کر کے ڈانٹا ڈپٹا۔ معافی نامہ طلب کیا کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ ہربنڈا نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا اور پھر اس دن کے بعد سے ہم اس کی شکل دیکھنے کو ترس گئے تھے۔ ابھی پچھلے دو ماہ قبل کی بات ہے کہ تمہارے ملک کے فرانسیسی سفیر کے توسط سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ ہربنڈا کہاں ہے۔"

"اچھا' اگر اب بھی پرنس نے شاہ سے معافی نہ مانگی تو کیا ہو گا.....؟"

"میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی' ہو سکتا ہے وہ اس شخص کی بات مان لے جسے اپنا باس کہتا ہے.....؟"

"کیا آپ کو علم ہے کہ باس کہاں ہے.....؟"

"میں نہیں جانتی! وہ ہمیں بنکاٹا کے ساحل پر اتار کر غائب ہو گیا تھا۔"

"باس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔" ظفر طویل سانس لے کر بولا۔

"تو پھر اسے تلاش کرو۔"

"ہمارے بس سے باہر ہے' جب خود ہی مناسب سمجھے گا ہم سے آملے گا' ویسے آپ یہ تو بتا ہی سکیں گی کہ بنکاٹا میں پرنس کو کس قسم کے خطرات پیش آسکتے ہیں۔"

"کسی قسم کے بھی نہیں۔"

"حیرت ہے! حالانکہ پرنس ہمیں اپنی خوابگاہ میں اسی لیے روکے رکھنا چاہتے ہیں کہ کسی قسم کا خطرہ محسوس کر رہے ہیں.....!"

"اس پر مجھے بھی حیرت ہے چلو میں پوچھتی ہوں.....!"

"نہیں یور ہائی نس! چونکہ آپ نے مجھے اعتماد میں لیا ہے اسی لیے میں نے بھی یہ بات کہہ دی ورنہ پرنس نے سختی سے منع کر دیا تھا۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔" نالابو آ بے بسی سے بولی۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر ظفر بولا۔ "کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ موکارو کا بادشاہ بنکاٹا کو بھی اپنے قبضے میں لینے کے لیے پرنس کی زندگی کا خواہاں ہو جائے۔"

"ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ ایسی کوئی بات کسی کے سامنے زبان سے نہ نکالنا خونی رشتوں کی تقدیس کے منافی ہے۔ وہ پرنس کا ماموں ہے۔ ان اطراف میں حکومت کے لیے رشتے دار ایک دوسرے کا خون نہیں بہاتے اور رشتوں کا احترام اس طرح کیا جاتا ہے کہ ان پر ملکی قوانین بھی اثر انداز نہیں ہوتے۔"

"میں نہیں سمجھا یور ہائی نس....!"

"اسے یوں سمجھو کہ پچھلے سال موکارو میں قانون بن گیا ہے کہ کوئی غیر ملکی موکارو کے ساحل پر قدم نہیں رکھ سکتا۔ آس پاس کے جزیروں کے لوگوں پر بھی یہ قانون لاگو ہوتا ہے' لیکن ہربنڈا جب چاہے موکارو جا سکتا ہے! یہی نہیں بلکہ جتنے آدمی چاہے اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔ اس پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوگا۔"

"اوہ...." ظفر پر تفکر انداز میں اپنی بائیں کنپٹی سہلانے لگا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "اچھا تو پھر اس ہنگامے کا کیا مقصد تھا' آخر کنگ چانگ کیوں نہیں چاہتا تھا کہ پرنس بنکاٹا پہنچیں۔ اور غالباً آپ نے ہمیں یہی سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ موکارو کا بادشاہ اس سازش کی پشت پر ہو سکتا ہے....!"

"اس سلسلے میں لوئیسا نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا' وہی میں نے تم لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی تھی! اس نے یہ کہا تھا کنگ چانگ کے آدمی پرنس سے انجھیں کے....!"

"آخر کیوں....؟"

"وجہ وہ بھی نہیں بتا سکی تھی۔ اسے اپنے بڑے آفیسر کی طرف سے صرف اتنی ہی ہدایت ملی تھی۔ وجہ شاید اسے بھی نہیں بتائی گئی۔"

اچھا تو پھر آپ انہیں اپنے ماموں کے پاس جانے سے کیوں باز رکھنا چاہتی ہیں....؟"

"ذرا عقل استعمال کرو۔ خدا خدا کر کے تو بنکاٹا پہنچے ہیں۔ اب یہاں سے کہیں اور جانے کی سوجھی تو نہ جانے کیا حشر ہو۔"

"اوہ! اچھا سمجھ گیا' میں کوشش کروں گا کہ پرنس شاہ سے معافی مانگ لیں۔"

"اتنا بڑا انعام دوں گی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

"او کے یور ہائی نس.....!"



عمران سر کے بل کھڑا تھا اور اَم بینی اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی' وہ اسے بیوقوف اور سنجیدہ سمجھتی تھی۔ اس لیے اس کے اس فعل کو شرارت پر محمول کرنے کے لیے بھی تیار نہیں تھی۔

اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اَم بینی نے کھنکتا ہوا سا قہقہہ لگایا تھا۔ عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار دیکھ کر وہ پھر ہنس پڑی۔

"مم.... میں عبادت کر رہا تھا مادام۔" عمران ہکلایا۔

"یہ عبادت تھی۔" وہ ہنستی رہی۔

"عبادت ہی ہے۔"

"کس مذہب سے تعلق رکھتے ہو.....؟"

"یہ نہ بتا سکوں گا..... میں معافی چاہتا ہوں.....!"

"کوئی پوشیدہ مذہب ہے.....؟"

عمران سر کو اثباتی جنبش دیتا ہوا بولا۔ "اس مذہب کا اولین اصول یہ ہے چونکہ آدمی سر کے بل پیدا ہوتا ہے اس لیے اسے سر کے بل کھڑا رہنا چاہئے.....!

"تو پھر کھڑے رہو کس نے منع کیا ہے.....؟"

"خواتین کی موجودگی میں ناممکن ہے۔"

"کتنی دیر یہ عبادت جاری رہے گی مجھے تم سے کچھ گفتگو کرنی تھی۔"

"بس ختم ہی سمجھئے 'کیا باس ابھی سو رہے ہیں.....؟"

"نہیں! بہت سویرے کہیں چلا گیا ہے۔"

"تو پھر فرمائیے.....؟"

"ناشتے کی میز پر..... میرے ساتھ آؤ....." کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

عمران نے ہونٹ بھینچ کر سر کو جنبش دی اور اس کے پیچھے چلنے لگا۔ ڈائننگ روم میں پہنچ کر

وہ ایک طرف مڑی تھی۔

"بیٹھ جاؤ۔"

"بہت بہتر۔" عمران پر بوکھلاہٹ طاری ہوگئی۔

"تم ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکے۔" وہ اس کے مقابل بیٹھتی ہوئی بولی۔

"کک۔ کوئی بات نہیں ہے مادام! میں اپنی ماں سے بہت ڈرتا تھا۔ اس لیے عورتیں مجھے خوفناک معلوم ہوتی ہیں۔"

وہ اسے غور سے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔ "یہاں آنے سے پہلے کہاں تھے؟"

"اپنے گھر میں....!"

"تمہارا گھر کہاں ہے....؟"

"بات دراصل یہ ہے مادام! کہ باس کی اجازت کے بغیر میں اپنے بارے میں آپ کو کچھ بھی نہ بتاسکوں گا....!"

"اوہو.... تو کیا اس نے منع کردیا ہے....؟"

"جی ہاں! خصوصیت سے آپ کی بات نہیں ہے 'کسی کو بھی کچھ نہ بتاؤں' باس کی ہدایت ہے....!"

"خیر.... خیر.... ناشتہ کرو۔" وہ ناخوشگوار لہجے میں بولی۔

"شکریہ مادام....!"

"میرا نام اُم بنی ہے۔"

"اچھا....!" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا.... کیا تم بھول گئے؟"

"بھول جانے کے مرض میں مبتلا ہوں۔"

"کیا تم فراگ کو بہت دنوں سے جانتے ہو....؟"

عمران کچھ نہ بولا۔ سر جھکائے خاموشی سے ناشتہ کرتا رہا۔ وہ اسے غصیلی نظروں سے گھورے جارہی تھی۔ دفعتاً تیز لہجے میں بولی۔ "یہ پہلا موقع ہے کہ وہ مجھے کسی خوبصورت جوان کے ساتھ تنہا چھوڑ گیا ہے۔"

"یہ تو بہت برا کیا انہوں نے۔" عمران چھری کانٹا چھوڑ کر بولا۔

"کیوں....؟"

"اس لیے کہ آپ مجھ جیسے الو کو خوبصورت قرار دے رہی ہیں....!"

"کیا تمہیں کبھی کسی لڑکی نے نہیں چاہا....؟"

"میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے عورتوں سے خوف معلوم ہوتا ہے۔"

"ہر عورت ماں نہیں ہوتی۔"

"کسی نہ کسی کی تو ہوتی ہی ہے۔"

"میں نہیں ہوں۔"

"تب تو بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔" عمران سچ مچ خوش ہو کر بولا۔

"کیا واقعی گدھے ہو....؟"

"جی ہاں!" عمران نے یک بیک اداس ہو جانے کی ایکٹنگ کی اور پھر کھانے میں مشغول ہو گیا۔

"فراگ کے ساتھ تم مارے جاؤ گے۔" تھوڑی دیر بعد وہ آہستہ سے بولی۔

"کک.... کیوں....؟ عمران چونک پڑا۔

"وہ کنگ چانگ کا معتوب ہے۔"

"مم.... میں نہیں سمجھا مادام....!"

"وہ خود ہی کنگ چانگ بن بیٹھنا چاہتا تھا۔ پہلی غلطی تھی اس لیے کنگ چانگ نے تھوڑی سی سزا دے کر معاف کر دیا۔ اور سنو' میں ان پانچ خوش نصیبوں میں سے ہوں جنہوں نے کنگ چانگ کو دیکھا ہے۔"

"اچھا....؟" عمران نے حیرت ظاہر کی۔

"یقین کرو.... لیکن تم اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرو گے....!"

عمران نے سعادت مندانہ انداز میں سر کو تفہیمی جنبش دی۔ پھر بولا۔ "وہ کیسا ہے....؟"

"بیحد خوفناک شکل والا ہے! کم از کم میں تو اس سے آنکھیں نہیں ملا سکی تھی....!"

"آپ نے بہت اچھا کیا' مجھے آگاہ کر دیا' میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کنگ چانگ کا کوئی

تاب خود کنگ چانگ بن بیٹھنے کی کوشش کرے گا۔"

"اسی لیے تو پوچھ رہی تھی کہ تم پہلے کہاں تھے....؟"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا....!"

"یہ تو میں نہیں جانتی۔ تمہارا نشانہ بڑے غضب کا ہے۔"

"یہ بات تو ہے۔" عمران نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"کیا وہ کسی آدمی کو قتل کرانا چاہتا ہے....؟"

"اب میری زبان بند رہے گی مادام....!"

"بیوقوف آدمی! میں تم سے صرف بے تکلف ہونا چاہتی ہوں۔ کچھ اگلوالینا مقصد نہیں۔"

"تو یہ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔" عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر چپت رسید کر دی۔

"یہ کیا بیہودگی ہے....؟"

"بے تکلفی۔"

وہ کھسیانی ہنسی کے ساتھ بولی۔ "سچ مچ بالکل گدھے ہو....!"

"پتا نہیں! آپ کیا چاہتی ہیں....؟" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"میں سمجھ گئی!"

"کیا سمجھ گئیں....؟"

"وہ اسی لیے تمہیں یہاں چھوڑ گیا ہے۔"

عمران ہونقوں کی طرح منہ کھولے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

"ناشتہ کرو۔" وہ غصیلے لہجے میں بولی۔ اور عمران جلدی جلدی کافی پینے لگا۔

اُم بنی چند لمحے اسے گھورتی رہی پھر اٹھ کر چلی گئی۔ عمران نے خالی کپ میں دوبارہ کافی انڈیلی اور ٹانگیں ہلا ہلا کر نہایت اطمینان سے چسکیاں لیتا رہا۔

وہ اس سے بے خبر نہیں تھا کہ فراگ پشت والے دروازے میں کھڑا اسے گھورے جا رہا ہے۔ فراگ بے آواز چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ لیکن وہ انجان ہی بنا رہا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کافی نہیں افیون پی رہا ہو.... دنیا و مافیہا سے بے خبر۔

دفعتاً فراگ نے اس کی کرسی کے پائے میں زوردار ٹھوکر ماری اور عمران اچھل کر الگ ہٹ گیا ورنہ ٹوٹی ہوئی کرسی کے ساتھ خود بھی فرش پر آرہتا۔

"مم.... میرا قصور.... جناب عالی!" عمران نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"لڑکی کو بہکا رہے تھے.... ذلیل آدمی۔" فراگ دہاڑا۔

"نن نہیں تو....!"

"جھوٹے ہو! میں نے خود دیکھا تھا تم اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔"

"جج.... جناب عالی.... وہ تو میں نے چپت رسید کی تھی۔"

"خاموش رہو! اگر تمہیں پناہ نہ دی ہوتی تو قتل کر دیتا.... چلے جاؤ' یہاں سے اور کبھی اپنی شکل نہ دکھانا۔"

اتنے میں اُم بنی بھی آگئی۔ شاید اس کی دہاڑ ہی سن کر آئی تھی۔

"او کتیا! تم بھی نکل جاؤ یہاں سے۔" وہ اس پر الٹ پڑا۔

"تم ہوش میں ہو یا نہیں....؟"

"جاؤ۔" فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔ "دونوں فوراً نکل جاؤ۔ میں نے آج تک کسی عورت کو بھی قتل نہیں کیا۔"

"اگر آپ فرمائیں تو میں قتل کر دوں" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ نکل جاؤ یہاں سے! میں تاہیتی میں تم دونوں کا وجود برداشت نہیں کر سکوں گا لہٰذا شام ہونے سے پہلے ہی جدھر سینگ سمائیں چلتے بنو۔"

"وہ تو میں جانتی ہی تھی۔" اُم بنی تلخ لہجے میں بولی۔ "میرا بھی وہی حشر ہو گا جو دوسری لڑکیوں کا ہوتا رہا ہے۔"

"میں کچھ سننا نہیں چاہتا.... نکل جاؤ....!"

"اچھا.... اچھا....!" وہ عمران کا ہاتھ پکڑ کر بولی اور پھر اسے دروازے کی طرف کھینچنے لگی۔

"ارے.... ارے" عمران نے بوکھلا کر اس سے ہاتھ چھڑا لیا۔

"جاؤ....!" فراگ دونوں ہاتھ اٹھا کر دہاڑا۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ دونوں عمارت کے باہر نظر آئے۔

"دیکھا تم نے.... دیکھ لیا۔" اُم بنی عمران کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"مم.... میں پاگل ہو جاؤں گا۔"

"آخر بات کیا ہوئی تھی....؟"

"کہہ رہا تھا کہ تم اُم بنی کو بہکا رہے تھے.... اس کا سر سہلا رہے تھے۔"

"سب بکواس ہے! وہ بہت دنوں سے چھٹکارا پانے کا بہانہ تلاش کر رہا تھا۔"

"تم سے....!" عمران نے متحیرانہ لہجے میں سوال کیا۔

"ہاں! وہ ایسا ہی ہے۔ ابتدا میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکے گا.... لیکن پھر کچھ دنوں کے بعد اس طرح بدل جاتا ہے جیسے کبھی کی جان پہچان بھی نہ رہی ہو۔"

"سچ مچ مینڈک ہے! مگر مجھے تو بتایا گیا تھا کہ وہ پومارے پنجم کا پوتا ہے۔"

"شاید اسے اپنے باپ کا نام تک نہ معلوم ہو۔" اُم بنی تلخ سی ہنسی کے ساتھ بولی۔

"بڑی عجیب بات ہے....؟"

"ختم کرو یہ باتیں.... اب یہ سوچو کہ جانا کہاں ہے! ورنہ سچ مچ شام ہو جانے کے بعد ہم قتل کر دیئے جائیں گے۔"

"کیا تاہیتی سے باہر جانے کا اجازت نامہ ہے تمہارے پاس....؟'

"وہ تو ہمیشہ رکھتی ہوں' مجھے سیر سپاٹے کا بہت شوق ہے۔"

''اچھا تو بس پھر ہم شام سے پہلے ہی نکل چلیں گے۔

"لیکن کہاں....؟"

"بنکاٹا....!"

"کیا تم وہیں رہتے ہو....؟"

"فکر نہ کرو' سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"بڑی عجیب بات ہے.... شاید وہ فرانسیسی لڑکی بھی بنکاٹا ہی میں رہتی ہے جس کے سلسلے میں کنگ چانگ نے اسے سزا دی تھی۔"

"جہنم میں جائیں کنگ چانگ اور مینڈک دونوں۔ تم مجھ سے بے تکلف ہونا چاہتی تھیں.... اب ہو جاؤ....!"

اُم بنی ہنس پڑی اور پھر بولی۔ "مجھے ایسے لوگ پسند ہیں جنہیں کسی بات کی بھی پرواہ نہ ہوتی ہو۔

"مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے! میرا تعلق بزکاٹا کے شاہی محل سے ہے۔"

"نہیں۔" اُم بنی اظہار مسرت کے طور پر اچھل پڑی۔

"ہاں .... ہاں .... پرنسز ٹالا بو آکا پرسنل سیکرٹری ہوں' اب تمہیں سب کچھ بتا دوں گا فراگ سے اب میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اچھا ہی ہوا جو ایسے پاگل آدمی سے پیچھا چھوٹ گیا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تم ایسی پوزیشن کے مالک ہونے کے باوجود بھی فراگ جیسے بدمعاش سے کیوں تعلق رکھنا چاہتے تھے....؟"

"اس نے خود ہی تعلق پیدا کیا تھا کہتا تھا کہ تمہیں پرنسز ٹالا بو آ سے مانگ لوں گا۔"

"اور ذرا سی بات پر ایسی ناقدری کر بیٹھا۔"

"اوے پچھلی رات اگر میں نہ ہوتا تو مارا جاتا گینڈے کا بچہ۔"

"کیا مطلب....؟"

"یہ نہیں بتاؤں گا.... اب کھسکو یہاں سے! کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے تمہارا....؟"

"اب تم بڑی بے تکلفی سے باتیں کر رہے ہو۔"

"پہلے تم باس کی محبوبہ تھیں' اس لیے احترام کرتا تھا تمہارا۔"

"اور اب دونوں ہی ذلیل ہو گئے ہیں۔" وہ ہنس کر بولی۔

"تمہیں افسوس نہیں ہوا....؟" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"قطعی نہیں! اسے خود سے چھوڑتی تو دوسری دنیا کا سفر کرنا پڑتا۔"

"اب کہاں جاؤ گی....؟"

"کیا تم اپنے ساتھ نہ لے جاؤ گے' ابھی تو کہہ رہے تھے۔"

"ہاں.... ہاں.... لیکن تم وہاں رہو گی کہاں؟"

"تمہارے ساتھ...." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"مم.... مگر مجھے عورتوں کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔"

"اب ہو جائے گا۔ اتنا تجربہ کار بنا دوں گی کہ لڑکیاں الو سمجھنا چھوڑ دیں گی۔"

"میں الو ہی بھلا۔ مجھے معاف کرو....!"

"اچھا تو پھر مجھے گولی مار کر سمندر میں پھینک دو۔"

"خیر.... خیر.... سوچوں گا۔"

وہ عمارت سے بہت دور نکل آئے تھے۔ دفعتاً اُم بنی کراہ کر بولی "اب تو پیدل نہیں چلا جاتا۔"

"آؤ! میری پشت پر سوار ہو جاؤ!" عمران سنجیدگی سے بولا۔

"بے وقوفی کی باتیں نہ کرو۔ کہیں بیٹھنا چاہئے۔!"

"تم کسی ایسی جگہ سے واقف ہو تو مجھے لے چلو' میں تاہیتی سے میں اجنبی ہوں۔"

"پہلے کبھی نہیں آئے؟" اُم بنی نے حیرت سے پوچھا۔

"جھوٹ کیوں بولوں گا....؟" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اچانک داہنی جانب کسی تیز رفتار گاڑی کے بریک چڑچڑائے اور وہ اچھل کر دوسری طرف ہٹ گئے۔ گاڑی رک چکی تھی۔ اگلی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے نظر آئے۔ جو ان کے لیے اجنبی نہیں تھے۔

"باس نے تمہیں واپس بلایا ہے۔" ان میں سے ایک نے ان دونوں کو مخاطب کیا۔

عمران نے اُم بنی کی طرف دیکھا۔ وہ سختی سے ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔

"ہم واپس نہیں جائیں گے۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیوں شامت آئی ہے۔" اس نے ہنس کر کہا۔

"گفتگو کا یہ انداز مجھے پسند نہیں ہے۔"

"بکواس مت کرو' باس کے حکم کی تعمیل زبردستی بھی کرائی جا سکتی ہے۔"

"چلے چلو۔" اُم بنی خوفزدہ لہجے میں بولی۔

"تم جانا چاہو تو جا سکتی ہو' میں نے اس سے بھی زیادہ بڑے بڑے مینڈک دیکھے ہیں۔"

وہ دونوں گاڑی سے اتر کر عمران پر جھپٹ پڑے۔ اُم بنی چیختی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔ لیکن اس نے ان دونوں کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا۔ عمران کا داہنا ہاتھ صرف دو بار تیزی سے حرکت میں آیا تھا.... ایک تو گر ہی گیا تھا۔ دوسرے نے بڑی پھرتی سے چاقو کھول لیا۔

"یہ کھلونا جیب میں رکھ لو.... ورنہ سچ مچ زخمی ہو جاؤ گے۔" عمران نے پرسکون انداز میں کہا۔

"تمہیں چلنا پڑے گا۔" وہ چاقو کا پھل نچا کر بولا۔

یہ تو چاقو ہے' توپ بھی مجھے واپس نہیں لے جا سکتی۔"

"جھگڑا مت کرو' چلے چلو" اُم بنی روہانسی ہو کر بولی۔

"اب تو تمہیں بھی نہیں جانے دوں گا' مجھے غصہ آگیا ہے۔"

چاقو والے نے اس پر چھلانگ لگائی اور بائیں جانب سے دوسرا آدمی بھی جھپٹ پڑا۔ لیکن ہوا یہ کہ اس کا چاقو اسی کے ساتھی کے داہنے پہلو میں اتر گیا۔

زخمی کی کراہ دل لرزا دینے والی تھی۔

عمران دور کھڑا کہہ رہا تھا۔ "میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ چاقو رکھ لو۔"

حملہ آور اپنے زخمی ساتھی کے قریب دوزانوں ہو کر چاقو اس کے پہلو سے نکالنے لگا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر اُم بنی کا ہاتھ پکڑ لیا اور گاڑی کی طرف دوڑ لگائی۔

"ارے.... ارے.... مجھے چھوڑ دو۔" وہ بالکل ایسے ہی انداز میں بولی جیسے گالی دے رہی ہو۔

لیکن اتنی دیر میں عمران اسے پچھلی سیٹ پر دھکیل چکا تھا۔ پھر گاڑی اسٹارٹ کی اور اُم بنی کے احتجاج کے باوجود اسے تیز رفتاری سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔

"اب سچ مچ مارے جائیں گے۔" اُم بنی دانت پیس کر بولی۔

"اچھا۔ تو کیا وہ چاقو سے میری پیٹھ کھجانے آئے تھے؟"

"خیر.... خیر.... تم دیکھ ہی لو گے۔"

"میں نے ان پر حملہ نہیں کیا تھا....!"

"میں سب کچھ دیکھ رہی تھی پھرتیلے بندر.... تم نے ایسی ہی حرکت کی تھی کہ رابرٹو کا چاقو ریکسر کے پیٹ میں اتر جاتا...."

"کیا تم چاہتی تھیں کہ وہ میرے سینے میں اتر جاتا....؟"

"کچھ بھی نہ ہوتا۔" وہ جھلا کر بولی۔

"تمہاری بات میری سمجھ میں نہیں آئی؟"

"اب کہاں جا رہے ہو....؟"

"جہاں قسمت لے جائے۔ ایندھن کا میٹر بتا رہا ہے کہ ٹنکی لبریز ہے۔"

"میری مانو تو چپ چاپ واپس چلو۔"

"خاموش بیٹھی رہو عقلمند لڑکی! ورنہ میری کسی حماقت کا شکار ہو جاؤ گی۔"

گاڑی سنسان سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔ اُم بنی کے چہرے پر دہشت زدگی کے آثار گہرے ہوتے چلے گئے اور بالآخر وہ ہکلائی۔ "بب..... بہت برا ہوا....."

"تم تو اس طرح رہ رہ کر اگل رہی ہو جیسے حقیقتاً قصہ کچھ اور ہی رہا ہو.....؟"

"اچھا! میری ایک بات مان لو۔" اُم بنی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔

"کچھ کہو بھی تو.....؟"

"ان ساری گاڑیوں میں سمت نما برقی آلات لگے ہوئے ہیں جدھر بھی جائیں گے اسے خبر ہو جائے گی۔ لہٰذا کہیں رک کر چیک کر لو۔"

"یہ ہوئی ہے کام کی بات۔" عمران نے کہا اور گاڑی کو سڑک سے اتار کر چٹانوں کے درمیان موڑ دیا۔

اُم بنی کا خیال غلط نہیں تھا۔ پچھلے مڈگارڈ کے نیچے سمت نما الیکٹرونک بگ مل گیا۔

عمران نے اسے نکال کر پوری طاقت سے دور تک بکھری ہوئی چٹانوں کے درمیان پھینک دیا۔

تین چار میل تک اسی سڑک پر سفر جاری رکھنے کے بعد ایک جگہ پھر عمران نے گاڑی سڑک سے اتاری اور ایک کچے راستے پر موڑ دی۔

"آخر سوچا کیا ہے تم نے.....؟" اُم بنی کچھ دیر بعد بولی۔

"یہی کہ تمہیں بحفاظت یہاں سے نکال لے جاؤں۔"

"جو مجھے اب بھی ناممکن نظر آرہا ہے۔"

"دیکھو! کیا ہوتا ہے۔"

"اگر تم فراگ سے معافی مانگ لیتے تو بات اتنی نہ بڑھتی۔"

"کس بات کی معافی مانگ لیتا.....؟"

"میں کیا جانوں.....؟"

"بس تو پھر خاموش بیٹھی رہو! پتا نہیں تم کیا چیز ہو؟ خوش خوش وہاں سے رخصت ہوئی تھیں..... اور ایک گاڑی بھی ہاتھ آگئی ہے تو اس طرح بور کر رہی ہو! کیا تم نے تھک جانے کی شکایت نہیں کی تھی.....؟"

"اوہ..... اوہ..... اسے بھول جاؤ! سب کچھ ختم ہو گیا۔"

"بس تو پھر تم بھی خاموش بیٹھی رہو۔"

"مجھے حق حاصل ہے کہ تم سے پوچھوں۔"

"ضرور پوچھو! لیکن سوال جغرافیہ سے متعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کی دنیا ہے جہاں چاہے پہاڑ بنائے جہاں چاہے دریا بہائے' ہم کون ہوتے ہیں اس سلسلے میں جھک مارنے والے.... خط استوا کی تلاش میں ساری دنیا چھان ماری لیکن مجھے تو کہیں نہ دکھائی دیا.... جھلاہٹ میں جغرافیہ کے ایک پروفیسر کی پٹائی کر دی تھی، ہاں۔"

"میں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی ہیں تم بکواس کئے جاؤ۔"

عمران نے گاڑی روک دی اور مڑ کر اسے گھورنے لگا۔

"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو....؟" وہ گڑبڑا کر بولی۔

"یہی کہ تم کس رفتار سے جھوٹ بول سکتی ہو۔"

"کک۔ کیا مطلب؟"

"مجھے عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں! میں صرف ان کا مصرف جانتا ہوں۔"

"یہ تو بالکل ہی بکواس ہے؟" وہ ہنس پڑی۔

"میرے نزدیک عورت کا مصرف اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ اسے کسی درخت سے الٹا لٹکا کر خود نو دو گیارہ ہو جاؤ' اترو گاڑی سے....!"

"نہیں.... نہیں۔" وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔ "تم مجھے یہاں تنہا نہیں چھوڑ سکتے۔"

"اچھا تو پھر اپنی زبان بند رکھو۔"

"جہنم میں جاؤ.... اب میں نہیں بولوں گی۔" وہ پھر تیز ہو گئی۔

گاڑی ناہموار راستے پر اچھلتی' کودتی دوڑی جا رہی تھی.... اُم بنی نے خاموشی اختیار کر لی۔

دوپہر کا سورج آگ برسا رہا ہوتا اگر یہ چٹانیں سبزے سے ڈھکی ہوئی نہ ہوتیں۔ چوڑے پتوں والی اونچی اونچی جھاڑیوں سے چھن کر آنیوالی دھوپ زیادہ تکلیف دہ نہیں تھی۔

بالآخر ایک جگہ عمران نے گاڑی روک دی اور مڑ کر دیکھا تو اُم بنی سیٹ پر پڑی خراٹے لے رہی تھی۔ گاڑی سے اتر کر اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی جانب سے ایک فائر ہوا گولی گاڑی کے پچھلے دروازے سے ٹکرائی تھی۔ وہ بڑی پھرتی سے زمین پر لیٹ گیا۔

"کک.... کیا ہو رہا ہے؟" اُم بنی بیدار ہو کر چیخی۔

"چپ چاپ پڑی رہو! ورنہ کھوپڑی میں سوراخ ہو جائے گا۔ انہوں نے ہمیں آلیا ہے۔"

دوسرے فائر سے سمت کا اندازہ ہو جانے کے بعد عمران نے بھی ایک فائر کیا۔

"خداوند رحم....!" اُم بنی منمنائی۔

"ضرور رحم! لیکن چپ چاپ پڑی رہو۔" عمران کہہ کر پھرتی سے پیچھے کھسکا ہی تھا کہ ٹھیک اسی جگہ کی مٹی اڑ گئی.... یہ دوسری طرف سے تیسرا فائر تھا۔

اس بار سمت کے ساتھ ہی حملہ آور کی صحیح پوزیشن کا بھی احساس ہو گیا۔ عمران گاڑی کی دوسری طرف پہنچ چکا تھا۔

ٹریگر پر جمی ہوئی انگلی ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ فائر کی آواز کے ساتھ ہی ایک طویل کراہ بھی فضا میں ابھری تھی۔ پھر ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی وزنی چیز نشیب میں لڑھک رہی ہو۔

"کک.... کیا ہوا....؟" اُم بنی پھر بولی۔

"تمہاری زبان بند رکھنے کے لیے بھی ایک فائر کرنا پڑے گا۔"

"نن.... نہیں....!"

عمران گاڑی کی اوٹ سے نکل کر اس طرف چل پڑا جدھر سے کسی وزنی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی۔ تھوڑے ہی فاصلے پر اس کا شکار اوندھا پڑا نظر آیا۔ گولی بایاں جبڑا توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔

عمران پھر گاڑی کی طرف پلٹ آیا.... اُم بنی کو نیچے اتارنے میں خاصی دشواری پیش آئی تھی۔ وہ کسی خوفزدہ پرندے کی طرح کانپ رہی تھی۔

"چلو دیکھو! وہ کون ہے؟" عمران اسے لاش کی طرف دھکیلتا ہوا بولا۔

اُم بنی نے لاعلمی ظاہر کی۔ اس سے پہلے اسے نہیں دیکھا تھا۔

"اس کے بیشمار آدمی پاپ اِے اِے تے کے چپے چپے پر موجود ہیں۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس کی تلاشی لو.... اگر اس کے پاس سے مخصوص شناخت والا ٹرانسمیٹر برآمد ہو گیا تو پھر بتاؤں گی....!"

جامہ تلاشی پر جیبی ٹرانسمیٹر برآمد ہوا تھا.... رائفل کے کارتوسوں کی پیٹی بھی عمران نے

کھول لی.... لیکن رائفل کا کہیں پتا نہ تھا۔

"اب کھڑے کیا سوچ رہے ہو' یہ مصیبت صرف گاڑی کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمیوں کو آگاہ کر دیا ہو گا۔"

"گاڑی یہیں چھوڑ جائیں گے۔"

"آخر جانا کہاں ہے....؟"

"مجھے اس جگہ کا نام معلوم نہیں! لیکن یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔"

گاڑی کے پہیوں کی ہوا نکال کر عمران آگے بڑھ گیا۔ اَم بنی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ نشیب میں اترنے لگے۔ سامنے حد نظر تک سمندر پھیلا ہوا تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑ دو.... تم بہت تیز چل رہے ہو! تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی۔" اَم بنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تیزی سے نشیب میں اترتا رہا۔



دونوں قیدی کرسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور فراگ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا اس طرح گھورے جا رہا تھا جیسے دوسرے ہی لمحے میں ان کے لیے سزائے موت تجویز کر دے گا۔ قیدی پرسکون نظر آ رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہیں اس واقعے پر ذرہ برابر بھی تشویش نہ ہو۔

"کیا تم اپنی زبانیں نہیں کھولو گے....؟" فراگ کچھ دیر بعد بولا۔

"اپنا وقت ضائع نہ کرو۔" ان میں سے ایک نے کہا۔ "تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

"یقیناً! میں اس وقت تک تمہیں زندہ رکھوں گا جب تک تم اپنی زبان نہیں کھولتے۔"

"کوشش جاری رکھو۔" دوسرے نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"بتاؤ.... موکارو میں کیا ہو رہا ہے؟" فراگ دہاڑا۔ اور وہ دونوں ہنسنے لگے! پھر ان میں سے ایک بولا۔ "ڈکراتے رہو بھینسے کی طرح....!"

فراگ نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا سر تھام کر زور سے جھٹکا دیا۔ عجیب سی آواز قیدی کے حلق سے نکلی تھی اور اس کا سر معمول سے زیادہ گھوم گیا تھا آنکھیں حلقوں سے ابل پڑی تھیں۔

فراگ نے ہاتھ ہٹائے ہی تھے کہ اس کا سر سینے پر ڈھلک آیا۔

اس کے ساتھی نے اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "یہ کیا ہوا....؟"

"وہی جو گردن کی ہڈی ٹوٹ جانے پر ہوتا ہے۔" فراگ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"نہیں....!" دوسرا قیدی چیخا۔

"ہمیشہ کے لیے اس کی زبان بند ہوئی ہے' مجھے بھینسا کہا تھا بدتمیز نے....!"

دوسرے قیدی کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"تت.... تم نے اسے مار ڈالا۔" قیدی کی آواز کانپ رہی تھی۔

"تمہیں بھی اسی طرح مار ڈالوں گا.... ورنہ بتاؤ کہ مجھے بیہوش کر کے کہاں لے جاتے۔"

"مم.... موکارو....!"

"کیوں....؟"

"ہمیں یہی حکم ملا تھا۔ اگر تم کنگ چانگ کے غیر متوقع رویئے کی وضاحت نہ کر سکو.... تو تمہیں کسی نہ کسی طرح موکارو پہنچا دیا جائے۔"

"کس نے حکم دیا تھا....؟"

"موکارو کے بادشاہ نے....!"

"بکواس ہے! موکارو کا بادشاہ ایسا کوئی حکم نہیں دے سکتا۔"

"ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتے۔"

"تم لوگ بھی غیر ملکی ہو! پھر موکارو میں کس طرح مقیم ہو....؟"

"پرانے باشندوں میں ہمارا شمار ہے! نئے لوگوں کے داخلے پر پابندی لگائی گئی ہے۔"

"سنو! اگر تم نے اپنے سرغنہ کا نام نہ بتایا تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔"

"سس.... سرغنہ....!"

"ہاں.... ہاں۔ موکارو کے بادشاہ کے نام پر وہاں کچھ ہو رہا ہے....؟"

"مم.... میں کچھ نہیں جانتا! یقین کرو۔"

"تم دونوں کو کس سے احکامات ملتے ہیں؟"

"آنر یبل سے۔!"

''اوہ.... وہ منحوس جاپانی۔''

''وہ آج کل چیف منسٹر ہیں۔''

''میں کسی بہت بڑی سازش کی بو سونگھ رہا ہوں۔'' فراگ آہستہ سے بڑبڑایا۔

''میں کچھ نہیں جانتا آنریبل فراگ۔''

''اب یقین آ گیا کہ اس سے زیادہ نہ جانتے ہو گے۔'' فراگ نے کہا اور اس کی کرسی میں ٹھوکر ماری۔ وہ کرسی سمیت بائیں پہلو کے بل فرش پر گر کر کراہا تھا۔

فراگ کمرے سے نکلا چلا آیا تھا۔ مڑ کر دیکھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی تھی کہ قیدی پر کیا گذری.... !نشست کے کمرے میں دو آدمی اس کے منتظر تھے۔

''کیا خبر ہے....؟'' فراگ ان کی طرف دیکھے بغیر غرایا۔

''کچھ دور تعاقب کرنے کے بعد اشارے موصول ہونا اچانک بند ہو گئے۔ ایک طرح سے ہم نے سراغ کھو ہی دیا تھا.... لیکن....''

''لیکن.... لیکن.... کیا لگا رکھی ہے جلدی سے بکو۔'' فراگ آنکھیں نکال کر بولا۔

''کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر پر اطلاع ملی کہ اسپاٹ فورٹین پر گاڑی دیکھی گئی ہے۔ اطلاع دینے والا گاڑی کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن پھر اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملنے پر ہم اسپاٹ فورٹین پر پہنچے.... وہاں گاڑی بھی موجود تھی اور ہمارے ایک آدمی کی لاش بھی۔''

''ان دونوں کی بات کرو حرام خور۔ لاش سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔''

''گاڑی خالی تھی.... اور وہ دونوں غائب۔''

''جہنم میں جاؤ۔'' فراگ پیر پٹخ کر دہاڑا۔

دونوں سر جھکائے کھڑے رہے۔

''دفع ہو جاؤ۔'' فراگ کچھ دیر بعد ہاتھ ہلا کر بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔''

دونوں احتراماً جھکے اور باہر نکل گئے۔

یہ وہی عمارت تھی جہاں پچھلی رات وہ دونوں قیدی لائے گئے تھے۔ فراگ نے ایک آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔

کچھ دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہا پھر چونک کر سیدھا ہو بیٹھا۔ بائیں جانب ہاتھ بڑھا کر

انٹر کام کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ”للّی ہاروے کو بھیجو۔“

”یس باس....!“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

وہ پھر آرام سے لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دلکش لڑکی گیٹار لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

”للّی....!“ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”یس باس۔“

”کوئی خوبصورت سا گیت....!“

لڑکی نے گیٹار کی لے پر ایک نغمہ چھیڑ دیا.... وہ بہت اچھا گاتی تھی.... چھوٹے سے قد کی ایک بھولی بھالی سی لڑکی تھی.... آنکھیں بہت خوبصورت تھیں۔ غالباً ان کی دلکشی کا سبب وہ غم آلود سی نرماہٹ تھی جو پلکیں اٹھاتے وقت کچھ اور واضح ہو جاتی تھی.... فراگ جو اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اچانک بہت زور سے دہاڑا۔ ”بند کرو....!“

لڑکی سہم کر خاموش ہو گئی فراگ ہاتھ اٹھا کر چیخا۔ ”یہ تو گاتے گاتے ناک کیوں سکوڑنے لگتی ہے....؟“

”مم.... مجھے تو پتہ نہیں چلتا باس۔“ وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

”چل پھر سے شروع کر پتا چل جائے گا....!“

سہمی سہمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے پھر گیت شروع کیا۔

”یہ.... یہ.... پھر وہی....!“ فراگ جھلا کر کھڑا ہو گیا۔

”عادت ہے باس....!“

”عادت کی بچی! میں تیری ناک ہی نکلوا دوں گا چہرے سے! ابھی اور اسی وقت!“

اس نے جھپٹ کر للّی کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتا ہوا باہر لے چلا.... گیٹار اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا.... اور وہ کسی باز کے پنجے میں پھنسی ہوئی ننھی سی چڑیا کی طرح ہانپ رہی تھی۔

”مم.... معاف کر دو باس.... میں کوشش کروں گی.... کہ یہ عادت چھوٹ جائے۔“

فراگ رک گیا اور اسے گھورتا ہوا بولا۔ ”دل چاہتا ہے کہ خود ہی تیری ناک کاٹ دوں۔“

”رحم باس۔ میں کوشش کروں گی۔“ وہ رو پڑی۔

”اچھی بات ہے.... معاف کیے دیتا ہوں، مگر ایک شرط پر....؟“

"میں تو تمہاری زر خرید ہوں جو حکم دو گے 'کروں گی....!"

"اچھا چل....!" فراگ آگے بڑھتا ہوا بولا۔

وہ اسے اس کمرے میں لایا جہاں ایک قیدی کی لاش تھی اور دوسرا کرسی سمیت فرش پر پڑا ہوا تھا۔ فراگ نے آگے بڑھ کر گری ہوئی کرسی سیدھی کر دی۔ قیدی بُری طرح ہانپ رہا تھا۔ فراگ نے اس کا گال تھپتھپا کر قہقہہ لگایا۔

"تمہارا یہ حشر نہیں ہو گا۔" اس نے لاش کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ادھر دیکھو! میری طرف 'اب اس لڑکی کی طرف دیکھو۔"

قیدی مخبوط الحواسوں کی طرح اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

"کیا خیال ہے لڑکی کے بارے میں؟ یہ تمہیں کیسی لگتی ہے؟"

"مم.... مجھے....!" قیدی بالآخر خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر ہکلایا۔

"ہاں۔ہاں تمہیں....!"

"اچھی ہے! بہت اچھی ہے۔" وہ بوکھلا کر بولا۔

"اگر تمہیں مل جائے تو کیسی رہے۔" فراگ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔

"لل.... لیکن.... میں تو مر رہا ہوں آنر-یبل فراگ۔"

"یہ تمہیں زندہ کر دے گی.... یہ دیکھو۔" فراگ نے لڑکی کو اٹھا کر قیدی کی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

پھر مقامی زبان سے لڑکی سے بھی کچھ کہا تھا۔ لڑکی نے قیدی کے گلے میں بانہیں ڈال دیں.... بڑی مضحکہ خیز پچویشن تھی۔ وہ کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا تھا اور لڑکی اس سے اظہار عشق کر رہی تھی۔ وہ بے بسی سے ہنس پڑا۔

"کیوں.... کیا بات ہے؟" فراگ نے چہک کر پوچھا۔

"گگ.... گدگدی.... ہی ہی ہی.... آنر-یبل ہی ہی فراگ ہی ہی ہی....!"

وہ ہنس رہا تھا اور تھوڑے ہی فاصلے پر اس کے ساتھی کی گردن ٹوٹی لاش موجود تھی۔

"ہی ہی ہی.... یہ نہیں.... دیکھو! یہ مت کرو.... ہی ہی ہی ہی....!"

فراگ بھی اس کی ہنسی میں شریک ہو گیا تھا۔ پھر اس نے کہا۔ "تم دونوں باضابطہ طور

موکاردو سے روانہ نہ ہو سکے ہو گے۔"

"نہیں یور آنر.... ہی ہی ہی.... وہ ایک پوشیدہ راستہ ہے! ہی ہی ہی.... اچھی لڑکی! بس کرو.... ہی ہی ہی ہی....!"

"ساکاداا اور اس کے خاص آدمیوں کے علاوہ اور کوئی اس سے واقف نہ ہو گا۔ کیوں؟....؟" فراگ نے پوچھا۔

"یہی بات ہے.... یور آنر.... ہی ہی ہی ہی.... لڑکی لڑکی.... ہی ہی ہی ہی بس مجھ پر رحم کرو.... ارے.... ارے! خدا کی پناہ.... حد ہو گئی.... لڑکی لڑکی.... ہی ہی ہی ہی....!"

"تم مجھے وہ راستہ بتا دو گے....!"

"بتا دوں گا.... یور آنر.... اف فوہ.... لڑکی....!"



اُم بنی کو ہوش آیا تو بڑی دیر تک اندازہ ہی نہ کر سکی کہ وہ کہاں ہے۔ چاروں طرف زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ شاید چمکدار زرد سمندر تھا جس میں تیرتی چلی جا رہی تھی۔

پھر آہستہ آہستہ ذہن صاف ہوتا گیا۔ وہ کسی لانچ کے چھوٹے سے کیبن میں لیٹی ہوئی تھی۔

بوکھلا کر اٹھ بیٹھی۔ آخر وہ اس لانچ میں کیسے پہنچی؟.... وہ تو عمران کے ساتھ ساحلی نشیب میں اتر رہی تھی.... پھر اسے یاد آیا کہ وہ تھک کر ایک جگہ بیٹھے بھی تو تھے.... اور اس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ آخر تنگ آ کر عمران نے اس کی دونوں کنپٹیاں دبائی تھیں اور وہ شاید بیہوش ہو گئی تھی۔ یقیناً بیہوش ہو گئی تھی ورنہ اس کے بعد کی باتیں بھی تو یاد آتیں.... لیکن آخر عمران نے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا تھا؟ دشمنِ ہی سہی لیکن فراگ کی طرح ظالم تو نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن وہ خود بھی تو اس کا دماغ چاٹے جا رہی تھی۔ جو کچھ بھی وہ اس وقت کر رہا تھا اس کے علاوہ چارہ بھی کیا تھا۔ فراگ کے ہاتھوں مرنا کون پسند کرتا....؟

وہ چونک کر اٹھ بیٹھی.... کسی نے کیبن کے دروازے کا ہینڈل گھمایا تھا اور پھر دروازہ کھلتے ہی اس کے دیوتا کوچ کر گئے۔ سامنے خوفناک شکل والا کنگ چانگ کھڑا تھا۔ وہی کنگ چانگ جو ایک بار اس کی موجودگی میں ڈیڈلی فراگ کو باندھ لے گیا تھا۔

"یہ کس قسم کا کھیل ہو رہا تھا لڑکی....؟" اس نے قہر آلود لہجے میں سوال کیا۔

"حضور.... جناب عالی.... میں بالکل بے قصور ہوں! فراگ پاگل ہو گیا ہے۔"

"کیا پھر کوئی حماقت کر بیٹھا....؟"

"جی حضور!.... وہ تو حماقتوں کا پتلا ہے۔ پتہ نہیں کہاں سے پرنسز ٹالابوآ کا معتمد خصوصی ہاتھ لگ گیا تھا۔ مجھ سے کہا کہ میں تمہیں اس کے ساتھ متہم کر کے دونوں کو گھر سے نکال دوں گا۔ تم اس کے ساتھ بنکاٹا جانا.... اور وہاں میری منتظر رہنا۔"

"واقعی! اس کی نیت خراب ہو گئی ہے۔" کنگ چانگ بولا۔ "مجھ سے بہتیری باتیں چھپانے لگا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نے موکارو کے دو آدمی پکڑ لیے ہیں....؟"

"وہی واقعہ تو فساد کی جڑ بنا ہے یور آنر! وہ دونوں فراگ کو بیہوش کر کے کہیں لے جانا چاہتے تھے۔ فراگ کو اپینی نہیں آتی۔ لیکن ٹالابوآ کا ملازم اپینی ہی ہے اس نے اسے بروقت آگاہ کر دیا اور وہ دونوں پکڑے گئے۔ فراگ موکارو جانا چاہتا ہے۔ اپنی دانست میں وہ پرنس ہربنڈا کے ساتھ ہی موکارو کے ساحل پر قدم رکھ سکے گا۔ لہٰذا وہ اب ہربنڈا کو بنکاٹا سے اغوا کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے مجھے پہلے ہی سے بھجوا دینا چاہتا تھا.... میں شاہی محل میں قیام کرتی۔ اور پھر عمران کے ذریعے ہربنڈا پر قابو پانے کی کوشش کرتی۔ اب فراگ کا پاگل پن بھی سن لیجئے۔ جب ایک بات طے ہو گئی تھی تو ہمیں گھر سے نکالا جا چکا تھا تو پھر واپس بلانے کی کیا ضرورت تھی....؟"

"کیا مطلب....؟"

اَم بیٹی نے فرار کی پوری کہانی دہرائی۔ "کنگ چانگ" کی آنکھیں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "تو یہ ٹالابوآ کا ملازم ہے جو تمہیں اٹھائے ہوئے تھا۔"

"مجھے تو ہوش ہی نہیں تھا جناب عالی....!"

"ہاں! وہ تمہیں اٹھائے ہوئے ساحل کی طرف بڑھ رہا تھا کہ.... میری کشتی ادھر سے گذری۔ میں عرشے پر دوربین لیے کھڑا تھا! میں نے تمہیں پہچان لیا۔ ایک بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا نا.... وہ آدمی بھی کشتی ہی پر موجود ہے لیکن اس نے اپنے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ ویسے تمہیں اپنی بیوی بتاتا ہے۔ کہہ رہا تھا کہ مرگی کی مریضہ ہے' دورہ پڑ گیا تھا۔"

"مردود کہیں کا....!"

"لیکن میری خواہش ہے کہ تم یہ ڈرامہ جاری رکھو! اب تم یہ کام فراگ کے لیے نہیں بلکہ

میرے لیے کرو گی....!"

"آپ کی خدمت کرنا اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی جناب!"

"میں تم دونوں کو بنکاٹا کے ساحل پر اتار دوں گا....!"

"پھر مجھے کیا کرنا ہو گا....؟"

"فراگ کی بجائے میری منتظر رہنا شاہی محل میں....!"

"بہت بہتر جناب عالی! اب میں خود کو بالکل محفوظ سمجھ رہی ہوں۔"

"شاباش! مجھے ایسے ہی یقین اور اعتماد کی ضرورت ہے۔ اور فراگ کی تو اب میں کھال کھینچ لوں گا....!"

اُم بنی کچھ نہ بولی۔ کنگ چانگ نے کہا۔ "تھوڑی دیر بعد میں اسے تمہارے پاس بھجوا دوں گا۔ کھیل جاری رکھو!"

"بہت بہتر جناب عالی....!"

وہ چلا گیا اور اُم بنی اپنے دل میں.. بڑھتی ہوئی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔

پندرہ بیس منٹ بعد عمران کی شکل دکھائی دی۔ چہرہ ہونقوں کا سا ہو رہا تھا۔ آتے ہی بولا۔

"دیکھو! میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بیوی ہو اور مرگی کی مریضہ ہو! میرے بیان کی تردید نہ ہونے پائے۔ وہ از راہ ہمدردی ہمیں بنکاٹا میں اتار دیں گے....!"

اُم بنی ہنس پڑی اور اس کے چہرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "شکل دیکھو شوہر کی....!"

"کک.... کیوں.... شکل کو کیا ہوا ہے....؟"

"ایسا لگتا ہے جیسے کسی گدھے کو باندھ کر ڈنڈوں سے پیٹا گیا ہو....!"

"بدتمیزی کرو گی تو جا کر کہہ دوں گا....!"

"کیا کہہ دو گے....؟"

"یہی کہ بیوی نہیں ہے مجھے بہلا پھسلا کر نکال لائی تھی....!"

وہ ہنس پڑی اور پھر یک بیک سنجیدہ ہو کر غرائی۔ "تم نے میری کنپٹیاں دبا کر مجھے بیہوش کیوں کر دیا تھا۔ اگر مر جاتی تو....؟"

"مر جاتیں تو مجھے دکھاوے کے لیے رونا بھی پڑتا اور مجھے ٹھیک سے رونا نہیں آتا۔ بڑی

دشواری میں پڑ جاتا۔"

"مجھے تم بھی فراگ کی طرح پاگل معلوم ہوتے ہو۔"

"وہ پاگل نہیں بڑا عقلمند ہے کہ خود پیچھا چھڑا کر تمہیں میرے سر منڈھ دیا...اب خدا کرے تم کشتی کے مالک کو پسند آ جاؤ اور وہ تمہیں مجھ سے چھین لے بدصورت ضرور ہے لیکن دل کا برا نہیں۔"

"کون ہے....؟"

"میں نہیں جانتا۔ نام پوچھا تھا' کہنے لگا تمہیں اس سے کیا سروکار' بہرحال تم دونوں کو بحفاظت بنکاٹا پہنچا دیا جائے گا۔"

"کہیں اس سے بھی نہ الجھ بیٹھنا۔"

عمران نے اپنے دونوں کان پکڑے اور پھر گالوں پر تھپڑ لگانے لگا۔

"تمہارے یہی معصوم انداز تو مجھے بے چین کر دیتے ہیں۔" وہ ہنس کر بولی۔

"وہ سب ٹھیک ہے! لیکن میں پرنسز کو تمہارے بارے میں کیا بتاؤں گا....؟"

"اس سے بھی کہہ دینا بیوی ہے' تاہیتی میں شادی کر لی تھی....!"

"نہیں.... نہیں! میں پرنسز سے جھوٹ نہیں بول سکتا....!"

"میں سمجھتی ہوں! ہربنڈا کی عدم موجودگی میں اس نے تم جیسے درجنوں پالے ہوں گے۔"

"سن اے بیوقوف لڑکی! میں تیری گردن مروڑ دوں گا۔ اگر تو نے پرنسز کے تقدس پر حملہ کیا....!"

"بس بگڑ گئے۔ میں تو صرف اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ محل میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔؟"

"ٹالابوآ کا ایک ادنیٰ زرخرید غلام ہوں۔"

"خیر.... خیر.... تم کچھ بھی ہو! میں تو تمہاری محبت میں پاگل ہوئی جا رہی ہوں۔"

"تمہیں بھی دیکھ لوں گا....!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب....؟"

"مجھے لفظ محبت، گالی معلوم ہونے لگا ہے۔"

"کیسی بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہو' چلو ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو....!"

"سچ مچ شادی تو نہیں ہوئی۔"

"اچھا دفع ہو جاؤ گدھے کہیں کے۔" وہ چڑھ گئی۔

دوسرے دن سہ پہر کو لانچ بنکاٹا کے ایسے ساحل سے جا لگی تھی جہاں دور دور تک کوئی کشتی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ وہ دونوں لانچ سے اتار دیئے گئے۔

لانچ پھر وہاں سے کہیں اور روانہ ہو گئی تھی۔ اُم بنی نے مایوسی سے چاروں طرف نظر دوڑائی اور مضمحل سی آواز میں بولی۔ "پھر وہی مصیبت! شاید پیدل ہی چلنا پڑے گا۔"

"ہرگز نہیں۔ لانچ سے وائرلیس کے ذریعے بنکاٹا اطلاع بھجوادی گئی تھی.... بڑے اچھے لوگ تھے بیچارے۔"

"تو پھر اب کیا ہوگا....؟"

"تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی آئے گی اور ہمیں شہر پہنچادے گی۔"

پھر شاید پندرہ منٹ گذرے ہوں گے کہ ایک چمچماتی ہوئی لمبی سی کار وہاں آرکی جسے ایک باوردی فوجی ڈرائیو کر رہا تھا اور برابر والی سیٹ پر جیمسن موجود تھا.... اس نے اُم بنی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور عمران کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"آپ کی تعریف حضور والا....؟" اس نے عمران کو اردو میں مخاطب کیا۔

"انعام الرحمٰن....!"

"میں نہیں سمجھا....؟"

"نام نہیں ہے! مطلب تھا رحم کرنے والے کی طرف سے انعام۔" عمران نے اُم بنی کے لیے گاڑی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تت تم کس زبان میں گفتگو کر رہے تھے....؟" اُم بنی نے اس سے پوچھا۔

"اسپینی میں...."

"یہ ڈاڑھی والا کون ہے....؟"

"پرنس کا باڈی گارڈ! کچھ دیر زبان کو آرام بھی کرنے دو....!"

گاڑی واپسی کے لیے مڑی۔

"کیا میں بھی ان خاتون سے فرانسیسی میں گفتگو کر سکتا ہوں یور مجسٹی!" جیمسن نے عمران

سے پوچھا۔

"نہیں.... نہیں.... تمہیں زکام ہو جائے گا۔ بہت ٹھنڈے مزاج کی ہے۔"



ظفر اور جیمسن متحیر تھے۔ حیرت کی بات بھی تھی۔ عورت کے نام سے بدکنے والا جوزف اُم بنی سے اس طرح گفتگو کرتا تھا.... جیسے قربان ہوا جا رہا ہو.... ایسے مواقع پر وہ ان دونوں کو شہزادوں ہی کی سی شان سے ڈانٹ ڈپٹ کر کمرے سے باہر نکال دیا کرتا تھا۔

ٹالابو آ نے بھی بالآخر اس کا نوٹس لیا اور ان دونوں کو طلب کر کے بیحد غصیلے لہجے میں بولی۔

"یہ تمہارا باس کون سی بلا اٹھا لایا ہے آخر اس کا مقصد کیا ہے....؟"

"باس کہہ رہا تھا کہ وہ اس کی منگیتر ہے...." ظفر نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

"لیکن وہ تو پرنس پر دھاوا بول بیٹھی ہے....!"

"ہم ایسا نہیں سمجھتے یور ہائی نس! باس ہی کے حکم کے مطابق وہ صرف پرنس کا دل بہلاتی ہے۔ باس کا خیال ہے کہ اس طرح پرنس کے مزاج میں نرمی پیدا کر کے انہیں شاہ سے معافی مانگنے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ اس کوشش میں شاید میں ہی ڈوب جاؤں...." ٹالابو آ نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"مایوسی کی باتیں نہ کیجئے یور ہائی نس....!"

"آخر اب تمہارا باس کہاں غائب ہو گیا....؟"

"انہیں خدشہ ہے کہ کہیں کنگ چانگ پھر کوئی شرارت نہ کرے۔ اس لیے وہ محل سے دور ہی رہ کر نگرانی کر رہے ہیں۔"

"کیا لوئیسا بھی اس کے ساتھ گئی ہے؟ کل سے نہیں دکھائی دی...."

"اس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں....!"

"خدا ہی جانے کیا ہو رہا ہے....!"

"آپ بے فکر رہئے! بہتر ہی ہو گا۔"

"ہر بنڈا تو ایسا نہیں تھا....!"

"واقعی وہ ایسے نہیں ہیں! حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں بھی اصل معاملے کا علم نہیں ہے۔ ورنہ ہم آپ کو مطمئن کر دیتے۔"

"اچھا جاؤ۔ میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں۔" وہ تھکی تھکی سی آواز میں بولی۔

دوسری طرف اُم بنی اب براہ راست "کنگ چانگ" کے احکامات وصول کر رہی تھی اور انہیں احکامات کے مطابق اپنی دانست میں جوزف اور عمران پر اپنی گرفت مضبوط کرتی جارہی تھی۔

یہاں اسے فرانسیسی لڑکی لوئیسا بھی دکھائی دی تھی جو عموماً عمران سے چھیڑ چھاڑ کرتی رہتی تھی۔ نہ جانے کیوں اُم بنی کو اس پر بہت غصہ آتا تھا۔ اس وقت بھی جب وہ جوزف کے کمرے میں جارہی تھی لوئیسا سے مڈبھیڑ ہوگئی.... وہ تو نکلی چلی گئی ہوتی لیکن لوئیسا ہی نے اس کا راستہ روکا تھا....

"یہ بیوقوف آدمی تمہیں کہاں سے پکڑ لایا ہے؟" اس نے مضحکانہ انداز میں اُم بنی سے پوچھا۔

"ہوش کی دوا کرو' وہ میرا شوہر ہے۔"

"لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ تم سے بھاگا بھاگا پھرتا ہے۔"

"شاید بنکاٹا کا یہی رواج ہے!" اُم بنی تلخ لہجے میں بولی۔ "یہی چیزیں میں پرنس اور پرنسز کے درمیان بھی محسوس کرتی ہوں۔"

"کچھ بھی ہو! تمہارا مصرف میری سمجھ میں نہیں آسکا۔" لوئیسا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"ہٹو سامنے سے مجھے جانے دو....!" اُم بنی کو غصہ آگیا۔

لوئیسا نے شانے سکوڑے اور راستے سے ہٹ گئی، ٹھیک اسی وقت عمران ایک کمرے سے برآمد ہوا اور لوئیسا چہک کر بولی۔ "تم جتنے خوش مزاج ہو اتنی ہی نکچڑی بیوی تم نے تلاش کی ہے۔!"

"آج کل کنٹراسٹ ہی کا فیشن چل رہا ہے۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ اُم بنی ان کی گفتگو سننے کے لیے نہیں رکی تھی۔

"سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کا مصرف کیا ہے....؟" لوئیسا عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"گلے پڑ گئی ہے تو کیا کروں....؟" کوڑے کے ڈھیر پر تو پھینکی نہیں جاسکتی۔ آدمی کا بچہ ہے.... تم فکر نہ کرو مصرف نکال لینا میرا کام ہے۔"

"ٹالابوآ اس کی وجہ سے بہت پریشان ہے.... اور وہ کلوٹا یا تو اتنا خشک مزاج تھا یا اٹھارویں صدی کے عشاق کی طرح عقل سے خارج ہوجا رہا ہے....!"

"وہ بھی آدمی کا بچہ ہے....!"

"تم کیا بلا ہو....؟" وہ جھنجھلا گئی۔

"اپنے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"اگر لڑکی اپنے لیے پسند کی تھی تو اس کلوٹے کے حوالے کیوں کر دی....؟"

"ماموزئیل لوئیسا.... میں نے اتنا طویل سفر عشق کرنے کے لیے نہیں کیا ہے.... میرے ملک میں قدم قدم پر اس کے مواقع موجود ہیں۔"

لوئیسا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ جوزف دہاڑتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا اور عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ اس کے پیچھے ام بنی تھی۔

"یہ.... یہ....!" جوزف عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر ہکلایا۔ "مجھے آخر پاگل ہو جانے پر کیوں مجبور کیا جا رہا ہے....؟"

"کیا ہوا یور ہائی نس؟" عمران نے آگے بڑھ کر کہا۔

"کیا یہ لڑکی اسی لیے لائی گئی ہے کہ مجھے بہکائے....!"

"یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔؟"

"یہ بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اپنے باپ سے معافی مانگ لوں....!"

"ہر شریف آدمی یہی کہے گا....!"

"یہ ناممکن ہے۔!" جوزف دہاڑا۔ "اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ میں سمندر میں چھلانگ لگا دوں۔!"

"نہیں یور ہائی نس! میں کبھی نہ چاہوں گا کہ بحر الکاہل بحر اسود بن جائے....!"

"میں نے آگاہ کر دیا ہے۔" جوزف ہاتھ اٹھا کر دہاڑا۔

پھر تو اچھا خاصا ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔ محل کے ہر فرد کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہر بنڈا اپنے باپ سے معافی نہیں مانگے گا۔ دو گھنٹے بعد ٹالابوآ نے انتہائی سراسیمگی کے عالم میں عمران کو بتایا کہ یہ خبر بادشاہ بنکاٹا تک جا پہنچی ہے۔

"میں اپنے طور پر پرنس کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔ "کسی کو

بھی علم نہیں تھا کہ ہر بنڈا بادشاہ سے معافی نہ مانگنے پر اصرار کر رہا ہے۔"

"تت..... تو..... پھر اب کیا ہو گا؟" عمران خوفزدہ لہجے میں ہکلایا۔

"شاہی خاندان میں نافرمانی کی سزا اذیت ناک موت ہے! تم دیکھ لینا' کچھ دیر بعد شاہی مہلت نامہ پہنچ جائے گا۔"

"یہ کیا ہوتا ہے.....؟"

"وقت کا تعین کر دیا جائے گا۔ اگر اس مدت میں ہر بنڈا نے معافی نہ مانگی تو پھر..... خدا جانے کیا ہو.....؟" سمجھاؤ ہر بنڈا کو.....!"

"میرا خیال ہے کہ آپ پرنس کو مر ہی جانے دیجئے۔"

"اپنی زبان کو لگام دو۔" ٹالا بو آ تیز لہجے میں بولی۔

"یور ہائی نس۔ بکری انڈے دی سکتی ہے لیکن وہ اپنی بات سے نہیں ہٹ سکتے۔"

اتنے میں لوئیسا بھی آ گئی اور اسے بھی مشاورت میں شریک کر لیا گیا..... اس نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ "یہ تو بہت برا ہوا یور ہائی نس..... اب کیا ہو گا۔ بزکاٹا فرانس کے زیر نگیں ہے لیکن بادشاہ اپنے خاندان کے سلسلہ میں ذاتی قوانین نافذ کر سکتا ہے۔ اس میں سزائے موت بھی شامل ہے' فرانس کی حکومت اس میں دخل اندازی نہیں کر سکے گی۔"

"تو پھر خدارا..... اسے یہاں سے نکال لے جاؤ....." ٹالا بو آ گڑگڑائی۔

"تم ہی لوگ لائے تھے..... لہٰذا اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لو۔"

"ہاں..... آں۔!" عمران پر تفکر لہجے میں بولا۔ "اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔"

"جو کچھ بھی سوچنا ہے جلدی سوچو.....!"

"مہلت نامہ اور وارننگ آ جانے دیجئے۔ اسی کی مناسبت سے کام کیا جائے گا۔" عمران بولا۔

"اچھا..... اچھا..... میری تو عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے۔"

عمران اور لوئیسا باہر نکلے وہ اسے عجیب سی نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔ دفعتاً بولی۔

"اوپر سے الو اور اندر سے بالکل لومڑی ہو۔"

"کیوں؟ کیوں؟ میں نے کیا کیا ہے.....؟"

"بالآخر اسی کی زبان سے کہلوا لیا کہ ہر بنڈا کو یہاں سے نکال لے جاؤ۔"

"اس کے تعاون کے بغیر نکال لے جانا آسان نہ ہوتا...."

"لیکن وہ اس پر ہرگز تیار نہ ہو گی کہ تم اسے موکارو لے جاؤ....!"

"اسے ظاہر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے....؟"

لوئیسا چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ "مناسب یہ ہو گا کہ اس سے پوچھ ہی لیا جائے۔ شاید وہ خود ہی کوئی جگہ بتا سکے۔ اس طرح ہم اس جگہ کے بہانے نہایت اطمینان سے پرنس کو موکارو لے جاسکیں گے۔"

"تمہاری تجویز اچھی معلوم ہوتی ہے۔" عمران بولا۔

"شکریہ!" وہ مسکرائی۔ "شاید پہلی بار تم کسی امر پر مجھ سے متفق ہوئے ہو۔"

"اتفاق ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔

"اس لڑکی میں کیا رکھا ہے....؟"

"ہائیں۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے کہاں سے کہاں پہنچ گئیں۔"

"میں انسان بھی تو ہوں.... احساسات وجذبات سے یکسر عاری تو نہیں۔"

"میں صرف فرائض کی ادائیگی میں مشین ہوں! احساسات و جذبات ہی نے دنیا کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔"

"کیا بات ہوئی....؟"

"کچھ بھی نہیں.... جاؤ اپنا کام دیکھو! اسٹیمر کے کپتان سے کہو کہ ہر وقت روانگی کے لیے تیار رہے....!"

"اچھا.... اچھا...." وہ برا سامنہ بنا کر بولی اور آگے بڑھ گئی۔



چاندنی رات تھی اور سمندر معمول کے مطابق پرسکون تھا۔ فراگ کی لانچ موکارو سے قریب تر ہوتی جارہی تھی لیکن اس کا رخ بندرگاہ کی طرف نہیں تھا۔

لانچ کیا تھی' ایک پرتکلف عشرت گاہ تھی۔ اس وقت فراگ کے کیبن میں جشن برپا تھا۔ للی ہاروے گا رہی تھی اور فراگ کا غیر ملکی قیدی گیت کی لے پر تھرک رہا تھا۔ فراگ کی آنکھوں میں شرارت آمیز چمک لہرا رہی تھی۔

"بس کرو' بیٹھ جاؤ!" وہ ہاتھ ہلا کر قیدی سے بولا۔ "تھک جاؤ گے بہت کام کرنا ہے۔"

"جو حکم یور آنر.....!" قیدی نے کہااور فراگ کے سامنے بیٹھ گیا۔

"للّی! تم بھی خاموش ہو جاؤ۔"

"او کے باس!" اس نے کہااور گیٹار ایک طرف رکھ دیا۔

"تم جاسکتی ہو! اب ہم باتیں کریں گے۔" فراگ بولا۔

للّی احتراماً خم ہوئی اور گیٹار وہیں چھوڑ کر کیبن سے باہر نکل گئی۔

فراگ قیدی کو ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھے جارہا تھا۔

"اگر تم نے مجھ سے کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو بھگتو گے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یور آنر..... میں آپ کا احسان مند ہوں' آپ نے مجھے ویسی ہی لڑکی بخش دی ہے جیسی میں چاہتا تھا۔"

"یقیناً للّی اب تمہاری ہے! لیکن کام کے اختتام تک وہ لانچ ہی پر رہے گی۔ ہمارے ساتھ نہیں جائے گی.....!"

"کک..... کیوں.....؟"

"میں احمق نہیں ہوں! شاید تمہاری نیت میں فتور آجائے! پہلے کام پھر انعام.....!"

"اگر آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں تو یہی سہی۔" قیدی نے کہا۔ "لیکن ایک بار پھر آپ کو آگاہ کر دوں کہ دھوئیں کے اس حصار کو پار کرنا ممکن نہ ہو گا۔"

"دراصل اس وقت میں اسی کے بارے میں تفصیل سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن میں کیا عرض کروں' یور آنر..... میں اس راستے موکارو سے باہر ضرور نکلا تھا لیکن مجھے اس کا ہوش نہیں کہ دھوئیں کی دیواریں میں نے کیسے پار کی تھیں؟"

"کیا بات ہوئی.....؟"

"گھر پر بیہوش ہوا' اور آنکھیں اس چٹان پر کھلیں جس سے ایک لانچ لگی کھڑی تھی.....!"

"پہلی بار ایسا ہوا ہے.....؟"

"نہیں! بارہا میں دوسرے کاموں کے سلسلے میں اسی طرح موکارو سے باہر جاچکا ہوں.....!"

"اب!اس وقت کیا صورت ہو گی۔ کیا وہاں کوئی تمہارا منتظر ہو گا؟"

"نہیں! ہم اس چٹان پر اتر کر صبح تک انتظار کریں گے! کوئی آئے گا۔ ہم وہیں ناشتہ کریں گے اور پھر.... دھوئیں کی دیوار کس طرح پار کریں گے۔ یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے! ہمیں تو ہوش ہو گا نہیں....؟"

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ناشتے میں خواب آوار دوا دی جائے گی۔"

"آنریبل فراگ! یہ میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب معینہ وقت کے مطابق ہم اس چٹان پر پہنچتے۔ اب کیا ہو گا؟ یہ میں نہیں جانتا۔ مجھے وہاں پہنچنے میں دو دن کی دیر ہو گئی ہے۔"

"کیا پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا؟"

"نہیں جناب! ہم جس کام کے لیے گئے۔ پہلے سے معین کئے ہوئے وقت پر واپس پہنچ گئے۔ اسی لیے میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اب مجھ پر کیا گذرے گی....؟"

"تم نے یہ سب کچھ پہلے ہی کیوں نہیں بتا دیا تھا....؟"

"اگر بتاتا تو آپ یہی سمجھتے کہ مکاری کر رہا ہوں۔ آپ کو اصل حالات سے آگاہ نہیں کرنا چاہتا.... اور آنریبل فراگ! میری گردن بھی ٹوٹ جاتی۔"

"خیر.... خیر.... میں دیکھوں گا۔ اب یہاں سے کتنا فاصلہ ہو گا....؟"

"دو یا ڈھائی میل۔"

"بس! اب ہم ہی دونوں یہاں سے ایک چھوٹی کشتی پر چلیں گے....!"

"یہ خودکشی ہو گی جناب!"

"بکواس مت کرو...."

"میں پھر کہتا ہوں کہ یہ خودکشی ہو گی۔"

"میں صرف راستہ دیکھنا چاہتا ہوں' اتنا احمق نہیں ہوں کہ تمہارے ساتھ اس چٹان تک چلا جاؤں گا۔"

"آپ نے مجھے ایک بہت بڑی الجھن سے بچالیا آنریبل فراگ' قیدی نے طویل سانس لی۔

"میں کسی معاملے کو اپنے طور پر سمجھے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔"

قریباً پندرہ یا بیس منٹ بعد ایک چھوٹی موٹر بوٹ پانی میں اتار دی گئی تھی۔ اس پر فراگ اور

قیدی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ قیدی کی بتائی ہوئی سمت کشتی کا رخ موڑ دیا گیا۔ خود فراگ ہی اُسے کنٹرول کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اونچی اونچی چٹانیں دکھائی دینے لگیں.... لیکن اتنے فاصلے سے ان کی ساخت کا اندازہ کرنا دشوار تھا۔

"یہ چٹانیں ناقابل عبور ہیں.... سوائے اس شگاف کے جس کے ذریعے سمندر کا پانی دور تک اندر چلا گیا ہے۔" قیدی کہہ رہا تھا۔ "اور وہ شگاف بھی ایسی جگہ ہے جسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔"

فراگ کچھ نہ بولا۔ چٹانوں سے کچھ فاصلے پر اس نے انجن بند کر دیا تھا اور دو پتوار نکال لیے تھے اور اب وہ خود ہی کشتی کھے رہا تھا۔

"آپ بہت محتاط ہیں! آنریبل فراگ۔" قیدی نے کہا۔

فراگ ہنس کر بولا۔ "اسی لیے کنگ چانگ کا نائب اول کہلاتا ہوں۔"

"مجھے یقین ہے کہ راستہ دیکھ لینے کے بعد آپ اس مہم کو کسی مناسب وقت پر اٹھا رکھیں گے۔"

"تاکہ تم کچھ دن اور عیش کر لو' کیوں؟"

"مم۔ مطلب یہ کہ میں اب ان لوگوں میں واپس نہیں جانا چاہتا۔"

فراگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک کشتی کسی چیز سے ٹکرائی۔

"خدا کی پناہ.... یہ کیا ہوا؟" قیدی بوکھلا کر بولا۔

کشتی کے گرد سمندر کی سطح سے سیاہ رنگ کا ایک دائرہ بلند ہو رہا تھا۔

فراگ پتوار چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن وہ دائرہ اتنی دیر میں اس کے قد سے بہت اونچا ہو چکا تھا۔ ذرا ہی سی دیر میں ایسا لگنے لگا جیسے وہ کشتی سمیت کسی گہرے کنوئیں میں مقید ہو کر رہ گئے ہوں۔

"یہ کیا ہے....؟" فراگ حلق پھاڑ کر دہاڑا۔

"کنگ چانگ کے عقلمند نائب اول کے لئے لمحہ فکریہ!" قریب ہی سے باریک سی آواز آئی۔

"یہ کون بولا تھا....؟" فراگ نے پلٹ کر قیدی کا گریبان پکڑ لیا۔

"مم.... میں نہیں جانتا.... آواز ہی میں نے بھی سنی ہے۔"

"تم کون ہو....؟ سامنے آؤ۔ چھپ کر اس طرح بے بس کرنا بزدلی ہے۔"

"یہاں بہادری کے مظاہرے پر تمغے نہیں تقسیم کئے جا رہے۔ اب تم ہمارے قیدی ہو۔"

فراگ نے ٹارچ روشن کر لی تھی۔ دفعتاً اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ آواز قیدی ہی کے پاس سے آ رہی تھی۔ شاید اسی وقت قیدی کو بھی احساس ہوا تھا۔ وہ خوفزدہ انداز میں چونک پڑا۔

"تم کیا چاہتے ہو.....؟" فراگ نے قیدی کا گریبان چھوڑتے ہوئے کہا۔

"تمہاری گرفتاری.....!" آواز آئی اور فراگ نے دوسرے ہاتھ سے قیدی کے کوٹ کے درمیانی بٹن کی طرف اشارہ کیا۔ آواز اسی بٹن سے آئی تھی۔

قیدی بوکھلا کر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فراگ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "میں کیا..... کوئی بھی نہیں جانتا کہ کنگ چانگ کون ہے؟ اور کہاں رہتا ہے۔" فراگ نے اونچی آواز میں کہا۔ "میری گرفتاری سے تم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکو گے۔"

"یہ دیکھنا ہمارا کام ہے.....!"

"اچھی بات ہے دیکھنا۔!" فراگ غرایا اور ایک بار پھر قیدی کا گریبان تھام لیا۔

"م..... میں..... جناب بالکل نہیں جانتا تھا..... یہ..... یہ....." قیدی نے بٹن کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں! مسٹر فراگ!" بٹن سے آواز آئی۔ "اگر ان لوگوں کو اس کا علم ہو جائے تو پھر ہم ان کی حماقتوں سے آگاہ کیسے ہو سکیں گے۔"

کشتی دائرے میں آہستہ آہستہ چکر لگا رہی تھی۔ اس دائرے کا قطر بیس' پچیس فٹ ضرور رہا ہو گا اور بلندی ان کی پہنچ سے باہر تھی۔

"سوال تو یہ ہے کہ تم کنگ چانگ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو.....؟ فراگ نے پوچھا۔

"یہی کہ اس نے تمہیں بعد میں یہ حکم کیوں دیا تھا کہ ہربنڈا کو نکل جانے دیا جائے.....؟"

"مرضی کا مالک ہے.....!"

"ہم بتائیں گے اسے! اس معمولی سے بدمعاش کی ہماری نظروں میں کیا وقعت ہو سکتی ہے۔!"

"بیوقوفی کی باتیں نہ کرو..... اگر وقعت نہ ہوتی تو تم اس سے مدد کیوں طلب کرتے....."

"اس قسم کے معمولی کاموں کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے"

"اور شاید تم یہ بھی نہ جانتے ہو کہ ہربنڈا کو کس نے تلاش کیا ہے.....؟"

فراگ نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو....؟"

"یقیناً۔ کنگ چانگ کا نائب اول اگر اتنا بھی نہ جانے تو اس کے وجود کا فائدہ ہی کیا....؟"

"کون ہے اس کی پشت پر....؟"

"تم مجھے اس طرح بے بس کر کے مجھ سے کچھ بھی نہ معلوم کر سکو گے!"

"اگر تم یہ جانتے ہو کہ اس سازش کی پشت پر کون ہے تو ہم تم سے معزز مہمانوں جیسا سلوک کریں گے۔ خوش آمدید....!"

"یہ کنواں ہٹاؤ....!"

"ہم اپنے طور پر تمہارا استقبال کریں گے۔ ہمیں مشورہ نہ دو۔" بٹن سے آواز آئی.... قیدی نڈھال سا ہو کر گر پڑا تھا اور اس کے جسم پر رعشہ طاری تھا۔



ٹالابو آ نے انہیں فرار میں مدد دی تھی۔ اس لیے کہیں روکے جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا.... وہ بندرگاہ پر آ پہنچے.... اسٹیمر خصوصی ڈاک پر لنگر انداز تھا۔

ٹالابو آ نے اس کا فیصلہ عمران اور لوئیسا پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ پرنس کو کہاں لے جائیں گے؟

ظفر، جیمسن، اُم بنی اور جوزف اسٹیمر پر پہنچ گئے تھے، لیکن عمران اور لوئیسا کا کہیں پتا نہ تھا۔

اُم بنی کو اندرونی حالات کا علم نہیں تھا۔ وہ تو یہی سمجھتی تھی کہ جوزف اس کے ورغلانے ہی پر بنکاٹا چلنے پر آمادہ ہو گیا ہے اور اسی کے حکم پر عمران بھی ساتھ دے رہا ہے۔

وہ سائے کی طرح جوزف کے ساتھ لگی رہی۔ اسٹیمر کے کیبن میں بھی موجود تھی۔

"تم دونوں آرام کرنا چاہو تو جا سکتے ہو۔" اس نے ظفر اور جیمسن کو مخاطب کر کے کہا۔

"باڈی گارڈ آرام نہیں کیا کرتے۔" ظفر بولا۔

"فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، میں یہاں موجود رہوں گی۔"

"تمہاری موجودگی ہی تو فکر مندی کا باعث ہے۔" جیمسن مسکرا کر بولا۔ "ہز ہائی نس پر بیہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں، اگر کسی عورت کے ساتھ تنہا چھوڑ دیئے جائیں۔"

اُم بنی نے جوزف کی طرف دیکھا اور اس نے دانت نکال دیئے۔ پھر سر کو اثباتی جنبش دے

کر گویا جیمسن کے بیان کی تائید کی تھی۔

"تو پھر میں کہاں جاؤں....؟" اُم بنی جھنجھلا کر بولی۔ "عمران کہاں ہے....؟"

"چلو! میں تمہیں تمہارا کیبن دکھادوں۔" جیمسن نے کہا۔

"تمہارے ساتھ تو ہرگز نہیں جاؤں گی۔"

"ٹھیک ہے! تمہیں میرے علاوہ اور کسی پر بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔" دروازے کی طرف سے آواز آئی۔

وہ چونک کر مڑے۔ عمران سامنے کھڑا.... اس طرح ایک ایک کی شکل دیکھے جارہا تھا جیسے وہاں اس کے خلاف کوئی سازش کی جارہی ہو۔

"تم کہاں تھے....؟" اُم بنی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"چلو.... چلو.... پرنس کو آرام کی ضرورت ہے۔" عمران اس کے سوال کو نظر انداز کر کے بولا۔

اسٹیمر حرکت میں آگیا تھ۔ اُم بنی بڑبڑاتی ہوئی عمران کے ساتھ ہولی۔ وہ اسے ایک کیبن میں لایا.... اور کیبن کا درواہ بند کر کے اس کی طرف مڑا....

"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو....؟"

"تم اب بھی فراگ ہی کے لیے کام کر رہی ہو...." عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔

"کک.... کیوں....؟"

"میں یہی محسوس کر رہا ہوں' اسٹیمر پر قدم رکھتے ہی ہماری حیثیت قیدیوں کی سی ہو گئی ہے۔"

"میں کچھ نہیں جانتی....!"

"بنکاٹا سے نکل چلنے کی ترغیب تم ہی دیتی رہی تھیں۔!"

"محض اس لیے کہ اپنے بیان کے مطابق تم بنکاٹا ہی تک محدود رہے ہو۔ ذرا دنیا دیکھو! آہا یہ تو بھول ہی گئی.... لوئیسا کہاں ہے....؟"

"پتا نہیں....!"

"کیا وہ ساتھ نہیں ہے....؟"

"اس سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہوئی ہے۔"

اُم بنی نے طویل سانس لی اس کی آنکھوں سے آسودگی اور سکون مترشح ہونے لگا تھا۔

"بہت دلچسپ لڑکی تھی....!" عمران مسکرا کر بولا۔

"بات کرنے کی تمیز تو تھی نہیں...."

"ہاں، یہ بات تو ہے.... مرغ کو عالی جناب کہتی تھی....!"

"وہ آخر ہے کہاں....؟"

"محل میں ہو گی۔"

"زیادہ تر تمہارے ساتھ رہتی تھی۔"

"اگر تم میرے ساتھ اسی طرح رہو تو مار کر بھگا تو نہیں دوں گا' لیکن سوال یہ ہے کہ اب ہم کہاں جا رہے ہیں....؟" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں جانا چاہتے ہو....؟"

"شکیری.... لیکن یہ اسٹیمر....؟"

"کیوں.... اس اسٹیمر کو کیا ہوا....؟"

"اس پر ہم لوگوں اور عملے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔"

"تو اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"ارے یہ بنکاٹا کا سرکاری اسٹیمر بھی نہیں ہے۔"

"واقعی....؟" اُم بنی اچھل پڑی۔

عمران نے مایوسانہ انداز میں سر کو جنبش دے کر کہا۔ "اسٹیمر کا عملہ کپتان سمیت کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیتا۔"

اُم بنی پر تفکر انداز میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔ دفعتاً خوفزدہ لہجے میں بولی۔ "کہیں ہم کنگ چانگ کی گرفت میں تو نہیں آ گئے....؟"

"اچھا تو پھر سنو! تم ریڈیو روم سے فراگ کو پکارو گی۔"

"کیا مطلب....؟" وہ چونک کر بولی۔ "یہ تم کیا کہہ رہے ہو....؟"

میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ "اگر ہم کنگ چانگ کی گرفت میں آ گئے ہیں تو تم اسی طرح اپنی جان بچا سکتی ہو.... اور شاید ہمیں بھی بچا لو....!"

"لیکن! میں فراگ سے کہوں گی کیا....؟"

"یہی کہ اس وقت تم ہم لوگوں سمیت ایک اسٹیمر میں موجود ہو اور یہ اسٹیمر ساحل بنکاناسے جنوب کی طرف رواں ہے.... پرنس ہربنڈا ہم لوگوں کو نہ جانے کہاں لے جارہا ہے....؟



فراگ کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکا کہ وہ اس عمارت میں کیونکر پہنچا تھا۔ ویسے اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ وہ موکارو کے دارالحکومت پسو میں ہے۔ کم از کم موکارو کے سارے آباد حصے اس کے دیکھے ہوئے تھے.... پردیسیوں کا داخلہ تو کچھ عرصہ سے ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ پسو میں کنگ چانگ کی تنظیم سے متعلق بھی کچھ لوگ رہتے تھے۔

اس چھوٹی سی عمارت میں اس کے علاوہ دو ملازم بھی تھے ان میں سے ایک باورچی تھا اور دوسرا مختلف خدمات انجام دیتا تھا۔

فراگ کی آنکھ اسی عمارت.... کے ایک کمرے میں کھلی تھی۔ اور اس وقت سے اب تک چھ گھنٹے اسی عمارت میں گذرے تھے۔ جن حالات کا وہ شکار ہوا تھا ان کا تقاضہ یہی تھا کہ خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہے۔ اس نے ان دونوں ملازمین سے بھی کسی قسم کی پوچھ گچھ نہیں کی تھی۔

اسے اس کا علم بھی نہیں تھا کہ سمندر میں اس آہنی حصار میں پھنس جانے کے بعد سے اب تک کتنا عرصہ گزار تھا.... یا اس کے ساتھ قیدی کا کیا حشر ہوا تھا.... کسی نامعلوم آدمی کی آواز سنتے سنتے اچانک اس نے تیز قسم کی میٹھی سی بو محسوس کی تھی اور اس کا سر چکرا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ کس طرح اس حصار سے نکل کر اس عمارت تک پہنچا تھا اسے یاد نہ آسکا۔

کوئی بڑا چکر ہے.... وہ سوچ رہا تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کنگ چانگ کے نام پر وہ بخش دیا جائے۔ وہ لوگ فی الحال تو یہی معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ہربنڈا کی پشت پر کون ہے؟ اور کنگ چانگ نے خلاف توقع اسے بنکانا کیوں پہنچ جانے دیا تھا۔ اس کے پاس ان دونوں سوالات کے جواب موجود تھے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کرنے کو سوچ ہی رہا تھا کہ خادم نے کسی کی آمد کی اطلاع دی۔ جسے وہ نشست کے کمرے میں بٹھا آیا تھا۔

فراگ شاہانہ انداز میں چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا... اجنبی اسے دیکھ کر احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"آپ آنریبل ساکاوا کے مہمان ہیں۔" اس نے بڑے ادب سے کہا۔

"خوشی ہوئی.....!" فراگ خشک لہجے میں بولا۔

"پرائم منسٹر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔!"

"ابھی.....؟" فراگ نے سوال کیا۔

"وہ آپ کے منتظر ہیں.....!"

"چلو.....!" فراگ دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

باہر ایک لمبی سی کار کھڑی تھی۔ اجنبی نے فراگ کے لئے پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیور کے برابر جا بیٹھا۔ پندرہ یا بیس منٹ بعد گاڑی ایک عظیم الشان عمارت کے احاطے میں داخل ہوئی۔ یہ غالباً وزیر اعظم ساکاوا کی رہائش گاہ تھی۔

"کتیا کا بچہ!" فراگ نے دل ہی دل میں کہا اور نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر رہ گیا۔ تین سال پہلے ساکاوا موکارو کی پولیس کا سربراہ تھا۔ کنگ چانگ کی تنظیم سے اکثر الجھتا رہتا تھا۔ بہر حال وہ اچانک ہی پرائم منسٹر نامزد کر دیا گیا تھا۔

چھوٹے قد اور گٹھیلے جسم والے اس جاپانی نے فراگ کا استقبال بڑے پرجوش انداز میں کیا۔ چھوٹی چھوٹی تیز چمکیلی آنکھیں کسی لومڑی کی یاد دلا رہی تھیں۔

"خوش آمدید' مسٹر فراگ!"

"شکریہ۔" فراگ نے مصافحہ کرتے ہوئے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

"بیٹھو!" ساکاوا نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ "میرے ان دونوں آدمیوں نے تمہارے ساتھ مناسب برتاؤ نہیں کیا تھا۔"

"میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یور آنر.....!"

"تم قابل معافی ہو! انہیں محتاط رہنا چاہئے تھا..... خیر ہم جلد از جلد اصل معاملے کی طرف آئے جاتے ہیں۔"

"میں جوابدہی کو تیار ہوں! اور اپنی اس فروگذاشت کی بناء پر کنگ چانگ کے ہاتھوں سزا بھی پا چکا ہوں!"

"مجھے علم ہے۔" ساکاوا مسکرایا۔

"پھر آخر مجھے کیوں پریشان کیا گیا؟"

"محض یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کنگ چانگ نے معقول رقم وصول کر لینے کے بعد بھی دھوکا کیوں دیا....؟"

"کنگ چانگ نے دھوکا نہیں دیا بلکہ میں نے دھوکا کھایا تھا۔"

"وہ کس طرح مسٹر فراگ....؟"

"کنگ چانگ کے ہاتھوں سزایابی کے بعد میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ دیوانہ وار گاڑی چلا رہا تھا' اچانک حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ لیکن لڑکی پھر بھی صدمے کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی اس کیساتھ والا مرد بیحد نروس نظر آ رہا تھا۔ میں نے اسے دلاسا دیا اور پیشکش کی کہ وہ جہاں کہے انہیں پہنچا دیا جائے بہر حال انہیں ایک اسٹیمر پر پہنچانا پڑا.... اور وہیں سے میرے لیے دشواریاں پیدا ہونے لگیں۔ میں قیدی بنا لیا گیا.... اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد مجھے معلوم ہوا کہ ہر بنڈا اسی اسٹیمر پر ہنکانا جائے گا....! رفتہ رفتہ ساری باتیں کھل کر سامنے آ گئیں.... وہ لڑکی ایدلی دے ساواں تھی جو لوئیسا بھی کہلاتی ہے۔ فرانس کی سیکرٹ سروس سے اس کا تعلق ہے.... اور اس کے ساتھ والا مرد جمیکن سیکرٹ سروس کا چیف ڈھمپ لوپو کا تھا۔"

"یہ میرے لیے نیا نام ہے مسٹر فراگ.... ایدلی دے ساواں سے تو واقف ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ ہر بنڈا کو انہی دونوں نے تلاش کیا ہے۔"

"یہ بڑی قیمتی اطلاع ہے مسٹر فراگ...." ساکاوا مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملتا ہوا بولا۔ "میں پچھلے سارے واقعات بھلا دینے پر تیار ہوں.... تم بدستور میرے مہمان رہو گے.... ہاں.... یہ اُم بنی کون ہے....؟"

"کیوں....؟" فراگ چونک پڑا۔

"پچھلی رات سے تمہیں وائرلیس پر کال کیے جا رہی ہے۔"

"اوہو۔ کیا اس کا کوئی پیغام ریکارڈ کیا گیا ہے....؟"

"ہاں۔ اس کی ہر کال ریکارڈ کی گئی ہے۔"

"میں سننا چاہتا ہوں۔" فراگ مضطربانہ انداز میں اٹھ گیا۔

"بیٹھو.... بیٹھو.... میں یہیں منگواتا ہوں۔" ساکاوا نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی۔

ایک باوردی خادم کمرے میں داخل ہو کر خم ہوا۔

"وہ ٹیپ ریکارڈر لاؤ۔" ساکاوا نے اس سے کہا۔

خادم واپس چلا گیا.... فراگ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے ہوئے تھا۔

"ٹیپ ریکارڈر آیا.... اور فراگ اَم بنی کی آواز سننے لگا جو اسے کال کر رہی تھی۔ "ہیلو! ڈیڈلی فراگ! ہیلو.... اَم بنی کالنگ.... ہیلو.... فراگ ہیلو.... اَم بنی کالنگ.... تنظیم سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی فرد میری آواز سن رہا ہو تو آنریبل ڈیڈلی فراگ کو مطلع کر دے.... اَم بنی اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے.... تمام متعلقہ لوگ اسٹیمر پر موجود ہیں۔ اور اسٹیمر جنوب کی طرف بڑھ رہا ہے.... اوور اینڈ آل....!"

بار بار یہی پیغام ریکارڈ کیا گیا تھا.... فراگ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ساکاوا اسے غور سے دیکھ رہا تھا.... دفعتاً فراگ رک کر اس کی طرف مڑا اور بولا۔

"میں نے اَم بنی کو بنکاٹا بھجوایا تھا کہ کسی طرح ہربنڈا کو بنکاٹا سے نکال لائے۔ جنوب کی طرف آنے کا مطلب یہ ہوا کہ اسٹیمر موکاروہی کی طرف آ رہا ہے۔"

"خبر اچھی ہے! لیکن ہربنڈا کا اغواء میں اس لیے چاہتا تھا کہ وہ موکارو نہ آنے پائے۔"

"بہرحال کنگ چانگ کا وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ ہربنڈا آپ کے حوالے کر دیا جائے گا۔"

"اب ہم خود ہی دیکھ لیں گے مسٹر فراگ تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔" ساکاوا کا لہجہ خشک تھا۔

فراگ کچھ نہ بولا۔ ایک بار پھر وہ غیر مطمئن ہو گیا تھا۔ ساکاوا کی شریر طبیعت سے وہ بخوبی واقف تھا' اسے بدلتے دیر ہی نہیں لگتی تھی۔

ساکاوا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھایا.... اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ "آ جاؤ۔" اس کے لہجے نے فراگ کو چوکنا کر دیا۔ وہ کسی خطرے کی بو سونگھ رہا تھا.... لیکن خاموش بیٹھا کسی بھی سچویشن سے نپٹنے کے لیے ذہنی طور پر تیاری کرتا رہا....

تھوڑی دیر بعد پانچ مسلح آدمی کمرے میں داخل ہوئے اور ساکاوا نے کڑک کر کہا۔ "اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر لے جاؤ۔"

فراگ نے ساکاوا کو غور سے دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا دیئے لیکن جیسے ہی ایک آدمی ہتھکڑیاں لے کر اس کے قریب پہنچا اس نے پھرتی سے اس کے ہولسٹر پر ہاتھ ڈال دیا اور بائیں ہاتھ سے اس کے پیٹ پر زوردار مکا رسید کیا۔

"آنریبل ڈرٹی ڈاگ....!" وہ ریوالور کا رخ ساکاوا کی طرف کرتا ہوا غرایا۔ "اگر کسی نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تم کتے ہی کی موت مر جاؤ گے۔"

چوٹ کھانے والا اپنے ساتھیوں پر جا پڑا اور پھر ان میں سے دو کو اپنے ساتھ لیتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

یہ سب کچھ چشم زدن میں ہوا تھا۔ ساکاوا نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔ اور آنے والوں سے بولا۔ "تم سب باہر جاؤ....!"

"نہیں ٹھہرو! تم سب میرے ساتھ ہی باہر چلو گے' چلو مسٹر ساکاوا....ان لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ اے! تم سب بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔!"

انہوں نے بے چوں چرا تعمیل کی! ساکاوا اپنے آدمیوں کے قریب جا کھڑا ہوا.... فراگ تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور انسٹرومنٹس کے تار کھینچ کر الگ کر دیئے۔ پھر ریوالور کو جنبش دے کر بولا۔ "اب تم سب میز کے قریب آجاؤ....!"

ساکاوا دانت پیتا ہوا آگے بڑھا....اس کے پیچھے وہ پانچوں بھی تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔! لیکن تمہارے ہاتھ سروں پر ہونے چاہئیں۔" فراگ غرایا۔

خاموشی سے اس کی تنبیہہ کے مطابق تعمیل کی گئی۔ فراگ کی نظر ان پر تھی اور وہ بائیں ہاتھ سے اپنے کوٹ کا کالر ٹٹول رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے کالر سے سوئیٹر بننے کی سلائی سے مشابہہ کوئی چیز کھینچ کر نکالی اور ان لوگوں کی طرف اچھال دی.... فرش پر گرتے ہی وہ ہلکی سی آواز کے ساتھ پھٹی تھی اور سرمئی رنگ کا غبار فضا میں بلند ہونے لگا تھا۔ فراگ تیزی سے باہر نکلا اور دروازہ بولٹ کر دیا۔ اندر سے ان کی کھانسیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

ریوالور والا ہاتھ اس نے پتلون کی جیب میں ڈالا اور نہایت اطمینان سے باہر نکلا چلا آیا۔

لوگوں نے اسے دیکھا تو' لیکن خصوصی توجہ کا شائبہ تک ان کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

احاطے میں وہ گاڑی موجود تھی جس پر وہ یہاں لایا گیا تھا۔ ڈرائیور بھی قریب ہی کھڑا نظر

آیا۔ فراگ کو دیکھتے ہی وہ پچھلی نشست کی طرف جھپٹا تھا۔

دروازہ کھول کر ایک طرف ادب سے کھڑا ہو گیا۔ فراگ نے گاڑی پر بیٹھ کر سر کو جنبش دی۔ ڈرائیور دروازہ بند کر کے اگلی سیٹ پر جا بیٹھا۔ گاڑی اسٹارٹ ہو کر پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

فراگ کے اطمینان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا غالباً اسی بنا پر ڈرائیور اس کو اسی سمت لے چلا تھا۔ جدھر سے لایا تھا۔

"پہلے مونی اوز کی طرف چلو۔" فراگ نے کچھ فاصلہ طے ہو جانے کے بعد کہا۔

"بہت بہتر جناب۔" ڈرائیور بولا۔

مونی اوز یہاں کی ایک ساحلی تفریح گاہ تھی۔

"ڈرائیور تیز چلو.... جلد ہی واپس بھی آنا ہے۔"

"بہت بہتر جناب۔"

"تم ایک مشاق ڈرائیور معلوم ہوتے ہو۔" فراگ نے کچھ دیر بعد کہا۔

"شکریہ جناب.... آنریبل پرائم منسٹر تیز رفتاری کے عاشق ہیں۔"

"میں جانتا ہوں! ہماری دوستی بیس سال پرانی ہے۔ آج میں بھی تمہاری مشاقی دیکھنا چاہتا ہوں.... کالے ٹیکرے پر چڑھا سکو گے....؟"

"کوشش کروں گا جناب! اس سے پہلے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔"

"کامیاب ہو گئے تو انعام دوں گا۔"

"شکریہ جناب!"

"میں اپنی بھاری جسامت کی بنا پر آج تک اوپر نہیں پہنچ سکا۔"

"میں ضرور لے چلوں گا جناب۔"

مونی اوز کی سب سے اونچی چٹان کالے ٹیکرے کے نام سے موسوم تھی اور اس تفریح گاہ کا یہ حصہ عموماً دور دور تک سنسان ہی پڑا رہتا تھا۔ کبھی کبھی صرف ایڈونچر کے شائق اس کی طرف توجہ دیتے تھے۔ چٹان کے اوپر پہنچنے میں سچ مچ ڈرائیور نے مشاقی کا ثبوت دیا۔

کئی بار ایسا محسوس ہوا تھا جیسے گاڑی پھسل کر کسی کھڈ میں جا پڑے گی۔ فراگ خود ہی دروازہ کھول کر گاڑی سے اترتا ہوا بولا۔ "واقعی تم باکمال آدمی ہو! تمہیں انعام بھی دوں گا اور تمہاری

سفارش بھی کروں گا۔ میرے قریب آؤ۔"

ڈرائیور گاڑی سے اتر کر اس کے قریب پہنچا۔ فراگ کا بایاں ہاتھ کوٹ کی اندرونی جیب میں تھا۔ بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے پرس نکال کر کوئی بھاری رقم ڈرائیور کی ہتھیلی پر رکھ دے گا۔ لیکن اچانک اس کا داہنا ہاتھ ڈرائیور کی کنپٹی پر پڑا اور وہ داہنے پہلو کے بل گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ فراگ کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

اس نے بیہوش ڈرائیور کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی کو نیوٹرل گیئر میں ڈال کر دھکا دے دیا۔

قریباً تین سو فٹ کی اونچائی سے گاڑی سمندر میں جا پڑی۔



اسٹیمر کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی۔ بالکل ایسا ہی لگتا تھا جیسے وہ کسی تفریحی سفر پر نکلا ہو۔

عمران اور اُم بینی ریڈیو روم میں تھے۔ اُم بینی وقفے وقفے سے فراگ کو کال کر رہی تھی لیکن ابھی تک جواب نہیں ملا تھا۔

"حیرت ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اتنی بڑی تنظیم ہے اور کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی....!"

"یہ بات نہیں ہے! اگر خاص طور پر فراگ کو کال نہ کر رہی ہوتی تو کہیں نہ کہیں سے ضرور جواب ملتا۔"

"پرنس بہت خوش ہیں....!" عمران کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔

"اوہ.... یہ تو بھول ہی گئی تھی.... یہ چواکواری کس قسم کی سزا ہوتی ہے۔"

"تم نہ سنو تو بہتر ہے! انتہائی غیر رومانی اور جمالیاتی حس کو ٹھیس پہنچانے والی سزا ہے۔ یا تو آدمی گڑگڑا کر معافی مانگ لیتا ہے۔ یا اٹھارہ گھنٹے بعد سفر آخرت اختیار کر لیتا ہے۔ بہر حال مجھے خوشی ہے کہ پرنس بنکاٹا سے بھاگ نکلے ورنہ چواکواری کے شکار ہو جاتے۔"

"واقعی بہت ضدی آدمی ہے۔" اُم بینی نے کہا' کچھ اور کہنے والی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر اس کے نام کی کال سنائی دینے لگی۔

"اوہ.... فراگ۔!" اُم بینی اچھل پڑی۔ "وہ خود ہی بول رہا ہے۔"

"اُم بینی.... اُم بینی.... فراگ کالنگ....!"

"اَم بنی.... میرے پیارے....!" وہ چہکی۔

"کہاں سے بول رہی ہو....؟ کوڈورڈ میں بتاؤ.... رد کی کوڈ....!"

اَم بنی نے سنبھل سنبھل کر بولنا شروع کیا.... لیکن عمران کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے کوئی نفاست پسند اور شائستہ کتیا ٹھہر ٹھہر کر بھونک رہی ہو ایک بات بھی پلے نہ پڑ سکی۔ پھر دوسری طرف سے فراگ کی آواز سنائی دی.... وہ بھی اسی طرح کچھ کہہ رہا تھا۔

دو منٹ بعد آوازوں کا یہ تبادلہ ختم ہوا اور اَم بنی عمران کی طرف مڑ کر پرجوش انداز میں بولی۔ "ہم خطرے میں ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ جہاں بھی ہو وہیں سے اسٹیمر کا رخ جنوب مشرق کی طرف موڑ دو۔"

"وجہ....؟"

"بحث نہ کرو.... پہلے کیپٹن کو ہدایت دو.... پھر سب کچھ بتاؤں گی.... جلدی کرو۔"

عمران ریڈیو روم سے نکل گیا.... اَم بنی مضطربانہ انداز میں ٹہلتی رہی "کنگ چانگ" سے اسے پہلے ہی ہدایت مل چکی تھی کہ وہ اس سے اپنی ملاقات فراگ پر منکشف نہ ہونے دے۔ اس پر یہی ظاہر کرتی رہے کہ اسکی بے اعتمادی کے باوجود بھی وہ اسی کی وفادار رہی ہے۔ اسی کی ہدایات پر عمل کرتی رہی ہے۔

دفعتاً اس نے محسوس کیا کہ اسٹیمر سمت بدل رہا ہے۔ اطمینان کی جھلک اس کی آنکھوں میں دکھائی دی تھی۔ پھر عمران واپس آ گیا اور ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"بہت بڑا خطرہ....! موکارو کا پرائم منسٹر نہیں چاہتا کہ ہربنڈا موکارو کے ساحل پر قدم رکھے.... اس کے آدمی ہمیں گھیرنے کی کوشش کریں گے۔!"

"خود فراگ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ پرنس تاہیتی سے آگے نہ بڑھ سکیں مجھے پرنسز نے بتایا تھا۔" عمران بولا۔

"تب اور بات تھی! اب موکارو والوں سے ہماری کھٹک گئی ہے۔ فراگ اب پرنس کے تحفظ کا خواہاں ہے....!"

"موکارو کے بادشاہ کو کیا ہو گیا ہے.... کیا وہ اپنی بہن کے بیٹے سے دشمنی کرے گا.... ان خاندانوں کی یہ روایت تو نہیں رہی....؟"

"میں اس سے متعلق کچھ نہیں جانتی۔"

"میرا خیال ہے کہ ہم واقعی کنگ چانگ کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔ "اب اسٹیمر کا عملہ بھی ہمارے کہنے کے مطابق کام کر رہا ہے جیسے ہی میں نے کپتان سے اسٹیمر کا رخ موڑنے کو کہا اس نے بے چون وچرا تعمیل کی۔"

"دیکھو! کیا ہوتا ہے؟" ام بنی نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"فراگ آخر کہاں سے بول رہا تھا....؟"

"اس نے یہ نہیں بتایا.... لیکن یہ ضرور کہا تھا کہ جلد ہی ملاقات ہو گی۔"

"اچھا ہے.... تم سے پیچھا تو چھوٹے۔"

ام بنی یک بیک سنجیدہ نظر آنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں مایوسی صاف پڑھی جا سکتی تھی۔

"کیا میں تمہیں اتنی ہی بری لگتی ہوں....؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"نہیں تو.... اچھی خاصی لگتی ہو۔"

"تو پھر مجھ سے کیوں چھٹکارا پانا چاہتے ہو۔"

"واہ۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ہر اچھی چیز گردن میں لٹکالی جائے۔"

"تم نے دوسروں کو یہ کیوں بتایا ہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں....؟"

"اس کے بغیر تم محل میں قدم نہ رکھ سکتیں! اور اب تو ہم کھلے سمندر میں ہیں لہٰذا بیوی غرق شد....!"

"پتا نہیں تم سچ مچ احمق ہو یا حد درجہ کے سنگدل.... عورتوں سے اس طرح گفتگو نہیں کی جاتی....!"

"کبھی عورت ہونے کا اتفاق نہیں ہوا' اس لیے قابل معافی ہوں۔"

"نہیں.... میرا دل نہ دکھایا کرو۔"

"کیا واقعی تم فراگ سے میری گردن تڑواؤ گی۔" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔

ام بنی کچھ نہ بولی۔ اسے اس طرح دیکھتی رہی جیسے اس سے رحم کی طالب ہو عمران بھی غبیوں کے سے انداز میں اس کا منہ تکتا رہا۔

اچانک پرنس ہربنڈا کے نام کال شروع ہوئی۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ام بنی کو

خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"پرنس ہربنڈا.... موکارو کالنگ.... پرنس ہربنڈا....!"

عمران نے آگے بڑھ کر سوئچ آف کر دیا اور اُم بنی سے بولا۔ "میں اس کال کا جواب دوں گا۔ تم دخل اندازی مت کرنا.... وہ غالباً اسٹیمر کا نام اور نشان معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

"کوئی اوٹ پٹانگ بات نہ کہہ دینا۔"

"اچھا تو تم اسی لیے میرے سر پر سوار ہو.... صرف عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ ویسے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں.... تم اپنی چونچ بند رکھو۔"

اُم بنی ہنس پڑی اور اس کے چہرے کے قریب انگلی نچا کر بولی۔ "بالکل روایتی شوہر معلوم ہو رہے ہو....!"

عمران نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ پھر آن کر دیا۔ کال برابر جاری تھی....!

"کون مخاطب ہے؟.... ہیلو ہیلو.... پرنس کو کون کال کر رہا ہے....؟"

"تم کون ہو؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"پرنس کا معتمد خصوصی....! تم کون ہو؟"

"جہاز کا نام اور نشان بتاؤ.... ہز میجسٹی بطور خاص استقبال کرنا چاہتے ہیں۔"

"سر وانا آسٹرچ....!"

"کتنے میل پر ہو....؟"

"بندرگاہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر۔"

"اوور...."

عمران سوئچ آف کرنے ہی والا تھا کہ فراگ کی آواز سنائی دی.... شاید اپنی اشاراتی زبان استعمال کر رہا تھا۔ جواب میں اُم بنی بھی کچھ بولی تھی اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر کے عمران کی طرف مڑی تھی۔

"فراگ کہہ رہا تھا کہ دشمنوں کو اطلاعات کیوں دی جا رہی ہیں جب کہ میں نے خطرے سے آگاہ کر دیا تھا۔" اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ زندگی بھر مینڈک ہی رہے گا۔" عمران ہنس کر بولا۔ "ہمارا اسٹیمر موکارو سے

چالیس میل کے فاصلے پر جنوب مشرق میں مڑ گیا تھا۔ اور اسٹیمر کا نام اور نشان بھی میں نے غلط بتایا تھا۔ مینڈک سے زیادہ عقل رکھتا ہوں.... آدمی ہوں....!"

"میں خواہ مخواہ تمہارے لیے فکر مند رہتی ہوں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔ چند لمحے اسی طرح دیکھتی رہی پھر بولی۔ "اب میں اسے صحیح پوزیشن سے آگاہ کئے دیتی ہوں۔"

"ضروری نہیں....!"

"کیا مطلب....؟"

"اب میں کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔ پرنس ہربنڈا میری ذمہ داری ہے۔ پرنسز ٹالا بوآ نے اسے میرے سپرد کیا ہے۔"

"صرف تم سے یا پرنس کے باڈی گارڈز سے کیا ہو سکے گا۔ فراگ بہت طاقتور ہے۔"

"گدھا ہے اول درجے کا۔ اگر میں نہ ہوتا تو موکارو والے اسے کافی میں بیہوشی کی دوا دے کر اٹھالے جاتے۔"

"وہ احمق نہیں ہے، صرف تمہارا امتحان کرنا چاہتا تھا۔"

"میرا امتحان....! میں تو اسکول لیونگ میں بھی فیل ہو گیا تھا۔"

"بہر حال! فضول باتیں چھوڑو! میں اسے تمہاری حکمت عملی سے آگاہ کرنے جا رہی ہوں۔"

"گردن کٹواؤ گی میری!" عمران نے خوفزدگی کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ "وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

"مجھ پر اعتماد کرو۔"

"کیا یاد نہیں کیسی بے عزتی سے نکالی گئی تھیں....؟"

اُم بنی ہنس پڑی، پھر بولی۔ "میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا.... مجھ پر اعتماد کرو.... فراگ تمہارا دشمن نہیں ہے....!"

"تو پھر وہ سب کچھ....؟"

"اسے بھول جاؤ۔ فراگ کی باتیں دیر سے سمجھ میں آتی ہیں۔ آخر کنگ چانگ کا نائب ٹھہرا!"

"اچھا....!" عمران مردہ سی آواز میں بولا۔ "جو دل چاہے کرو....!"

اَم بیٖی نے دوبارہ ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا اور فراگ کو کال کر کے کوڈ ورڈز میں صورت حال سے آگاہ کرنے لگی.... عمران سر جھکائے کھڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے خود کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہو۔

گفتگو ختم کر کے اَم بیٖی نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور عمران کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی عرشے کی طرف چلی۔ "تم خواہ مخواہ ڈرے جا رہے ہو۔" وہ اس سے کہہ رہی تھی۔ "فراگ تم سے بہت خوش ہے! ابھی ابھی اس نے کہا ہے کہ تمہاری غلط فہمی دور کر دے گا۔"

"واقعی....؟" عمران چہکا۔ "تو تم میری غلط فہمی ہو۔"

"اچھا.... اچھا ستالو.... ایک دن تمہیں بھی ٹھیک کر دوں گی۔"

وہ ریلنگ کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ حد نظر تک چمکیلا سمندر پھیلا ہوا تھا۔ سورج غروب ہونے میں ابھی دو ڈھائی گھنٹے کی دیر تھی۔ عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین اٹھائی اور اطراف و جوانب میں نظر دوڑانے لگا۔

دفعتاً پشت سے جیمسن کی آواز آئی۔ "ہم بھی آ جائیں جناب!"

"یہاں کیا رکھا ہے۔" عمران نے مڑ کر جھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"پرنس تشویش میں مبتلا ہیں' ان کے پاس صرف آدھی بوتل رہ گئی ہے۔"

"اٹھا کر پھینک دو سمندر میں مردود کو۔" عمران نے اردو میں کہا۔

"وہ آپ کی شادی پر بیحد خوش ہیں۔"

"فاقے کرے گا.... ہر وقت پائی پائی کا حساب لیتی رہے گی۔"

"ذرا دوربین مجھے دینا۔" دفعتاً اَم بیٖی بولی۔

"فکر نہ کرو.... میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں.... تین لانچیں ہیں....!"

"اگر دشمن کی ہوئیں تو....؟"

"تب بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کہا اور جیمسن سے بولا۔ "تم کیبن میں جاؤ' جوزف پر نظر رکھنا۔"

وہ چلا گیا.... سامنے سے آنے والی لانچیں اب دوربین کے بغیر بھی دکھائی دینے لگیں تھیں۔ دوربین اَم بیٖی کے ہاتھ میں تھی اور وہ انہیں دیکھے جا رہی تھی۔ دفعتاً پر مسرت لہجے میں

چیخی۔ ''اپنی ہی کشتیاں ہیں۔''

''کیسے معلوم ہوا....؟''

''ایک پر جھنڈا بھی موجود ہے میں ریڈیو روم میں جا رہی ہوں۔''

''ارے.... ارے.... مجھے یہاں تنہا نہ چھوڑو....!'' عمران اس کے پیچھے دوڑتا ہوا بولا۔ لیکن وہ ریڈیو روم میں جانے کی بجائے کیپٹن کے کیبن کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کیپٹن اسے دیکھ کر اٹھ گیا۔

''بیٹھو.... بیٹھو....'' عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ اور جیبی ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا سوئچ آن کیا۔ اَم بنی کی آواز سنائی دی۔ وہ آنے والی لانچوں سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''ہیلو کے سی.... ہیلو کے سی....!''

کے سی شاید کنگ چانگ کا مخفف تھا۔ پھر اس نے وہی کوڈ ورڈز والی زبان سنی اور دوسری طرف سے ملنے والا جواب بھی سنا۔ ایک بھاری مردانہ آواز تھی۔

ٹرانسمیٹر جیب میں رکھ کر وہ آہستہ آہستہ کیپٹن کو کچھ ہدایت دینے لگا۔ ٹھیک اسی وقت اَم بنی کیبن میں داخل ہوئی۔ عمران نے اسے گھور کر دیکھا۔ شاید یہاں اس کی موجودگی پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن اَم بنی اسے نظر انداز کر کے بولی۔ ''وہ کہہ رہے ہیں کہ متعلقہ افراد لانچوں میں منتقل ہو جائیں۔''

''اس سے کیا ہوگا....؟'' عمران مسمسی صورت بنا کر بولا۔

''موکارو کی کشتیاں اپنی حدود سے نکل کر اسٹیمرز کو گھیر رہی ہیں۔ ان میں ایسی کشتیاں بھی موجود ہیں جن پر توپیں نصب ہیں۔''

''تب' تو میں بھی یہی مشورہ دوں گا جناب۔'' کیپٹن نے عمران سے کہا۔ ''پرنس اگر اسٹیمر پر نہ ہوئے تو کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھئے گا کہ اسٹیمر یہاں سے واپس بھی ہو سکتا ہے۔ ہم ان لانچوں پر نظر رکھیں گے۔''

عمران کی آنکھوں میں گہری تشویش کے آثار تھے.... کچھ دیر بعد اس نے کہا۔ ''اچھی بات ہے.... کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔''

کچھ دیر بعد وہ اسی لانچ میں تھے جس پر جھنڈا نصب تھا۔ لانچ کا عملہ جوزف کے لیے تعظیماً

جھکا تھا۔

عمران نے ظفر، جیمسن اور جوزف کو تاکید کر دی تھی کہ وہ اپنی زبانیں بند رکھیں، ہر معاملے کو وہ خود ہی دیکھے گا۔ اُم بینی لانچ کے عملے سے گھل مل کر باتیں کر رہی تھی۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ لوگ اُم بینی سے بھی احترام کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ خود اسے کسی نے گھاس بھی نہیں ڈالی تھی۔ اُم بینی نے بھی شاید اسے محسوس کیا تھا، پہلی ہی فرصت میں اس کی تشفی خاطر کی کوشش کی تھی۔

"میں نے مصلحتاً انہیں تمہاری اہمیت سے آگاہ نہیں کیا....؟"

"مم.... میری.... اہمیت....؟" عمران نے معصومیت سے کہا۔

"ہاں.... ہاں.... یہی کہ میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں۔"

"اب تو میں خود ہی آگاہ کر دوں گا۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور وہ ہنستی ہوئی پھر وہاں سے چلی گئی۔

اب تینوں لانچوں پر جھنڈے نظر آ رہے تھے۔ لیکن یہ اس جھنڈے سے مختلف تھے جو ایک لانچ پر پہلے نظر آ رہا تھا۔

اُم بینی نے بعد میں بتایا کہ وہ موکارو کے جھنڈے تھے اور مصلحتاً لگائے گئے تھے۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ لانچوں کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جلد سے جلد کہیں پہنچنا چاہتے ہیں۔ پھر اندھیرا پھیلنے لگا۔ لیکن جلد ہی چاند نے افق سے سر ابھارا تھا۔ اور پھر بہت دور سے روشنیاں دکھائی دی تھیں۔ اُم بینی ایک بار پھر عمران کے پاس آئی۔

"ہم یونیاری میں اتریں گے۔" اس نے کہا۔

"یہ کیا چیز ہے....؟"

"ایک چھوٹا سا جزیرہ! بس یہ سمجھ لو کہ یہاں کنگ چانگ ہی کی حکومت ہے۔"

"آخر یہ کنگ چانگ ہے کیا چیز.... کم از کم اس کا ذریعہ معاش ہی بتا دو۔"

"تم نہیں جانتے....؟"

"میں کیا جانوں...."

"چلو یہ بھی معلوم ہو جائے گا.... خود ہی دیکھ لو گے۔!"

پونیاری کے ساحل پر وہ خاموشی سے اتر گئے۔ لانچیں ایک دور افتادہ کنارے پر ٹھہری تھیں۔ یہاں سے گودی کی روشنیاں خاصے فاصلے پر تھیں۔

بقیہ سفر جیپوں کے ذریعے طے ہوا تھا۔ آبادی میں داخل ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی بہت بڑے شراب خانے میں داخل ہو گئے ہوں۔ فضا میں شراب کی بو پھیلی ہوئی تھی۔

"اوہ....اوہ....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم کہاں آ گئے ہیں....؟"

"خاموشی ہی مناسب رہے گی یور ہائی نس۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"یہاں گھر گھر شراب کشید کی جاتی ہے!اور ہماری تنظیم اسے دوسرے جزائر تک غیر قانونی طور پر پہنچاتی ہے۔" اُم بنّی نے عمران کے کان میں کہا۔ "شاید اسی سے ہمارے متعلق کسی قدر اندازہ لگا سکو۔"

عمران کچھ نہ بولا.... ظفر اور جیمسن بھی زور زور سے سانس کھینچ رہے تھے۔

"آپ کو کیا تکلیف ہے حضرات!" عمران تیکھے لہجے میں بولا۔

"فضا تو بہ شکن محسوس ہو رہی ہے' یور میجسٹی....!"

"مرغا بنا دوں گا اگر بکواس کی تو...."

وہ ایک مختصر سی عمارت میں اتارے گئے تھے چھوٹے چھوٹے مکانوں کی بستی تھی تاہیتی یا بنکاٹا کی طرح یہاں ترتیب یا حسن کا شائبہ بھی نہ تھا۔

"کیا فراگ یہیں ہے....؟" عمران نے اُم بنّی سے پوچھا۔

"نہیں....انہیں بھی کہیں سے اس کا پیغام ملا تھا۔ مگر اب ایک دشواری آ پڑی ہے۔"

"کیسی دشواری....؟"

"ہمیں یہاں دو دن قیام کرنا پڑے گا۔ میں پہلی بار آئی ہوں۔ میرا سر گھوما جا رہا ہے۔ یہاں پھیلی ہوئی بو مجھے پاگل بنا دے گی۔"

"لیکن پرنس ہربنڈا کا خیال ہے کہ اگر وہ یہاں کے بادشاہ بنا دیئے جائیں تو مفت کام کریں گے۔" جیمسن بول پڑا۔

"تم بکواس مت کرو۔" ظفر بولا۔

اس رات انہوں نے بڑے بدذائقہ کھانے کھائے تھے اور جوزف کے لیے "ہوم میڈ"

شراب مہیا کی گئی تھی۔ وہ بہت مگن تھا۔ بار بار عمران سے کہہ رہا تھا۔ "آج اتنے دنوں کے بعد دماغ گرم ہوا ہے باس!.... میرا ماموں جائے جہنم میں .... میں تو یہیں رہوں گا۔امپورٹڈ مال بکواس ہوتا ہے۔اتنے دنوں سے یہی لگ رہا تھا جیسے شراب نہیں شوربہ پی رہا ہوں۔"

"تجھے توروٹیاں لگ رہی ہیں۔ چپ چاپ شہزادہ بنا رہ ورنہ کھال گرادوں گا....!"

"بنا تو ہوا ہوں۔" جوزف سہم کر بولا۔

"ارے یہ شہزادگی کی باتیں ہیں کہ تو کنٹری وائین کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا تا رہے۔"

"کیا کروں باس! مجھے امپورٹڈ سے نشہ نہیں ہوتا ہے۔"

"قصور میرا ہی ہے.... ٹھرا پلا پلا کر تیرے میز ز تباہ کر دیئے۔"

"اب میں کیا کروں باس! میرا مقدر ہی ایسا ہے۔" وہ روہانسا ہو کر بولا۔

رات انہیں اسی عمارت میں بسر کرنی تھی۔ عمران کا اندازہ تھا کہ وہ بستی کی سب سے اچھی عمارت ہے۔ حالانکہ اس کا فرش بھی کچا تھا۔

بڑی مشکل سے نیند آئی' کیونکہ شراب اور دھوئیں کی ملی جلی بو دماغ پھاڑے دے رہی تھی۔ دفعتارات کے کسی حصے میں عمران کو جھنجھوڑ کر جگایا گیا۔ وہ سونا نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی نیند آہی گئی تھی۔ کیروسین لیمپ کی روشنی میں فراگ کا چہرہ نظر آیا۔ اس کے ہونٹوں پر عجیب سے مسکراہٹ تھی۔

"بب.... باس....!" عمران ہکلایا۔

"میں تمہاری زبان سے یہی سننا چاہتا تھا.... اٹھو.... بیحد ضروری باتیں کرتی ہیں۔"

وہ اسے دوسرے کمرے میں لایا۔ یہاں تین آدمی اور بھی موجود تھے۔

"یہ موکارو کے تین معزز ترین افراد ہیں اور شاہی خاندان کے وفادار ہیں۔" فراگ نے تعارف کرایا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ صرف تھوڑا سا خم ہوا تھا۔

"آج ہی موکارو اطلاع پہنچ گئی تھی کہ پرنس سزا سے بچنے کے لیے فرار ہو گیا ہے۔" فراگ بولا۔ عمران اب بھی خاموش کھڑا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان لوگوں سے بیحد مرعوب اور

متاثر ہوا ہو۔

"ان کا مشورہ ہے کہ پرنس ابھی بنکاٹا جائے۔"

"کک.... کیوں.... یور آنر....؟"

"تم نہیں جانتے' بیٹھ جاؤ.... میں تمہیں بتاؤں گا....."

عمران بیٹھ گیا.... موکارو کے لوگ بھی خاموش تھے۔

فراگ بولا۔ "یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ موکارو پر ساکاوا کی حکومت ہے.... بادشاہ بے بس ہو چکے ہیں۔"

"ساکاوا کون ہے....؟"

"تم اتنے لاعلم ہو....؟" فراگ حیرت سے بولا۔

"میں صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہوں یور آنر....!"

"خیر سنو! تین سال پہلے ساکاوا موکارو کی پولیس کا سربراہ تھا اور لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ بادشاہ کی ناک کا بال بن بیٹھا.... اب وہ پرائم منسٹر ہے! بادشاہ کی طرف سے خود احکامات صادر کرتا ہے۔ اس کی تین جنگی کشتیاں ہر بنڈا کا اسٹیمر تلاش کرتی پھر رہی ہیں۔"

"تو کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ پرنس کسی استحقاق کی بناء پر اس سے ٹکرا جائیں گے....؟"

"نہیں! یہ بات نہیں .... موکارو ہی سے آ رہا ہوں اور میں نے وہاں بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بارے میں پھر بات کریں گے.... اس وقت تو یہ معززین صرف اس لیے آئے ہیں کہ پرنس کو بنکاٹا جانے سے روک دیں۔"

"اس پر بھی ہم مناسب موقع پر گفتگو کریں گے۔" عمران نے کہا۔

"یہ پرنس سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"صبح سے پہلے ناممکن ہے باس۔! مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ انہیں اس وقت تکلیف دوں۔!"

"یہ تو کرنا ہی ہے کسی نہ کسی طرح' یہ اسی وقت واپس جائیں گے۔"

"ذرا علیحدگی میں میری ایک بات سن لیجئے....!"

"اچھا.... اچھا....!" فراگ اٹھتا ہوا بولا۔

وہ اٹھ کر باہر آئے۔ عمران نے آہستہ سے پوچھا۔ "کیا آپ ان تینوں پر اعتماد کر سکتے

ہیں....؟"

"میں احمق نہیں ہوں.... یہ ساکاوا کے جانی دشمن ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔ میں پرنس کو جگاؤں گا نہیں.... وہ انہیں سوتے ہی میں دیکھ سکتے ہیں۔"

"کیوں احمقانہ باتیں کرتے ہو۔" فراگ غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں خود جگاؤں گا۔ یہاں سب میرے پابند ہیں۔ پرنس ہوگا بنکاٹا میں۔"

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھے! یہاں کی فضا میں ایسی بو رچی بسی ہے کہ پرنس بے قابو ہو گئے۔ برانڈی اور وہسکی پینے والے اگر ٹھرے کی دو بوتلیں چڑھا جائیں تو کیا حال ہوگا....؟"

"اوہ یہ بنکاٹا والے سدا کے ندیدے ہیں۔ خدا سمجھے.... خیر ویسے ہی دکھا دیں گے۔ شاید یہ لوگ اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔"

ان لوگوں سے کہا گیا کہ سفر کی تکان کی وجہ سے پرنس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ اس لیے جگانا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ سوتے میں "زیارت" کی جا سکتی ہے۔

وہ لوگ اس پر تیار ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اس میں سے ایک سگریٹ منتخب کی اور پھر سگریٹ کا لمبا سا ہولڈر نکالا اور اسے ہونٹوں میں دبائے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگا۔ لیکن سگریٹ ابھی ہاتھ ہی میں تھی۔ عمران نے اسے گھور کر دیکھا اور سر کو خفیف سی جنبش دی۔ لیکن جیسے ہی وہ جوزف والے کمرے میں قدم رکھنے لگا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہونٹوں سے ہولڈر نکال لیا وہ جھلا کر مڑا اور کڑک کر بولا۔ "یہ کیا بیہودگی ہے....؟"

فراگ اور اس کے دونوں آدمی بھی پلٹ پڑے۔

"پرنس کے حضور یہ بدتمیزی ہوگی۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "لاؤ سگریٹ بھی مجھے دو' یہاں پرنس سے زیادہ معزز کوئی بھی نہیں ہے۔"

"کیوں بکواس کرتا ہے' لا ہولڈر مجھے دے۔"

لیکن عمران نے دوسرے ہی لمحے میں اس کے جبڑے پر ایک زوردار ہاتھ رسید کر دیا۔ وہ پشت والی دیوار سے ٹکرایا۔ اور بھد سے زمین بیٹھ گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو....؟" فراگ غرا کر عمران کی طرف جھپٹا۔

"ذرا ٹھہریئے.... اس ہولڈر کا جائزہ لیجئے.... اگر اس میں سے زہریلی سوئی برآمد نہ ہو تو

مجھے گولی مار دیجئے گا۔"

"خبردار! کوئی اپنی جگہ سے جنبش نہ کرے۔" اچانک مار کھا کر گرنے والا دہاڑا۔ اس نے ریوالور نکال لیا تھا۔

"اوہ.... تو یہ بات ہے۔" فراگ کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"ہاں!" وہ اٹھتا ہوا بولا۔ "ہر بنڈا کو مرنا ہی پڑے گا۔ تم اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔"

"تو کنگ چانگ سے غداری کر رہا ہے اسے سوچ لے۔" فراگ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا۔ بقیہ دونوں آدمیوں نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے تھے۔ لیکن عمران جوں کا توں کھڑا تھا۔

"جہنم میں جائے کنگ چانگ۔" ریوالور والا کہہ رہا تھا۔ "اب میرے وزیر تجارت بن جانے کا امکان روشن ہو گیا ہے.... اے تو بھی اپنے ہاتھ اٹھا۔" اس نے عمران کو للکارا۔

عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں ہاتھ اٹھا دیئے تھے اور اسی حرکت کے دوران وہ سگریٹ ہولڈر اس کے ہونٹوں میں جا دبا تھا۔

ریوالور والے نے سسکاری لی اور اس کا ریوالور والا ہاتھ بے اختیاری میں چہرے کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ٹھیک اسی وقت عمران کی ٹھوکر اس کے ہاتھ پر پڑی۔ ریوالور دور جا گرا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا دایاں گال دبائے فرش پر ڈھتا چلا گیا۔

"شاباش...." فراگ چنگھاڑا۔

ریوالور والا فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر ریوالور اٹھایا تھا اور اس کا رخ اس کے دونوں ساتھیوں کی طرف کر دیا تھا۔

"اوہ۔ عمران.... اوہ.... میرے پھرتیلے چیتے....!" فراگ شکار پر جھکتا ہوا بولا۔ چند لمحے اسے ٹٹولتا رہا پھر سیدھا ہو کر پر مسرت لہجے میں چیخا۔ "جہنم رسید ہوا اور اب تم دونوں بتاؤ حرامزادو....!"

"آنریبل فراگ! ہم وفادار ہیں۔! اس کالی بھیڑ کو کبھی نہ پہچان سکے! بس اتنا ہی قصور ہے ہمارا .... ورنہ ہم بھی اس کا ساتھ دیتے۔" ان میں سے ایک ہانپتا ہوا بولا۔ "اس نے ہمارے ہاتھ بھی تو اٹھوا دیئے تھے۔"

"اس کا فیصلہ صبح ہو گا۔" عمران بولا۔ "فی الحال خود کو پرنس کا قیدی سمجھو۔"

"ہم تیار ہیں.... ہمیں قید کر دو.... اس وقت تک روکے رکھو۔ جب تک کہ آنزیبل کا اطمینان نہ ہو جائے۔"

فراگ نے سچ مچ ان دونوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اس ہنگامے کے دوران جوزف کے علاوہ اور سب جاگ پڑے تھے۔

"اس لاش کا کیا ہو گا....؟" عمران نے پوچھا۔

"پڑی رہنے دو' صبح کو دیکھا جائے گا۔" فراگ نے لاپرواہی سے کہا۔ پھر بولا۔ "تم نے کیسے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ ہولڈر دراصل بلو پائپ ہے اور اس میں زہریلی سوئی موجود ہے....؟"

"اگر وہ فوراً ہی ہولڈر میں سگریٹ لگا لیتا تو مجھے شبہ نہ ہوتا لیکن اس نے صرف ہولڈر ہونٹوں میں دیا تھا اور سگریٹ ہاتھ ہی میں رکھی تھی۔"

"میں نے قطعی دھیان نہیں دیا تھا۔"

"میں اسی لیے بنکاٹا کے محلات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہوں باس! میری چھٹی حس کسی گوریلے کی بے چینی کی طرح ہر وقت بیدار رہتی ہے۔"

فراگ نے اُم بنی کا بازو پکڑ کر عمران کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ "لے جا.... سچ مچ تجھے بخش دی....!"

اُم بنی عمران سے ٹکرائی اور وہ کراہتا ہوا زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا....؟" فراگ کے لہجے میں بوکھلاہٹ تھی۔

"پھانسی دے دو مگر عورت نہ دو۔" عمران گلوگیر آواز میں بولا۔

"کیا بکواس ہے....؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عورت کا کیا کروں۔" عمران نے کچھ ایسے لہجے میں کہا کہ فراگ کو ہنسی آگئی۔

"ارے یہ ایسا ہی ہے....!" اُم بنی دانت پیس کر بولی۔ "اب تک مجھے یہی محسوس ہوتا رہا ہے جیسے ریت کی بوری کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں۔"

"واقعی تو عجیب ہے میرے شیر.... چل اٹھ اب سو جا.... صبح باتیں کریں گے۔! میری تقدیر نے کیسا تحفہ عطا کیا ہے واہ....!" فراگ عمران کا بازو پکڑ کر اٹھاتا ہوا بولا۔

پھر وہ خود کہیں اور چلا گیا اور وہ سب اسی کمرے میں چلے آئے تھے۔ جہاں شب بسری کی ٹھہری تھی۔

اُم بنی عمران کو زہریلی نظروں سے گھورے جارہی تھی۔ اور جیمسن کے دانت نکلے پڑ رہے تھے۔ جوزف اب بھی بے خبر سو رہا تھا۔

"دانت بند کر مور چھل! ورنہ پوپلا کر دوں گا۔" عمران نے اردو میں کہا۔

"اب کیا بکواس ہو رہی ہے میرے خلاف....؟" اُم بنی چنچنائی۔

"تت.... تم آرام کرو.... بہت تھک گئی ہو۔" عمران نرم لہجے میں بولا۔

"خاموش رہو۔ مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی ابھی تم مجھے قتل کر چکے ہو۔" اُم بنی یہ کہتی ہوئی اپنے بستر پر جا پڑی۔

"واقعی! آپ بہت سنگدل ہیں یور میجسٹی..!" جیمسن عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔

"جا کر سو جاؤ۔ ورنہ سچ مچ ہاتھ پیر توڑ کر رکھ دوں گا۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

اس کے بعد وہ سب تو سو گئے تھے۔ لیکن عمران جاگتا رہا تھا۔

دوسری صبح فراگ سے پھر ملاقات ہوئی۔ وہ خود ہی آیا تھا۔ اور صرف عمران کو اپنے ساتھ لے کر وہاں سے کسی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

"ان دونوں کا کیا ہوگا؟" عمران نے کہا۔ "لاش تو صبح مجھے وہاں نہیں نظر آئی تھی۔"

"ان باتوں میں ذہن کو مت الجھاؤ۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میری تنظیم میں کالی بھیڑیں موجود ہیں۔"

"کہاں نہیں ہوتیں....؟"

"یہ تینوں موکارو کے باشندے اور میری تنظیم سے منسلک تھے۔ لیکن موکارو میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کنگ چانگ کے آدمی ہیں۔ تم اسی سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ مرنے والا وزیر تجارت بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔"

"کس بات کا اندازہ لگا سکتا ہوں....؟" عمران نے سوال کیا۔

"اسی کا کہ یہ کس رتبے کے لوگ ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔"

"لیکن! اب میں موکارو کے لوگوں پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے یہ دونوں میرے ہی وفادار ہوں لیکن کسی وقت بھی بدل سکتے ہیں۔ موکارو کے پانی میں وفا نہیں ہے۔"

"تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں پرنس کو لے کر کہیں اور چلا جاؤں۔" عمران بڑبڑایا۔

"نہیں.... عمران....! اب میں ساکاوا کے چیتھڑے اڑا دینے پر تل گیا ہوں۔"

"لیکن آپ کیا کر سکتے ہیں؟ جب کہ وہاں قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔"

"ہونہہ۔ میں قدم نہیں رکھ سکتا.... ارے میں وہیں سے آ رہا ہوں۔" فراگ نے کہا۔ چند لمحے خاموش رہ کر بولا۔ "میں تمہیں اپنے حیرت انگیز سفر ہی کی داستان ہی تو سنانے کے لیے کسی پر سکون جگہ کی تلاش میں نکلا ہوں۔ یونیاری میں چکرانے والی یہ بدبو مجھے بھی پسند نہیں ہے۔"

ساحل پر پہنچ کر فراگ نے گاڑی روکی۔ اور عمران کو لیے ہوئے اپنی اسی لانچ میں داخل ہوا' جس پر اس نے تاہیتی سے موکارو تک کا سفر کیا تھا۔

"آہا.... یہ تو جنت ہے۔" عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "زندگی میں پہلی بار ایسا بحری عشرت کدہ دیکھا ہے۔"

"تم مجھے پڑھے لکھے آدمی بھی معلوم ہوتے ہو۔"

"پروٹوزوا سے لے کر خلائی سفر تک کا علم رکھتا ہوں۔"

"بہت خوب!" وہ اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "پرنس کے باڈی گارڈز کی قومیت کیا ہے۔؟"

"ایرانی ہیں.... پرنس کے ساتھ ہی آئے تھے۔"

"ٹھیک ہے انہیں بھی جزائر کی سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہو سکتا۔"

"قطعی نہیں!"

"اچھا۔! اب میں تمہیں اپنے سفر کے حالات سناتا ہوں۔" فراگ نے کہا اور اپنی حکمت عملی کی داستان شروع کر دی.... عمران بڑے غور سے سنتا رہا۔ کہیں کہیں اس نے جوش کا اظہار بھی کیا تھا۔ جیسے ہی فراگ ڈرائیور اور گاڑی سے چھٹکارا پانے والے مرحلے پر پہنچا۔ عمران نے اٹھ کر اس کے گرد ناچنا شروع کر دیا۔

"بیٹھو.... بیٹھو! دلیر آدمی میں تمہیں بھی اپنے سے کم نہیں سمجھتا...." فراگ نے

ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "تمہارا پچھلی رات والا کارنامہ مجھے زندگی بھر یاد رہے گا۔ ایسا ذہن اور جلد فیصلہ کرنے والا۔"

"شکریہ! یور آنر.....!" عمران اس کے سامنے والی آرام کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔

فراگ نے چند لمحے خاموش رہ کر کہا۔ "پھر میں اپنی تنظیم سے تعلق رکھنے والوں میں چلا گیا اور وہ تینوں مجھے ایک بڑے صندوق میں بند کر کے موکارو سے نکال لائے تھے..... مگر..... وہ نمک حرام لازی گا کالی بھیڑ نکلا..... خدا کی پناہ۔ اگر وہ اسی طرح سگریٹ ہولڈر ہونٹوں میں دبائے ہوئے کمرے میں داخل ہو جاتا تو پرنس ہماری لاعلمی ہی میں ختم ہو جاتا اور صبح سے پہلے تم اسے لاش سمجھنے پر تیار نہ ہوتے۔"

"یہ بات تو ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اور وہ سور کا بچہ لازی گا چپ چاپ موکارو پہنچ کر ساکاوا کے کان میں پھونک دیتا کہ وہ نہایت خاموشی سے اس کی خدمت انجام دے آیا ہے۔"

"آخر موکارو میں کیا ہو رہا ہے.....؟" عمران نے سوال کیا۔

"تم یہ نہ سمجھنا کہ بادشاہت کا کوئی چکر ہے! موکارو کے عوام نے ساکاوا کو اسی لئے برداشت کر لیا ہے کہ وہ بادشاہ کو پسند ہے۔!"

"پھر کیا بات ہو سکتی ہے؟" عمران نے اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ساکاوا نہیں چاہتا کہ کوئی غیر ملکی موکارو میں داخل ہو..... لیکن ہربنڈا جسے چاہے اپنے ساتھ موکارو لے جا سکتا ہے۔ ساکاوا کھلم کھلا ہربنڈا کے داخلے کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا کرے تو بادشاہ اور عوام دونوں ہی اس کے مخالف ہو جائیں۔ کیونکہ ہربنڈا کا استحقاق موکارو کی قدیم مقدس روایات سے تعلق رکھتا ہے۔"

"بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"ٹھیک! اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہربنڈا فرانس والوں کی دریافت معلوم ہوتا ہے 'لوئیسا یا ایڈلی دے ساواں فرنچ سیکرٹ سروس کی ممبر ہے.....!"

"نہیں.....؟" عمران متحیرانہ انداز میں اچھل پڑا۔

"میں جانتا ہوں! اگر تم اس کے باڈی گارڈز کو ٹٹولو تو تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ خیر!

مجھے اس سے سروکار نہیں۔ میں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔ کنگ چانگ قطعی پسند نہیں کرے گا کہ بحر الکاہل میں کسی قسم کا ہنگامہ برپا ہو۔"

"میں نہیں سمجھا؟"

"میں سمجھاتا ہوں.... اگر یہاں جنگی نوعیت کی کوئی گڑبڑ ہوئی تو کنگ چانگ کی تجارت متاثر ہوگی۔ ہماری تنظیم بحر الکاہل کے جزائر میں منشیات کی غیر قانونی تجارت کی اجارہ دار ہے۔"

"آہا۔ تب تو مزہ آگیا' خاصا ایڈونچر رہتا ہوگا۔"

"بہت زیادہ.... خیر' ہاں! تو میں کہہ رہا تھا کہ فرانس بحر الکاہل میں ایٹمی تجربے کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے.... لہٰذا وہ ہر طرف سے مطمئن ہونے کی کوشش کرے گا.... وہ ضرور دیکھنا چاہے گا کہ موکارو میں کیا ہو رہا ہے؟ اور اب میں تمہیں بتاؤں کہ موکارو سے متعلق فرانس کے شبہات درست ہیں۔ میں نے اپنے اس سفر میں یہی اندازہ لگایا ہے۔"

"حالات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے.... آپ کھلے سمندر میں کسی فولادی کنوئیں کے قیدی بن گئے تھے۔ اور کسی نظر نہ آنے والے آدمی سے گفتگو بھی کرتے رہے تھے.... اور پھر وہ دھوئیں کا حصار....؟"

"میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ لیکن جس علاقے میں اس کی نشاندھی کی گئی ہے وہاں شہری آبادی کی طرف سے بھی کوئی قدم نہیں رکھ سکتا۔ ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ صرف وہی فوجی وہاں جاسکتے ہیں جو سبز ٹوپیاں لگاتے ہیں اور یہ ساکاوا کے خاص لوگ ہیں۔"

"خدا جانے کیا چکر ہے....؟"

"تمہیں علم نہیں لیکن میں جانتا ہوں.... دوسری جنگ عظیم میں شکست کھانے کے بعد بہتیرے جاپانی بحر الکاہل کے جزیروں میں بھاگ آئے تھے۔ ان میں فوجی بھی تھے اور سائنسدان بھی.... انہیں ایٹمی تجربات سے نفرت ہے....! وہ ساری ایٹمی طاقتوں کو للکارنا چاہتے ہیں.... ہیروشیما انہیں آج بھی یاد ہے۔"

"خدا کی پناہ....!"

"میں بتائے دیتا ہوں کہ موکارو دنیا کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ مجھے ان جاپانیوں سے ہمدردی ہے جو ایٹمی تباہی سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن میں اپنی تجارت کے علاقوں کو جہنم نہیں

بننے دوں گا۔"

"واقعی! آپ کی پوزیشن نازک ہے۔"

"لہٰذا میں اس سلسلے میں فرانس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔"

"میں فرانس نہیں ہوں۔" عمران بگڑ کر بولا۔

"مطلب یہ کہ تم اپنے ان دونوں باڈی گارڈز کو اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرو.... ہم چار آدمی مل کر اس مہم کا آغاز کریں گے.... فی الحال اس سلسلے میں اپنے آدمیوں پر اعتماد نہیں کر سکتا....!"

"اچھی بات ہے یور آنر.... میں آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گا۔ تم دیکھنا کہ اس آہنی کنویں کا کیا حشر ہوتا ہے۔"

"بس اب تفریح ہوگی.... ہمیں خود کو اس کے لیے تیار کرنا ہے.... کیا واقعی تم عورتوں سے ڈرتے ہو؟" فراگ جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"عورت کا نام لیا تو سمندر میں کود کر جان دے دوں گا۔" عمران بگڑ کر بولا۔

اور فراگ کا گرجدار قہقہہ دیر تک کیبن میں گونجتا رہا....!